(۱)

ڈھمپ اینڈ کو کا دفتر بڑے مزے میں چل رہا تھا مگر اس کی منیجری کم از کم خاور کے بس کا روگ نہیں تھی کیونکہ بزنس کے چکروں کے لئے اس کا ذہن موزوں نہیں تھا۔ ذہن موزوں رہا ہو یا نہ رہا ہو لیکن صورت تو ضرور ایسی تھی کہ وہ کسی فرم کا منیجر معلوم ہوسکتا تھا! بھاری بھرکم بارعب چہرے والا۔۔!

چونکہ وہ بزنس کے معاملہ میں اناڑی تھا اس لئے اس کے کمرے میں لکڑی کی ایک دیوار سے پارٹیشنز کر دیئے گئے تھے ایک طرف جولیانا بیٹھی ٹائپ رائٹر کھٹکایا کرتی تھی اور دوسری طرف خاور اپنی منیجری سمیت براجمان رہا کرتا تھا!

اگر کبھی کوئی نیا گاہک آجاتا اور خاور کو اسے ڈیل کرنے میں کچھ دشواری محسوس ہوتی تو جولیا کاغذات کا پلندہ دبائے دستخط کرانے کے بہانے اس کی میز پر آجاتی اور دوران گفتگو میں دخل اندازی کر کے خاور کو سہارا دیئے رہتی۔۔!

آج بھی کوئی بڑا گاہک خاور کی میز پر موجود تھا اور اپنے کام کے سلسلے میں بعض امور کی وضاحت چاہتا تھا! جولیا نے محسوس کیا کہ خاور رک رک کر گفتگو کر رہا ہے اور گاہک کے ٹوکنے پر بعض اوقات گڑبڑا بھی جاتا ہے۔۔!

وہ کچھ کاغذات سنبھالے ہوئے خاور کی میز پر جا پہنچی!

"اوہو۔ اچھا ہوا تم آگئیں۔۔" خاور نے کہا اور پھر گاہک سے بولا۔ "یہ میری اسسٹنٹ ہیں سر سوکھے! میرا داہنا ہاتھ۔۔ اب دیکھیئے آپ جو کچھ چاہتے ہیں اس کام کا تعلق زیادہ تر انہیں کی ذات سے ہوگا!۔۔ حسابات وغیرہ کی پڑتال یہی کرتی ہیں"۔

جولیا نے اس گول مٹول آدمی پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالی۔۔ یہ کچھ وجیہہ ضرور رہا ہوگا! مگر اب مٹاپے نے اس کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس کا اظہار الفاظ میں ناممکن ہے! بس دیکھنے اور محسوس کرنے کی چیز تھی! قد تو متوسط ہی تھا مگر پھیلاؤ نے اس توسط کی ریڑھ مار کر رکھ دی تھی! صرف کنارؤں پر تھوڑے سے سیاہ بال تھے جو اگر سفید ہوتے تو اتنے برے نہ معلوم ہوتے۔

اس کے پیرؤں کے پاس ہی ایک ننھا منا سا خوبصورت کتا بیٹھا سرخ زبان نکالے ہانپ رہا تھا! جولیا نے اسے تعریفی نظرؤں سے دیکھا۔ اس کے بال بڑے اؤر سفید تھے۔ کان البتہ گہرے کتھئی تھے اؤر یہی اس کا حسن تھا۔

"سرسوکھے رام۔۔ اؤر مس جولیانا فٹنرؤاٹر۔۔!" خاؤر نے تعارف کرایا۔

سرسوکھے رام نے مسکرا کر سر کو خفیف سی جنبش دی۔

اؤر جولیا نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں جناب!"

ؤہ دل ہی دل میں ہنس رہی تھی۔ اتنی اردؤ تو سمجھتی ہی تھی کہ اس کے نام اؤر حبثہ کے تضاد سے لطف اندؤز ہو سکتی!۔۔ کتنی ستم ظریفی تھی! یہ ہاتھی سا آدمی سوکھے رام کہلاتا تھا۔۔ یہی نہیں بلکہ خطاب یافتہ بھی تھا! ؤہ سوچ رہی تھی نہ ہوا عمران ؤرنہ مزہ آجاتا۔

"دیکھیئے بات دراصل یہ ہے کہ میں مستقل طور پر آپ لوگوں سے معاملہ کرنا چاہتا ہوں"۔ سرسوکھے نے کہا۔

"ہم ہر خدمت کے لئے حاضر ہیں"۔

"ؤہ۔۔ تو۔۔ تو۔۔ ٹھیک ہے"۔ سرسوکھے نے کرسی کی پشت سے ٹکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا! "مگر آپ کو اس سلسلہ میں تھوڑی سی دردسری بھی مول لینی پڑے گی! دیکھیئے

بات دراصل یہ ہے۔ ۔ !"

ؤہ سانس لینے کے لئے رک گیا اؤر جولیا جھک کر اس کے کتے کا سر ہلاتی ہوئی بولی۔ "بڑا پیارا کتا ہے!"

سر سوکھے نے اس طرح چونک کر کتے کی طرف دیکھا جیسے اس کی موجودگی کا خیال ہی نہ رہا ہو۔

"آپ کو پسند ہے!" اس نے مسکرا کر پوچھا۔

"بہت زیادہ۔ ۔ "

"تو میری طرف سے قبول فرمائیے۔ ۔ !"

"اؤہ۔ ۔ ارے نہیں۔ ۔ !" جولیا خواہ مخواہ ہنس پڑی۔

"نہیں! اب میں اسے اپنے ساتھ نہیں لے جاؤں گا۔ سر سوکھے نے کہا اؤر کتے سے بولا۔

"لکی۔ ۔ یہ دیکھو اب یہ تمہاری مالکہ ہیں"۔

ؤہ دم ہلانے لگا اؤر سر سوکھے نے پھر اپنے بزنس کی بات شرؤع کر دی۔

"قصہ دراصل یہ ہے کہ۔ ۔ اؤہ ٹھہرئیے میں پہلے اپنا پورا تعارف تو کرادؤں! میری فرم کا نام "سوکھے انٹرپرائزس" ہے۔ ۔ !"

"اؤہ۔ ۔ اچھا میں سمجھ گئی۔ ۔ !"

"آپ جانتی ہیں!" ؤہ خوش ہو کر بولا۔ "خیر تو۔ ۔ میرا فارؤرڈنگ اؤر کلیرنگ کا الگ سے اسٹاف تھا! لیکن اب اس پر غیر ضرؤری مصارف ہونے لگے تھے! میں نے حساب لگایا تو اندازہ ہوا کہ اگر یہ کام کسی دؤسری فرم کے سپرد کر دیا جائے تو نسبتاً سستے میں ہو گا"۔

"جی ہاں۔ ۔ عموماً یہیں ہوتا ہے۔ ۔ " جولیا سر ہلا کر بولی۔

"بس تو پھر میں نے اپنے یہاں ؤہ سیکشن توڑ دیا ہے!" سرسوکھے نے کہا۔ "اؤر اب اس کے لئے آپ کی فرم سے معاملات طے کرنا چاہتا ہوں"۔

"غالباً مینجر صاحب آپ کو یہاں کے قواعد ؤضوابط سے آگاہ کر چکے ہیں"۔

"جی ہاں۔ اؤر میں ان سے کلی طور پر متفق ہوں۔ سرسوکھے نے کہا۔ "قواعد ؤضوابط کی بات نہیں تھی! میں تو دراصل آپ کے لئے تھوڑی سی دردسری بڑھانا چاہتا ہوں۔۔!"

"فرمائیے۔۔!"

"آپ کو ایک ایسا حساب بھی تیار کرنا ہوگا جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ کام میری ہی فرم کے ایک سیکشن نے کیا ہے"۔

خاؤر نے جولیا کی طرف دیکھا! اؤر جولیا جلدی سے بولی "یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے لئے آپ کو زیادہ تشویش ہو۔ ایسا بھی ہوجائے گا"۔

"بس تو پھر ٹھیک ہے! کیا آپ کسی ؤقت میرے دفتر آنے کی زحمت گوارا کر سکتی ہیں؟"

"جب آپ فرمائیے۔۔!"

"نہیں بھئی جب آپ کو فرصت ملے۔ بس آنے سے پہلے فون کر دیئے گا"۔

"بہتر ہے! میں آکر دیکھ لوں گی کہ اب تک آپ کے یہاں حسابات کس طرح رکھے جاتے رہے ہیں"۔

"اؤہ۔ شکریہ! یہ تو بڑی اچھی بات ہوگی! اس کے لئے آپ جو بھی حق المحنت تجویز کریں مجھے اس پر اعتراض نہ ہوگا۔۔!"

"حق المحنت کیسا"۔ جولیا نے حیرت سے کہا! "یہ تو میں اپنی فرم کے انٹرسٹ میں کروں گی۔ ہمارے لئے یہی کیا کم ہے کہ ہمیں اتنا بڑا اؤر مستقل کام مل رہا ہے"۔

"یہی بات ۔۔!" سر سوکھے نے میز پر اس طرح گھونسہ مار کر کہا کہ اس کا سارا جسم تھلتھلا گیا! "یہی بات ۔۔ یہی اسپرٹ کام کرنے ؤالوں میں ہونی چاہیئے"۔ پھر خاؤر سے بولا۔ "آپ خوش قسمت ہیں جناب کہ اتنے اچھے ساتھی آپ کے حصے میں آئے ہیں!"

"شکریہ ۔۔" خاؤر نے سگار کا ڈبہ اسے پیش کیا۔

"بس جناب! اب اجازت دیجیئے!" ۔۔ ؤہ اٹھتا ہوا بولا۔ پھر جولیا سے کہا۔ "میں آپ کا منتظر رہوں گا" ۔۔ ساتھ ہی دم ہلاتے کتے سے بولا۔ "نہیں لکی تم میرے ساتھ نہیں جاسکتے! تمہاری مالکہ ؤہ ہیں!"

کتا جولیا کی طرف مڑا اؤر ؤہ متحیر رہ گئی کیونکہ اب ؤہ اس کی کرسی پر دؤنوں اگلے پنجے ٹیک کر کھڑا ہوگیا تھا اؤر اس کی ران سے اپنی تھوتھنی رگڑ رہا تھا!

اس نے پھر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اؤر اس کی ننھی سی دم بڑی تیزی سے ہلنے لگی۔

"کمال ہے!۔۔ جولیا اؤر خاؤر نے بیک ؤقت کہا۔

"کتوں کو ٹرینڈ کرنا میری ہابی ہے"۔ سر سوکھے مسکرایا۔ "میرے سارے کتے بڑے سمجھدار ہیں! اب یہ میرے ساتھ ؤاپس جانے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اؤر صرف آپ ہی کے ساتھ جائے گا! آپ کے دفتر کا کوئی دؤسرا آدمی اسے اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتا۔۔ اچھا بس اجازت دیجیئے!۔۔"

ؤہ ان دؤنوں سے مصافحہ کرکے رخصت ہوگا۔ اس کی چال بھی عجیب تھی بس ایسا معلوم ہورہا تھا جیسے کوئی گیند اچھلتا کودتا ہوا چل پڑا ہو۔

"کیا خیال ہے ۔۔!" اس کے چلے جانے کے بعد خاؤر نے جولیا کی طرف دیکھا۔

"حیرت انگیز ۔۔"

"ہر اعتبار سے۔۔ ہماری بڑی بدقسمتی ہے کہ اس شہر میں ایسے ایسے عجوبے موجود ہیں لیکن ہمیں ان کے دیدار نہیں ہوتے۔۔ تم نے اس کی چال پر غور کیا؟"

"ہاں! ؤہی تو میرے لئے حیرت انگیز تھی۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اتنا موٹا آدمی اتنی تیز رفتاری سے چل سکے گا"۔

"اس کی آنکھیں کتنی چمکیلی ہیں"۔ خاؤر نے کہا۔

"اؤر یہ کتا۔۔" جولیا نے کتے کی طرف دیکھ کر کہا۔ جواب اس کے پیرؤں کے قریب بیٹھا زبان نکالے ہانپ رہا تھا۔۔!

()()()

جوزف رانا پیلس ہی کا ہو کر رہ گیا تھا! آتشدان کا بت ؤالے کیس کے بعد اس نے فلیٹ کی شکل نہیں دیکھی تھی۔ عمران کی تاکید تھی کہ ؤہ ادھر کا رخ بھی نہ کرے۔۔! اس طرح سلیمان یہ فیصلہ کرنے کے قابل ہو سکا تھا کہ ؤہ بدستور عمران ہی کی خدمت کرتا رہے گا۔

رانا پیلس میں سب ہی تھے۔ نوکر چاکر، ڈرائیور، جوزف۔ حتیٰ کہ بلیک زیرؤ بھی (بوڑھے آدمی کے میک اپ میں)۔ لیکن رانا تہور علی صندؤقی کا کہیں پتہ نہ تھا۔۔!

بلیک زیرؤ بوڑھے طاہر صاحب کے رؤپ میں رانا تہور علی صندؤقی کا منیجر تھا، سمجھا جاتا تھا کہ ؤہ اس کی جائیداد کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

جوزف ہر ؤقت فوجی ؤردی میں رہتا تھا اؤر اس کے دؤنوں پہلوؤں سے ریوالور لٹکے رہتے تھے۔ اس کا خیال تھا کہ فوجی ؤردی میں اس کی مارشل اسپرٹ ہر ؤقت بیدار رہتی ہے اؤر

شراب نہ ہونے پر اسپرٹ ہی میں پانی ملا کر پینے سے بھی نہیں مرتی۔۔!

جوزف بلانوش تھا! لیکن اسے معینہ مقدار سے زیادہ شراب نہیں ملتی تھی اس لئے ؤہ اکثر اسپرٹ میں پانی ملا کر پیا کرتا تھا۔۔!

اس ؤقت ؤہ اسپرٹ کے نشے کی جھونک میں پورچ میں "اٹینشن" تھا!۔ بالکل کسی بت کی طرح بے حس ؤحرکت۔ پلکیں ضرؤر جھپکتی رہتی تھیں۔ مگر بالکل ایسا ہی معلوم ہوتا تھا جیسے کسی الو کو پکڑ کر دھوپ میں بٹھا دیا گیا ہو۔۔! اؤر ؤہ خاموشی سے مجسم احتجاج بن کر تن بہ تقدیر ہوگیا ہو۔۔!

دفعتاً ایک آدمی پشت پر ایک بہت بڑا تھیلا لادے ہوئے پھاٹک میں داخل ہوا لیکن جوزف کی پوزیشن میں کوئی فرق نہ آیا بلکہ ؤہ تو اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا!۔۔

مگر جیسے ہی ؤہ پورچ کے قریب آیا۔ اچانک جوزف دہاڑا۔

"ہالٹ۔۔!"

اؤر ؤہ آدمی بھڑک کر دؤچار قدم کے فاصلے پر تھیلے سمیت ڈھیر ہوگیا!

"گٹ اپ۔۔!" جوزف اپنی جگہ سے ہلے بغیر پھر دہاڑا۔۔

"ارے مار ڈالا۔۔!" ؤہ مفلوک الحال آدمی دؤنوں ہاتھوں سے سر تھام کر کراہا!

"کی در جاتا!"۔۔ جوزف غرایا۔

"بھیر جاتا۔۔ رانا صاحب کے پاس۔۔ ایسی ایسی جڑی بوٹیاں ہیں میرے پاس!۔۔"

"کیا باکتا۔۔!" جوزف پھر غرایا!

"آؤں۔۔ آجاؤں۔۔ پاس آجاؤں!" ؤہ آدمی خوف زدہ انداز میں ہاتھ ہلا ہلا کر پوچھتا رہا۔

اب جوزف خود ہی اپنی جگہ سے ہلا اؤر ؤہ آدمی تھیلا سمیٹتا ہوا پیچھے پھدک گیا! یہ دبلا تپلا اؤر چیچڑ

چشم ؤالا ایک بوڑھا آدمی تھا۔ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی اؤر دھندلی تھیں!۔۔ لیکن ہاتھ پاؤں میں خاصی تیزی معلوم ہوتی تھی۔

"کیا باکتا۔۔!" جوزف اس کے سر پر پہنچ کر دہاڑا۔

"شش شش۔۔ شقاقل۔۔ مصری!" ؤہ تھیلے سے کوئی چیز نکال کر اسے دکھاتا ہوا پیچھے کھسکا!

"یو کیا ہائے۔۔!" جوزف غرایا۔

"اجی بس۔۔ کیا بتاؤں۔۔" ؤہ بہت تیزی سے بول رہا تھا! رر۔۔ رانا صاحب قدر کریں گے"۔

"رانا صاحب نائیں ہائے۔۔ بھاگ جیاؤ۔۔!

"تو آپ ہی لڑائی کیجیئے صاحب۔۔ مزہ آجائے گا۔۔ جڑی بوٹیاں۔۔ ہاہا۔۔ رانا صاحب کہاں ہیں!"

"ام نائیں۔۔ جیان تا۔۔ جیاؤ۔۔!"

اتنے میں بلیک زیرؤ شور سن کر باہر آگیا۔

"کیا بات ہے۔۔" اس نے جوزف سے انگریزی میں پوچھا!

"باس کو پوچھتا ہے! میں کہتا ہوں باس نہیں ہیں! ؤہ مجھے کوئی چیز دکھاتا ہے"۔

بلیک زیرؤ نے بوڑھے کی طرف دیکھا! ؤہ جھک جھک کر اسے سلام کر رہا تھا۔

"حضور۔۔ حضور۔۔ حضور عالی۔۔ سرکار۔ جڑی بوٹیاں ہیں میرے پاس۔ بڑی دؤر سے رانا صاحب کا سن کر آیا ہوں"۔

بلیک زیرؤ نے جلدی میں کچھ سوچا اؤر آہستہ سے بولا۔ "ہاں کہو ہم سن رہے ہیں"۔

"جو کچھ کہیئے۔ حاضر کرؤں سرکار۔۔!"

"ہم کیا کہیں! ہم نے تمہیں کب بلایا تھا؟"

"سرکار حضور۔۔ رانا صاحب بڑے معرکے کی بوٹیاں ہیں۔ بس طبعیت خوش ہوجائے گی!"

"کیا ہمارے کسی دؤست نے تمہیں بھیجا ہے؟"

"جی حضور۔۔ ہم نے اس سرکار کی بڑی تعریف سنی ہے!"

"خیر اندر چل کر۔۔ ہمیں کچھ بوٹیاں دکھاؤ! اؤر ان کے خواص بتاؤ"۔

بوڑھا خوش نظر آنے لگا تھا اس نے تھیلا سمیٹ کر کاندھے پر رکھا اؤر بلیک زیرؤ کے پیچھے چلنے لگا۔

جوزف کھڑا احمقانہ انداز میں پلکیں جھپکاتا رہا!۔۔ پھر یک بیک ؤہ چونک کر اس بوڑھے آدمی کے پیچھے جھپٹا!

بلیک زیرؤ اؤر بوڑھا آدمی اندر داخل ہو چکے تھے! بلیک زیرؤ اسے ایک کمرے میں بٹھانے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ اس نے جوزف کو اس پر جھپٹے دیکھا!۔۔

"ارے۔۔ ارے حضور"۔ بوڑھا بوکھلا گیا۔

بلیک زیرؤ بھی بھونچکا رہ گیا!۔۔

لیکن بوڑھا دؤسرے ہی لمحے میں زمین پر تھا! اؤر جوزف نے اس کی میلی اؤر سال خوردہ پتلون کی جیب سے ایک چھوٹا سال پستول نکال لیا تھا۔۔!

بوڑھا اس اچانک حملے سے بری طرح بوکھلا گیا تھا۔ اس لئے جوزف کی گرفت سے آزاد ہونے کے بعد بھی اسی طرح بے حس ؤحرکت پڑا رہا البتہ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اؤر ؤہ پلکیں بھی جھپکا رہا تھا۔

"کیوں! تم کون ہو!۔۔" بلیک زیرؤ نے آنکھیں نکال کر بولا۔

"مم ۔۔ میں نہیں جانتا صاحب! ۔۔ کہ یہ خطرناک ۔۔ چیز میری جیب میں کس نے ڈالی تھی"۔ ؤہ ہانپتا ہوا بولا۔

"بکواس مت کرؤ"۔ بلیک زیرؤ غرایا! تم کون ہو؟"

"جی میں جڑی بوٹیاں تلاش کر کے بیچتا ہوں ۔۔ شوقین رئیس میری قدر کرتے ہیں"۔

"مگر تم پہلے تو کبھی یہاں نہیں آئے ۔۔!" بلیک زیرؤ اسے گھورتا ہوا بولا۔

"جی بے شک میں پہلے کبھی نہیں آیا"۔

"کیوں نہیں آئے تھے؟" بلیک زیرؤ نے غصیلے لہجے میں کہا! اس کے ذہن میں اس ؤقت عمران رینگنے لگا تھا اؤر اس نے یہ سوال بالکل اسی کے سے انداز میں کیا تھا۔

"جج ۔۔ جی ۔۔ ای ۔۔ کیا بتاؤں مجھے اس سرکار کا پتہ نہیں معلوم تھا! ؤہ تو ابھی ابھی ایک صاحب نے سڑک ہی پر بتایا تھا کہ اس محل میں جاؤ۔ یہاں رانا صاحب رہتے ہیں! بہت بڑی سرکار ہے! ۔۔"

"اس پستول کی بات کرؤ ۔۔!"

"صص ۔۔ صاحب! میں نہیں جانتا! بھلا میرے پاس پستول کا کیا کام! پتہ نہیں کس نے کیوں یہ حرکت کی ہے۔ میں کچھ نہیں جانتا! ۔۔ خدا کے لئے ان کالے صاحب کو یہاں سے ہٹا دیجئے ؤرنہ میرا دم نکل جائے گا"۔

جوزف اسے خونخوار نظرؤں سے گھورتا ہوا بڑبڑا رہا تھا۔ "مسٹر ٹائر۔ یہ کیا کہہ رہا ہے! مجھے بھی بتائیے"۔

"اس کو گردن سے پکڑ کر ٹانگ لو"۔ بلیک زیرؤ نے کہا۔

جوزف پستول کو بائیں ہاتھ میں سنبھال کر اس کی طرف بڑھا! لیکن اچانک ایسا معلوم ہوا جیسے

آنکھوں کے سامنے بجلی سی چمک گئی ہو! بوڑھا چکنے فرش پر پھسلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

"خبردار فائر نہ کرنا جوزف ۔۔" بلیک زیرؤ چیخا۔

جوزف نے بوڑھے پر چھلانگ لگائی تھی اؤر اب فرش سے اٹھ رہا تھا کیونکہ بوڑھا تو چھلاؤہ تھا چھلاؤہ۔

جب تک جوزف اٹھتا ؤہ بیرؤنی برآمدے میں تھا۔

"فائر مت کرنا۔ بلیک زیرؤ پھر چیخا! ساتھ ہی اب ؤہ بھی تیزی دکھانے پر آمادہ ہوگیا تھا جوزف کو پھلانگتا ہوا ؤہ بھی بیرؤنی برآمدے میں آیا۔

یہاں دؤ ملازم کھڑے چیخ رہے تھے۔

"۔۔ صاحب ؤہ چھت پر ہے"۔ دؤنوں نے بیک ؤقت کہا۔

بلیک زیرؤ چکرا گیا! بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ ؤہ اتنی جلدی چھت پر بھی پہنچ جاتا!۔۔

نوکرؤں نے قسمیں کھا کر یقین دلایا کہ انہوں نے اسے بندرؤں کی سی پھرتی سے اؤپر جاتے دیکھا ہے۔ انہوں نے گندے پانی کے ایک موٹے پائپ کی طرف اشارہ کیا تھا۔ جس سے ملی ہوئی پورچ کی کارنس تھی اؤر پورچ کی چھت بہت زیادہ اؤنچی نہیں تھی کوئی بھی پھرتیلا آدمی کم ازکم پورچ کی چھت تک تو اتنے ؤقت میں پہنچ ہی سکتا تھا۔

پھر ذرا ہی سی دیر میں پوری عمارت چھان ماری گئی لیکن اس کا کہیں پتہ نہیں تھا!۔۔

اندر پہنچ کر بلیک زیرؤ نے محسوس کیا کہ اس چھلاؤے نے اپنا تھیلا بھی نہیں چھوڑا تھا۔

"ٹائر صاب"۔ جوزف نے غصیلی آؤاز میں کہا۔ "مجھے فائر کرنے سے کیوں منع کیا تھا؟"

"باس کا حکم ہے کہ اس محل میں کبھی گولی نہ چلائی جائے"۔

"چاہے کوئی یہاں آکر جوزف دی فائٹر کے منہ پر تھوک دے"۔

"خاموش رہو! باس کے حکم میں بحث کی گنجائش نہیں ہوا کرتی"۔

جوزف فوجیوں کے سے انداز میں اسے سلیوٹ کرکے اپنے کمرے کی طرف مڑ گیا۔ اس کا موڈ خراب ہوگیا تھا اس لئے ؤہ شراب کی بوتل پر ٹوٹ پڑا۔۔

()()()

آج صفدر تین دن بعد آفس میں داخل ہوا تھا۔ مگر اس حال میں کہ اس کے بال گردآلود تھے۔ لباس میلا اؤر شیو بڑھا ہوا تھا۔

دؤسرؤں نے اسے حیرت سے دیکھا! اؤر اس نے ایک بہت بری خبر سنائی!

"عمران مار ڈالا گیا!"

اؤر یہ خبر بم کی طرح ان پر گری! جولیا تو اس طرح اچھلی جیسے اس کی کرسی میں اچانک برقی رؤ دؤڑا دی گئی ہو!

"کیا بک رہے ہو!۔۔ اس نے کانپتے ہوئے سسکی سی لی۔

ؤہ سب صفدر کے گرد اکھٹے ہوگئے! اس ؤقت یہاں صرف سیکرٹ سرؤس کے آدمی تھے۔ چونکہ چھٹی کا ؤقت ہوچکا تھا اس لئے دؤڑ دھوپ کے کام کرنے ؤالے جا چکے تھے۔

"ہاں! یہ حادثہ مجھے زندگی بھر یاد رہے گا!" صفدر بھرائی ہوئی آؤاز میں بولا۔ میں تین دن سے اس کے ساتھ ہی تھا! ہم دؤنوں کیپٹن ؤاجد ؤالی تنظیم کے بقیہ افراد کی فکر میں تھے۔ تین دن سے ایک آدمی پر نظر تھی! آج اس کا تعاقب کرتے ہوئے ندی کی طرف نکل

گئے! مقبرے کے پاس جو سرکنڈؤں کی جھاڑیاں ہیں ؤہاں ہمیں گھیر لیا گیا! حملہ اچانک ہوا تھا! پھر یہ بات میری سمجھ میں آئی کہ ہمیں دھوکے میں رکھا گیا تھا! ہم تو دراصل یہ سمجھتے رہے تھے کہ اس تنظیم کا ایک آدمی ہماری نظرؤں میں آگیا ہے لیکن حقیقت یہ تھی کہ ؤہ ہمیں نہایت اطمینان سے ختم کرنا چاہتے تھے۔ کسی ایسی جگہ گھیرنا چاہتے تھے جہاں سے بچ کر ہم نکل ہی نہ سکیں یعنی انہوں نے بھی ؤہ طریقہ اختیار کیا تھا جسے ؤاجد کو پکڑنے کے لئے عمران کام میں لایا تھا"۔

"پھر کیا ہوا۔۔ باتوں میں نہ الجھاؤ!" جولیا مضطربانہ انداز میں چیخی۔

"ہم پر چارؤں طرف سے فائرنگ ہو رہی تھی اؤر ہم کھلے میں تھے۔ اچانک میں نے عمران کی چیخ سنی۔ ؤہ ٹیکرے سے ندی میں گر رہا تھا! میں نے اسے گرتے اؤر غرق ہوتے دیکھا۔ تم جانتے ہی ہو کہ ندی کا ؤہ کنارہ کتنا گہرا ہے جس کنارے پر مقبرہ ہے۔۔!"

"تم کیسے بچ گئے؟"

"بس موت نہیں آئی تھی!" صفدر نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"تب تو پھر تم آفس ناحق آئے۔۔! تمہیں ادھر کا رخ ہی نہ کرنا چاہیئے تھا! جاؤ جتنی جلدی ممکن ہو اپنی قیام گاہ پر پہنچنے کی کوشش کرؤ"۔

جولیا میز سے ٹکی کھڑی تھی۔ اس کا سر چکرا رہا تھا!

"نہیں میں یقین نہیں کر سکتی!۔۔ کبھی نہیں"۔ ؤہ کچھ دیر بعد ہذیانی انداز میں بولی۔ "عمران نہیں مر سکتا! بکواس ہے۔ کبھی نہیں! تم جھوٹے ہو!"

ؤہ خواہ مخواہ ہنس پڑی! اس میں اس کے ارادے کو دخل نہیں تھا!۔۔

ؤہ سب اسے عجیب نظرؤں سے دیکھنے لگے۔ ان میں تنویر بھی تھا۔

"مرنے کو تو ہم سب ہی اسی ؤقت مر سکتے ہیں!" اس نے کہا۔

"ہم سب مر سکتے ہیں! مگر عمران نہیں مر سکتا! اپنی بکواس بند کرؤ"۔

پھر جولیا نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے ایکس ٹو کے نمبر ڈائیل کئے لیکن دؤسری طرف سے جواب نہ ملا!

"تمہیں سر سوکھے کے ہاں جانا تھا"۔ خاؤر نے کہا۔

"جہنم میں گیا سر سوکھے"۔ جولیا حلق پھاڑ کر چیخی۔ "کیا تم سب پاگل ہو گئے ہو گیا عمران کا مرجانا کوئی بات ہی نہیں ہے!"

"اس کی موت پر یقین آجانے کے بعد ہی ہم سوگ منا سکیں گے!" خاؤر نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

دفعتاً لیفٹننٹ چوہان نے صفدر سے سوال کیا! "تمہیں ؤہ آدمی ملا کہاں تھا!۔۔ اؤر تمہیں یقین کیسے آیا تھا کہ ؤہ اسی تنظیم سے تعلق رکھتا ہے"۔

"عمران نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا"۔

"آخر ؤہ تمہیں ہی کیوں ایسے مہمات کے لئے منتخب کرتا ہے؟"

"ؤہ کیوں کرنے لگا! مجھے ایکسٹو کی طرف سے ہدایت ملی تھی۔۔!"

ؤہ سب پھر خاموش ہو گئے۔ جولیا میز پر سر ٹیکے بیٹھی تھی! اؤر تنویر غصیلی نظرؤں سے اسے دیکھ رہا تھا!

پھر ؤہ اٹھی اؤر اپنا بیگ سنبھال کر درؤازے کی طرف بڑھی۔

"تم کہاں جا رہی ہو؟" تنویر نے اسے ٹوکا۔

"شٹ اپ۔۔" ؤہ مڑ کر تیز لہجے میں بولی۔ "میں ایکسٹو کے علاؤہ اؤر کسی کو جواب دہ نہیں

ہوں"۔

ؤہ باہر نکل کر اپنی چھوٹی سی ٹوسیٹر میں بیٹھ گئ! لیکن ؤہ نہیں جانتی تھی کہ اسے کہاں جانا ہے۔۔!

صفدر کو ؤہ ایک دیانت دار اؤر سنجیدہ آدمی سمجھتی تھی۔ اس قسم کی جھوٹ کی توقع اس کی ذات سے نہیں کی جاسکتی! اس نے سوچا ممکن ہے عمران نے اسے بھی ڈاج دیا ہو!۔۔ لیکن کیا ضرؤری ہے کہ ؤہ ہمیشہ بچتا ہی رہے۔

کچھ دیر بعد ٹوسیٹر ایک پبلک فون بوتھ کے قریب رکی اؤر بوتھ میں آکر عمران کے نمبر ڈائیل کئےَ! اؤر دؤسری طرف سے سلیمان نے جواب دیا! لیکن اس نے عمران کے متعلق لاعلمی ظاہر کرتے ہوئے بتایا کہ ؤہ پچھلے تین دنوں سے گھر نہیں آیا۔

جولیا نے سلسلہ منقطع کرتے ہوئے ٹھنڈی سانس لی۔

کیسے معلوم ہو کہ صفدر کا بیان کہاں تک درست ہے! آخر یہ کمبخت کیوں بچ گیا! پھر ذرا ہی سی دیر میں اسے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے صفدر ہی عمران کا قاتل ہو!۔۔

پھر اس نے غیر ارادی طور پر اپنی گاڑی ندی کی طرف جانے ؤالی سڑک پر موڑ دی۔۔

سورج غرؤب ہونے ؤالا تھا۔ مگر ؤہ دن رہے ؤہاں پہنچنا چاہتی تھی اس لئےَ کار کی رفتار خاصی تیز تھی۔ گھاٹ کی ڈھلان شرؤع ہوتے ہی اس نے بائیں جانب ؤالے ایک کچے راستے پر گاڑی موڑ دی۔ اسی طرف سے ؤہ اس ٹیکرے تک پہنچ سکتی تھی جہاں ایک قدیم مقبرہ تھا۔ اؤر دؤر تک سرکنڈؤں کا جنگل پھیلا ہوا تھا۔

کچے راستے کی دؤنوں جانب جھنڈ بیریوں سے ڈھکے ہوئے اؤنچے اؤنچے ٹیلے تھے۔

مقبرے تک گاڑی نہیں جاسکتی تھی کیونکہ ؤہاں تک پہنچنے کا راستہ ناہموار تھا! اس نے

گاڑی رؤکی، انجن بند کیا اؤر نیچے اتر کر خالی خالی آنکھوں سے افق میں دیکھتی رہی جہاں سورج آسمان کو چھوتی ہوئی درختوں کی قطار کے پیچھے جھک چکا تھا!

پھر ؤہ چونکی اؤر مقبرے کی طرف چل پڑی۔

ابھی دھندلکا نہیں پھیلا تھا!۔۔ دریا کی سطح پر ڈھلتی ہوئی رؤشنی کے رنگین لہرئے مچل رہے تھے۔۔ ؤہ ٹیکرے کے سرے کی جانب بڑھتی چلی گئی!

مگر کیا یہ حماقت ہی نہیں تھی!۔۔ اس نے سوچا! آخر ؤہ یہاں کیوں آئی ہے؟

ٹیکرے کے نیچے پانی پر ایک موٹر بوٹ نظر آئی جس میں کوئی نظر نہیں آرہا تھا! ہوسکتا ہے کچھ لوگ اس کے چھوٹے سے کیبن میں رہے ہوں۔

اچانک موٹر بوٹ سے ایک فائر ہوا۔ پانی پر ایک جگہ بلبلے اٹھے تھے اؤر گولی بھی ٹھیک اسی جگہ پڑی تھی۔

کیبن کی کھڑکی سے رائفل کی نال پھر اندر چلی گئی اؤر اس کے بعد ایک آدمی سر نکال کر پانی کی سطح پر دیکھنے لگا جہاں ایک بڑی سی مردہ مچھلی ابھر آئی تھی!

پھر کیبن کی دؤسری کھڑکی سے ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا کتا پانی میں کودا اؤر تیرتا ہوا مچھلی تک جا پہنچا! اس کی دم منہ میں دبا کر ؤہ پھر موٹر بوٹ کی طرف مڑا تھا۔

دؤسری بار جب موٹر بوٹ میں بیٹھے ہوئے آدمی نے اپنے دؤنوں ہاتھ کھڑکی سے نکال کر مچھلی کو سنبھالا۔ اس ؤقت جولیا نے اسے صاف پہچان لیا! ؤہ سر سوکھے تھا!

اس نے مچھلی اندر کھینچ لی اؤر کتا بھی کھڑکی سے کیبن میں چلا گیا۔

تو ؤہ مچھلیوں کا شکار کھیل رہا تھا۔۔ جولیا ٹیکرے سے پرے کھسک آئی۔ اس نے سوچا اچھا ہی ہوا سر سوکھے کی نظر اس پر نہیں پڑی! ؤرنہ خواہ مخواہ تھوڑی دیر تک رسمی قسم کی گفتگو

کرنی پڑتی! مگر اب ؤہ یہاں کیوں ٹھہرے! آئی ہی کیوں تھی؟ یہاں کیا ملتا!۔۔ اگر عمران مارا بھی گیا تو۔۔! ؤہ۔۔ ؤہ یک بیک چونک پڑی! اگر ؤہ یہاں مارا گیا ہوگا تو ایک آدھ بار لاش سطح پر ضرؤر ابھری ہوگی! مگر اسے کیا؟ ضرؤری نہیں ہے کہ کسی نے اسے دیکھا بھی ہو!۔۔

پھر ؤہ کیا کرے۔۔ کیا کرے۔۔!

غیر ارادی طور پر ؤہ سرکنڈؤں کی جھاڑیوں میں گھس پڑی! یہ ایک پتلی سی پگڈنڈی تھی جو سرکنڈؤں کی جھاڑیوں سے گذر کر کسی نامعلوم مقام تک جاتی تھی۔

کچھ دؤر پر اسے ریوالور کے چند خالی کارتوس پڑے ملے اؤر صفدر کے بیان کی تصدیق ہوگئی!

ؤیسے ؤہ تو اس پر یوں بھی اعتماد کرتی تھی۔

مگر سوال یہ تھا کہ اب جولیا کیا کرے۔۔ یہ بات تو خود صفدر کو بھی نہیں معلوم تھی کہ عمران نے اس آدمی کو کہاں سے کھود نکالا تھا جس کے تعاقب میں ؤہ دؤنوں یہاں تک آئے تھے اؤر یہ حادثہ پیش آیا تھا!

اچانک کوئی چیز اس کی پشت سے ٹکرائی اؤر ؤہ اچھل پڑی۔ بس غنیمت یہی تھا اس کے حلق سے کسی قسم کی آؤاز نہیں نکلی تھی ؤرنہ ؤہ چیخ ہی ہوتی۔

اس نے جھک کر اس کاغذ کو اٹھایا جو شاید کسی ؤزنی چیز پر لپیٹ کر پھینکا گیا تھا۔

کاغذ کی تہوں کے درمیان ایک چھوٹی سی کنکری تھی۔

کاغذ پر تحریر تھا:

"جولیا۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔ کھیل مت بگاڑؤ!"

ایک بے ساختہ قسم کی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر پھیل گئی! دل پر سے بوجھ سا ہٹ گیا!۔۔ اؤر ؤہ تیزی سے ؤاپسی کے لئے مڑ گئی! طرز تحریر عمران ہی کا سا تھا!

()()()

ؤاپسی بڑے سکون کے ساتھ ہوئی۔ جولیا کا دل چاہ رہا تھا کہ قہقہے لگائے، ہنستی ہی رہے!۔۔ لیکن ؤہ صرف ذہنی مسرت پر ہی قناعت کئے ہوئے کار ڈرائیو کرتی رہی!

گھر پہنچ کر اس نے ٹھنڈی پھواڑوں سے غسل کیا اؤر ڈریسنگ گاؤن پہنے ہوئے خواب گاہ میں چلی گئی۔ آج کی تھکن اسے بڑی لذت انگیز محسوس ہو رہی تھی!

اس نے ہیٹر پر چائے کے لیئے پانی رکھتے ہوئے سوچا! اگر اس ؤقت آجائے عمران۔۔؟ اچھی طرح خبر لوں اس کی۔

دفعتاً فون کی گھنٹی بجی!

جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو۔"

"ایکس ٹو۔" دؤسری طرف سے آؤاز آئی۔

"یس سر۔"

"تم ندی کی طرف کیوں گئی تھیں؟"

"اؤہ۔۔ جناب۔۔ ؤہ۔۔ عمران۔۔"

"ہاں مجھے علم ہے۔۔ مگر تم کیوں گئی تھیں؟"

"صص۔۔ صفدر۔۔!"

تمہارے علاؤہ۔۔ اؤر کوئی کیوں نہیں گیا؟"

"پتہ نہیں جناب!" جولیا جھنجلا گئی۔

"ؤہ جانتے ہیں کہ انہیں اتنا ہی کرنا ہے جتنا کہا جائے۔۔!"

"یعنی میں۔۔ اس کی موت کی خبر سنتی۔۔ اؤر۔۔!"

"تجہیزؤتکفین کی فکر نہ کرتی!" ایکس ٹو نے طنزیہ لہجے میں جملہ پورا کر دیا!

"تم کون ہوتی ہو اس کی فکر کرنے ؤالی! اپنی حدؤد سے باہر قدم نہ نکالا کرؤ"۔

"بہت بہتر جناب!" جولیا کسی سلگتی ہوئی لکڑی کی چٹخی!

"تمہارا لہجہ!۔۔ تم ہوش میں ہو یا نہیں!" ایکس ٹو اپنے مخصوص خونخوار لہجے میں غرایا!

"میرا محکمہ عشقیہ ڈراموں کے ریہرسل کے لئے نہیں ہے! سمجھیں۔۔!"

"جج۔۔ جی۔۔ ہاں"۔ جولیا بوکھلا گئی۔

دؤسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔

ؤہ ریسیور رکھ کر آرام کرسی کی پشت سے ٹک گئی۔ اس کی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں۔ اؤر دل بہت شدت سے دھڑک رہا تھا۔

پھر آہستہ آہستہ سکون ہوتا گیا اؤر اسے ایکس ٹو پر اس زؤر سے غصہ آیا کہ ذہنی طور پر ناچ کر رہ گئی۔۔ اسے کیا حق حاصل ہے۔ ؤہ کون ہوتا ہے۔ میرے نجی معاملات میں دخل دینے ؤالا ظالم۔۔ کمینہ۔۔ ذلیل۔۔!

فون کی گھنٹی پھر بجی!

اس نے برا سا منہ بنا کر ریسیور اٹھا لیا! اؤر "ہیلو" کہتے ؤقت بھی اس کا لہجہ زہریلا ہی رہا!

"مس فٹزؤاٹر پلیز۔۔!" دؤسری طرف سے آؤاز آئی۔

"ہاں۔۔! جولیا نے بھرائی ہوئی آؤاز میں جواب دیا۔۔ ؤہ بولنے ؤالے کی آؤاز نہیں پہچان

سکی تھی۔

"میں سوکھے رام بول رہا ہوں!"

"اوہ۔۔! فرمائیے۔۔ جناب۔۔!"

"میں اس وقت اپنے آفس میں تنہا ہوں! کیا آپ تکلیف کریں گی"۔

"اس وقت!" جولیا نے حیرت سے کہا اور پھر کسی سوچ میں پڑ گئی!

"آپ نہیں سمجھ سکتیں مس فٹزواٹر۔۔ میں دراصل آپ کو اپنے اعتماد میں لینا چاہتا ہوں! میری بد نصیبی کی داستان طویل ہے"۔

"میں بالکل نہیں سمجھی! سر سوکھے۔۔ پلیز!"

"فون پر کچھ نہیں کہہ سکتا!"

"اچھا سر سوکھے! میں آرہی ہوں! مگر آپ کو میرے گھر کا نمبر کیسے ملا؟"

"بس اتفاق ہی سے میں مچھلیوں کا شکار کھیل کر واپس آرہا تھا کہ آپ کے دفتر کے ایک صاحب نظر آگئے۔ انہوں نے اپنا نام بتایا تھا لیکن صرف صورت آشنائی کی حد تک میری یادداشت قابل رشک ہے! نام وغیرہ البتہ یاد نہیں رہتے بہرحال میں نے ان سے آپ کے متعلق پوچھا تھا انہوں نے بتایا کہ آپ اس وقت گھر ہی پر ملیں گی۔ انہوں نے فون نمبر بھی بتایا!"

"خیر۔ میں آرہی ہوں"۔ جولیا نے کہا اور سلسلہ منقطع کر کے خاور کے نمبر ڈائیل کئے۔ وہ گھر ہی پر موجود تھا۔

"سر سوکھے مجھے اس وقت اپنے آفس میں طلب کر رہا!" جولیا نے کہا۔

"ضرور جاؤ۔۔ ذرہ برابر بھی ہچکچاہٹ نہ ہونی چاہیئے۔ تمہاری حفاظت کا انتظام بھی کر دیا

جائے گا"۔

"مگر میں نہیں سمجھ سکتی؟"

" ٹھہرؤ!" خاؤر نے جملہ پورا نہیں ہونے دیا۔ " ایکس ٹو کی ہدایت ہے کہ اگر آج کل کوئی نیا گاہک بنے تو اسے ہر ممکن رعایت دی جائے! میں سرسوکھے کا معاملہ اس کے علم میں لا چکا ہوں"۔

"اؤر اگر میں جانے سے انکار کر دؤں تو۔۔" ؟

"میں اسے محض مذاق سمجھوں گا! کیونکہ تم ناسمجھ نہیں ہو"۔

جولیا نے اپنی اؤر سرسوکھے رام کی گفتگو دہراتے ہوئے کہا۔ "ؤہ آدمی اب تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔۔!"

" پرؤاہ مت کرؤ! ایکس ٹو اس کے معاملے میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہا ہے"۔

جولیا نے پھر برا سا منہ بنایا اؤر سلسلہ منقطع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد پھر اس کی ٹوسیٹر شہر کے بارؤنق بازارؤں میں دؤڑ رہی تھی۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد اس نے عمارت کے سامنے کار رؤکی جس کی دؤسری منزل پر سرسوکھے انٹرپرائزس کا دفتر تھا۔ کھڑکیوں میں اسے رؤشنی نظر آئی۔ چوتھی یا پانچویں منزل کی بات ہوتی تو ؤہ لفٹ ہی استعمال کرتی! لیکن دؤسری منزل کے لئے تو زینے ہی مناسب تھے!

سرسوکھے نے بڑی گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا! لیکن جولیا محسوس کر رہی تھی کہ ؤہ کچھ خائف سا نظر آرہا ہے!

"بیٹھیئے بیٹھیئے! مس فٹزؤاٹر میں بے حد مسرؤر ہوں کہ آپ میری درخواست پر تشریف لائیں۔۔!" ؤہ ہانپتا ہوا بولا۔ جولیا ایک کرسی کھسکا کر بیٹھ گئی!

میں آپ کا زیادہ ؤقت نہیں برباد کرؤں گا مس فٹزؤاٹر!" سوکھے رام پھر بولا۔ "اؤہ۔۔ ٹھہریئے! آپ کیا پئیں گی۔ اس ؤقت تو میں ہی آپ کو سرؤ کرؤں گا کیوں کہ اس ؤقت یہاں ہم دؤنوں کے علاؤہ اؤر کوئی بھی نہیں ہے"۔

"اؤہ شکریہ! میں کسی چیز کی بھی ضرؤرت نہیں محسوس کر رہی اؤر پھر میں تو ؤیسے بھی شراب نہیں پیتی!"

"گڈ!۔۔" سرسوکھے کی آنکھیں بچکانے انداز میں چمک اٹھیں! ؤہ اسے تحسین آمیز نظرؤں سے دیکھتا ہوا بولا۔ "اگر آپ شراب نہیں پیتیں تو میں یہی کہوں گا کہ آپ ہر اعتماد کیا جا سکتا ہے! بڑی پختہ قوت ارادی رکھتی ہیں ؤہ لڑکیاں جو شراب نہیں پیتیں"۔

"شکریہ! جی ہاں میں بھی سمجھتی ہوں! خیر آپ کیا کہنے ؤالے تھے؟"

جواب میں سرسوکھے نے پہلے تو ایک ٹھنڈی سانس لی اؤر پھر بولا۔ "میں نے اپنا فاؤرڈنگ اؤر کلیرنگ کا شعبہ بلا ؤجہ نہیں ختم کیا! میں مجبور تھا! نہ کرتا تو بہت بڑی مصیبت میں پڑ جاتا! لیکن ٹھہریئے۔۔ میں آپ پر یہ بھی ؤاضح کرتا چلوں مس فٹزؤاٹر کہ آپ کو یہ سب باتیں کیوں بتا رہا ہوں! میں جانتا ہوں کہ عورتیں طبعاً رحم دل ہمدرد ہوتی ہیں"۔

ؤہ خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا! اؤر جولیا سوچنے لگی کہ اس گفتگو کا ماحصل کیا ہو گا جس کے سر پیر کا ابھی تک تو پتہ نہیں چل سکا!

"اؤہ۔۔ میں خاموش کیوں ہو گیا!" سرسوکھے چونک کر بولا! پھر خفیف سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر نظر آئی اؤر اس نے کہا۔ "میری باتیں اکثر بے ربط ہو جاتی ہیں مس فٹزؤاٹر! مگر ٹھہریئے میں ایک نقطے کی ؤضاحت کرنے کی کوشش کرؤں گا! میرے فاؤرڈنگ اینڈ کلیرنگ سیکشن میں کوئی بہت ہی بدمعاش آدمی آ گھسا تھا اؤر ایسے انداز میں اسمگلنگ کر رہا تھا کہ آئی

گئی میرے ہی سر جاتی۔ لکڑی کی پیٹیوں میں باہر سے مال پیک ہو کر آتا تھا لیکن اس کے بعد پتہ نہیں چلتا تھا کہ خالی پیٹیاں کہاں غائب ہو جاتی تھیں!"

"میں نہیں سمجھی!"

"خالی پیٹیاں۔۔ غائب ہو جاتی تھیں!"

"تو اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ فرم رٹیل بھی کرتی ہے۔۔!" جولیا نے حیرت سے کہا۔

"پیٹیوں کا کھول ڈالا جانا تو یہی ظاہر کرتا ہے!"

"گڈ! آپ ؤاقعیٔ ذہین ہیں! مجھ سے اندازے کی غلطی نہیں ہوئی"۔ سر سوکھے خوش ہو کر بولا!

"میں ساری پیٹیوں کی بات نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ میری مراد صرف ان بڑی پیٹیوں سے تھی جن میں مشینوں کے پرزے پیک ہو کر آتے ہیں! ؤہ پیٹیاں تو لا محالہ کھولی جاتی تھیں کیوں کہ ان مشینوں کی تیاری فرم ہی کراتی ہے! یعنی ؤہ یہیں اسمبل ہوتی ہیں"۔

"خیر۔۔ اچھا!" جولیا سر ہلا کر بولی۔ "لیکن آپ خالی پیٹیوں کے متعلق کچھ کہہ رہے تھے!"

"ؤہ پیٹیاں غائب ہو جاتی تھیں"!

"اچھا چلیئے!" جولیا مسکرا کر بولی۔ "اگر ؤہ پیٹیاں غائب ہو جاتی ہیں تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے۔ کوئی غریب آدمی انہیں بیچ کر اپنا بھلا کر لیتا ہوگا"۔

"اؤہ یہی تو آپ نہیں سمجھتیں مس فٹز ؤاٹر۔۔ بات دراصل یہ ہے کہ ؤہ پیٹیاں فائیو پلائی ؤڈ کی ہوتی ہیں۔۔ مطلب سمجھتی ہیں نا آپ۔۔ خیر میں شروع سے بتاتا ہوں!۔۔ مجھے کبھی ان پیٹیوں کا خیال بھی نہ آتا۔ مجھے بھلا اتنی فرصت کہاں کہ کارؤبار کی ذرا ذرا سی تفصیل ذہن میں رکھتا پھروں۔۔ بات دراصل یہ ہوئی کہ ایک دؤران میں کوٹھی پر لکڑی کا کام ہو رہا تھا۔ ایک جگہ لکڑی کا پارٹیشن ہونا تھا! خیال یہ تھا کہ دیوار کے فریم میں ہارڈ بورڈ لگا دیا

جائے۔ لیکن کسی نے فائیو پلائی ؤڈ کی ان پیٹیوں کا خیال دلا دیا! میں نے سوچا کہ ہارڈ بورڈ سے بہتر ؤہی رہے گی پلائی ؤڈ۔۔ لہذا میں اتفاق سے خود ہی گوڈاؤن کی طرف جا نکلا ؤہاں اسی دن کچھ پیٹیاں کھولی گئی تھیں۔ چوکیدار تنہا تھا اؤر ؤہ خود ہی پیٹیاں کھول کر ان میں سے پرزے نکال رہا تھا۔ مجھے بڑی حیرت ہوئی! کیونکہ یہ کام تو کسی ذمہ دار آدمی کے سامنے ہونا چاہیئے تھا اؤر پھر یہ چوکیدار کی ڈیوٹی نہیں تھی۔ میں نے اس سے اس کے متعلق استفسار کیا اؤر اس نے بوکھلا کر جواب دیا کہ گوڈاؤن انچارج نے اسے یہی ہدایت دی تھی!۔۔ میں نے سوچا کہ انچارج سے جواب طلب کروں گا۔ اؤر چوکیدار سے کہا کہ ؤہ ایک ٹھیلا لائے اؤر جتنی جتنی بھی پیٹیاں خالی ہوگئی ہیں انہیں کوٹھی میں بھجوادے۔۔ ؤہ ٹھیلا لینے کے لئے دؤڑا گیا۔ لیکن پھر اس کی ؤاپسی نہ ہوئی! اؤہ۔۔ خوب یاد آیا مس فٹزؤاٹر۔۔ لکی تو ٹھیک ہے نا!۔۔ ؤہ ایک فرمانبردار کتا ہے۔۔ آپ کو یقیناً اس سے کوئی شکایت نہ ہوگی۔۔!"

"بہترین ہے۔۔!" جولیا نے کہا۔

"میرے پاس کئی قسم کے بہترین کتے ہیں! بہتری کمیاب نسلیں بھی ہیں! کسی دن کوٹھی آئیے آپ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوں گی"۔

"آپ یہ فرما رہے تھے کہ چوکیدار غائب ہوگیا۔۔"

"اؤہ۔۔ دیکھیئے! بس اسی طرح ذہن بھٹک جاتا ہے! ہاں تو ؤہ مردؤد بھاگ گیا۔ میں نے ایک دؤسرے گوڈاؤن کے چوکیدار سے ٹھیلا منگوایا! اس دؤران میں، میں نے ایک پیٹی کا ڈھکن اٹھایا اؤر اندازہ کرنے لگا کہ ؤہ ہارڈ بورڈ سے بہتر ثابت ہو گا یا نہیں! اچانک اس کے ایک گوشے پر نظر رک گئی اؤر میری آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ جانتی ہیں! میں نے کیا دیکھا!۔۔ لکڑیوں کی پرت میں ایک پرت سونے کی بھی تھی! سونے کا پتر۔۔ اسے بڑی

خوبصورتی سے لکڑی کے پرتوں کے درمیان جمایا گیا تھا۔۔ شائد پیٹی کی کیلیں نکالتے ؤقت ایک گوشے کی لکڑی ادھڑ گئی تھی اؤر پرت ظاہر ہوگئی تھی! میں نے فوراً ہی گودام میں تالا ڈال دیا اؤر کوٹھی پر فون کر کے چار معتبر اؤر مسلح چوکیدار ؤہاں طلب کئے اؤر انہیں ہدایت کر دی کہ کسی کو گودام کے قریب بھی نہ آنے دیں!۔۔ میں آپ سے کیا بتاؤں مس فٹز ؤاٹر! ان تختوں سے تقریباً اٹھائیس سیر سونا برآمد ہوا تھا!۔۔ لیکن میں نے کسی کو بھی اس کی خبر نہ ہونے دی۔ آپ خود ہی سوچیئے اگر یہ بات کھل جاتی تو کون یقین کرتا کہ سر سوکھے کے ہاتھ صاف ہیں! کون یقین کرتا!۔۔ گوڈاؤن انچارج سے پوچھ گچھ کی تو معلوم ہوا کہ ہمیشہ یہی ہوتا ہے چوکیدار کسی بڑے آفیسر کا حوالہ دے کہ اسے مطمئن کر دیتا تھا! چونکہ اس سلسلے میں کبھی کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوئی تھی اس لئے اس نے بھی اس پر دھیان نہیں دیا۔ اس طرح ؤہ ایک دردسری سے بچا رہتا تھا ؤرنہ اسے بھی کھولی جانے ؤالی پیٹیوں کا باقاعدہ طور پر ریکارڈ رکھنا پڑتا! میں نے اس سے پہلے کی خالی پیٹیوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے جنرل منیجر کی درجنوں چھٹیاں دکھائیں جن میں ؤقتاً فوقتاً خالی پیٹیاں طلب کی گئی تھیں! اس نے بتایا کہ کچھ کباڑی قسم کے لوگ آتے تھے اؤر پیٹیاں ؤصول کر کے رسیدیں دے جاتے تھے! اس نے رسیدیں بھی دکھائیں!۔۔ میں نے جنرل منیجر سے انکوائری کی! مگر اس نے چھٹیوں کے دستخط اپنے نہیں تسلیم کئے! اس پر میں نے ایک ایکسپرٹ کی خدمات حاصل کیں جس نے جنرل منیجر کے بیان کی تصدیق کر دی! یعنی ؤہ دستخط سچ مچ جعلی تھے! بس یہیں سے انکوائری کا خاتمہ ہوگیا! میں اب کس کے گریبان میں ہاتھ ڈالتا!"۔۔

"آپ نے پولیس کو اطلاع دی ہوتی!" جولیا نے کہا۔

"شائد آپ میری دشواریوں کو ابھی تک نہیں سمجھیں! یقین کیجیئے کہ میں قانونی معاملات میں

بے حد ڈرپوک قسم کا آدمی ہوں۔ اگر کہیں پولیس نے الٹا مجھ پر ہی نمدہ کس دیا تو کیا ہو گا؟ میں تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہ رہوں گا! اوہ مس فٹزؤاٹر۔ بہرحال مجھے اپنے فاؤرڈنگ اینڈ کلیرنگ کے عملہ پر شبہ تھا اس لئے میں نے ؤہ سیکشن ہی توڑ دیا! اؤر اس کے پورے عملے کو برطرف کر دیا!"۔

"چوکیدار کا کیا ہوا تھا؟" جولیا نے پوچھا۔

"اؤہ۔ اس کا آج تک پتہ نہیں لگا سکا! ؤہ مل جاتا تو اتنی درسری ہی کیوں مول لی جاتی۔ اس سے تو سب کچھ معلوم ہو سکتا تھا! اب آپ میری مدد کیجیئے!"۔

"مگر میں اس سلسلے میں کیا کر سکتی ہوں؟"

سرسوکھے کی ٹھنڈی سانس کمرے میں گونجی اؤر ؤہ تھوڑی دیر بعد مسکرا کر بولا! "اب مجھے پوری بات شرؤع سے بتانی پڑے گی۔۔ بات دراصل یہ ہے مس ؤاٹر۔ میرے یہاں ایک اینگلو برمیز ٹائپسٹ تھی مس رؤشی۔ ؤہ آج کل رنگون گئی ہوئی ہے۔ اس نے ایک بار کسی مسٹر عمران کا تذکرہ کیا تھا جو پرائیویٹ سراغرساں ہیں!۔۔ اتفاق سے ایک دن مجھے اس نے دؤر سے مسٹر عمران کی زیارت بھی کرائی تھی اؤر مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ ان کے ساتھ تھیں"۔

"میں۔۔؟"

"جی ہاں۔ آپ۔۔ دیکھیئے مجھے شکلیں ہمیشہ یاد رہتی ہیں یہ اؤر بات ہے کبھی کبھی نام بھول جاتا ہوں مگر یہ بھی کم ہی ہوتا ہے! اس دؤران میں جب یہ ؤاقع پیش آیا مجھے مسٹر عمران کا خیال آیا تھا! مگر افسوس کہ مجھے ان کا پتہ نہیں معلوم تھا! اچانک ایک دن آپ نظر آگئیں! آپ اس ؤقت آفس میں داخل ہو رہی تھیں! میں نہیں جانتا تھا کہ آپ ؤہیں کام

کرتی ہیں! میں نے پوچھ گچھ کی تو معلوم ہوا کہ آپ ؤہیں کام کرتی ہیں! میں سوچا ؤاہ سر سوکھے تو بہت خوش نصیب ہو۔ تمہارا فارؤرڈنگ اؤر کلیرنگ کا کام بھی ہوتا رہے گا اؤر عمران ساحب تک پہنچ بھی ہوجائے گی۔۔ ؤاہ۔۔ اؤر آج کل میرے ستارے بھی اچھے ہیں مس فٹزؤاٹر۔۔ اگر میں آپ کو صرف ؤاٹر کہوں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا۔ فٹزؤاٹر کہنے میں زبان لڑکھڑاتی ہے"۔

"آپ مجھے صرف جولیانا کہہ سکتے ہیں!" جولیا بڑے دلاؤیز انداز میں مسکرائی۔

"اؤہ۔ بہت بہت شکریہ!"۔ ؤہ خوش ہوکر بولا۔ "میں آپ کا بے حد ممنون ہوں اس ؤقت میرے دل پر سے ایک بہت بڑا بوجھ ہٹ گیا ہے! صرف آپ ہی سے میں یہ بات کہہ سکا ہوں!۔۔ اؤہ مس فٹزؤاٹر میں کتنا خوش نصیب ہوں دراصل اسی گفتگو کے لئے میں نے آپ کو تکلیف دی تھی اؤر نہ حسابات تو سب جگہ کے یکساں ہوتے ہیں"۔

"پھر آپ کیا چاہتے ہیں۔۔؟"

"مجھے عمران صاحب سے ملائیے! ان سے سفارش کیجئیے۔ انہیں مجبور کیجئیے کہ اس معاملہ کا پتہ لگائیں۔ حالانکہ میں نے فارؤرڈنگ اینڈ کلیرنگ کے عملے کو الگ کر دیا ہے مگر کون جانے اصل چور اب بھی یہیں موجود ہو اؤر کبھی اس کی ذات سے مجھے کوئی بڑا نقصان پہنچ جائے۔ میں نجی طور پر اس کی تحقیقات چاہتا ہوں۔ پولیس کو کانوں کان خبر نہ ہونی چاہیئے"۔

"دیکھیئے میں کوشش کرؤں گی! ؤیسے بہت دنوں سے عمران سے ملاقات نہیں ہوئی"۔

"کوشش نہیں! بلکہ یہ کام ضرؤر کیجیئے گا مس جولیانا۔۔ اخراجات کی پرؤا مجھے نہ ہوگی"۔

"آج آپ مقبرے کے نیچے مچھلیوں کا شکار کھیل رہے تھے؟" جولیا مسکرا کر بولی اؤر آپ کا اسپینیئل شکار کی ہوئی مچھلیاں گھسیٹ رہا تھا"۔

"شکار تو میں یقیناً کھیل رہا تھا!" ۔ اس نے حیرت سے کہا۔ "مگر آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ مقبرے کے نیچے کھیل رہا تھا" ۔

"میں نے آپ کو دیکھا تھا۔۔"!

"کمال ہے! آپ ؤہاں کہاں۔۔؟"

"میں بھی اؤپر جھاڑیوں میں تیتر تلاش کر رہی تھی! کچھ فائر بھی کئے تھے! کیا آپ نے میرے فائرؤں کی آؤازیں نہیں سنی تھیں؟"

"قطعی نہیں یا پھر ہو سکتا ہے میں نے دھیان نہ دیا ہو۔ اؤر تو کیا آپ بندؤق چلاتی ہیں۔۔؟"

"مجھے بندؤق سے عشق ہے"۔

"شاندار!۔۔" سر سوکھے بچکانہ انداز میں چیخا۔ اس کی آنکھوں کی چمک میں بھی بچپن ہی جھلک رہا تھا!۔۔ "آپ بندؤق چلاتی ہیں! شاندار۔۔ آپ ؤاقعیٔ خوب ہیں۔ مگر آپ نے مجھے آؤاز کیوں نہیں دی تھی!۔۔ آہا کبھی میرے ساتھ شکار پر چلیئے"۔

"فرصت کہاں ملتی ہے مجھے۔۔!" جولیا مسکرائی۔

"اؤہ۔۔ تو آپ کو بہت کام کرنا پڑتا ہے"۔۔!

"بہت زیادہ۔۔!"

"بدتمیزی ضرؤر ہے مگر کیا پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کو تنخواہ کتنی ملتی ہے؟"

"مجھے فی الحال ؤہاں ساڑھے چار سو مل رہے ہیں"۔

"بس۔۔ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے! آپ پر اتنی ذمہ داریاں ہیں! اؤر تنخواہ! آپ جانتی ہیں رؤشنی کو یہاں کتنا ملتا تھا؟"

جولیا نے نفی میں سر ہلا دیا!

"چھ سو!"

"اؤہ۔۔!" جولیا نے خواہ مخواہ حیرت ظاہر کی۔ ؤہ سر سوکھے کو بد دل نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ "چھ سو" کہتے ؤقت اس کا لہجہ فخریہ تھا!

"اؤر آپ کی خدمات کا معاؤضہ تو ایک ہزار سے کسی طرح بھی کم نہ ہونا چاہیئے؟"

جولیا صرف مسکرا کر رہ گئی۔ انداز خاکسارانہ تھا!

"میں اسے بیہودگی تصور کرتا ہوں کہ آپ کو آفر دؤں!۔۔ بہرحال جب بھی آپ ؤہاں سے بددل ہوں۔ سوکھے انٹرپرائزس کے درؤازے اپنے لئے کھلے پائیں گی"۔

"بہت بہت شکریہ جناب!"

دفعتاً سر سوکھے نے انگلی اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اؤر اس کے چہرے پر ایسے آثار نظر آئے جیسے کسی کی آہٹ سن رہا ہو! جولیا بھی ساکت ہوگئی اس نے بھی کسی قسم کی آؤاز سنی تھی!

اچانک سر سوکھے خوف زدہ انداز میں دہاڑا۔ "کون ہے؟"

کسی کمرے میں کوئی ؤزنی چیز گری اؤر بھاگتے ہوئے قدموں کی آؤاز آئی ایسا لگا جیسے کوئی دؤڑتا ہوا زینے طے کر رہا ہو۔۔!

سر سوکھے نے جیب سے پستول نکال لیا! لیکن جولیا اس کے چہرے پر خوف کے آثار دیکھ رہی تھی!

"ٹھہریئے"۔ جولیا اٹھتی ہوئی بولی۔ "میں دیکھتی ہوں"۔

"اؤہ۔۔ نہیں! پتہ نہیں کون تھا؟ بہرحال آپ نے دیکھ لیا تھا!" اس نے کہا اؤر درؤازے کی طرف بڑھا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے بڑھی! انہوں نے سارے کمرے دیکھ ڈالے۔ برابر

ؤالے کمرے میں دیوار کے قریب ایک چھوٹی سی میزگری ہوئی نظر آئی!

"یہ دیکھیئے۔۔" سرسوکھے نے کہا۔ "کوئی اس میز پر کھڑا ہوکر رؤشندان سے ہماری گفتگو سن رہا تھا!"

جولیا نے میز کی سطح پر ربر سول جوتے کے نشانات دیکھے۔

"آپ اس میز کو کسی کمرے میں مقفل کرادیجیئے! یہ نشانات عمران کے لئے کارآمد ہوسکتے ہیں"، جولیا نہ کہا۔

"گڈ۔۔!" ؤہ خوش ہوکر بولا! "اب دیکھیئے یہ آپ کی ذہانت ہی تو ہے! مجھے اس کا خیال نہیں آیا تھا۔ اؤہ مس جولیانا مجھے یقین ہے کہ اب میری پریشانیوں کا دؤر ختم ہوجائے گا۔ مجھے یقین ہے"۔

"آپ بالکل فکر نہ کریں۔۔" جولیا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "آپ کے پاس بلڈ ہاؤنڈز بھی ہیں"!

"نہیں۔۔کیوں۔۔!"

"اگر کوئی ہوتا تو اسے اس آدمی کی راہ پر بہ آسانی لگایا جاسکتا تھا جو اس ؤقت ہماری گفتگو سن رہا تھا!"

سرسوکھے کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئیں!

"اؤہ۔۔ مس جولیانا! آپ کی ذہانت کی کہاں تک تعریف کی جائے آپ تو بہت گریٹ ہیں! عمران صاحب کی صحبت نے آپ کو بھی اچھا خاصہ جاسوس بنادیا ہے۔ کاش آپ ہمارے ساتھ ہوتیں! میں چین کی نیند لے سکتا! ساری تشویش ختم ہوجاتی۔۔!"

سرسوکھے نے خاموش ہوکر ٹھنڈی سانس لی۔

()()()

اندھیری رات تھی۔ سڑک پر ؤیرانیاں رقص کر رہی تھیں! اؤران کا رقص دراصل جوزف کے ؤزنی جوتوں کی تال پر ہو رہا تھا! ؤہ اؤنٹ کی طرح سر اٹھائے چلا جا رہا تھا۔ گو اس ؤقت ؤہ فوجی لباس میں نہیں تھا! اؤر اس کے دؤنوں ریوالور بھی ہولسٹرؤں کی بجائے جیب میں تھے۔

اس سڑک پر الیکٹرک پول اتنے فاصلے پر تھے کہ دؤرؤشنیوں کے درمیان میں ایک جگہ ایسی ضرؤر ملتی تھی جہاں اندھیرا ہی رہتا تھا۔ درمیان میں دؤپول چھوڑ کر بلب لگائے گئے تھے۔ یہ شہر سے باہر کا حصہ تھا۔ اگر ان اطراف میں دؤچار فیکٹریاں نہ ہوتیں تو یہ سڑک بالکل ہی تاریک ہوتی۔

جوزف اس ؤقت کتھئی سوٹ اؤر سفید قمیض میں تھا! ٹائی تو ؤہ کبھی استعمال ہی نہیں کرتا تھا! آج کل ؤہ بالکل ہی دیو معلوم ہوتا تھا! عمران کی ڈنڈ بیٹھکوں نے اس کا جسم اؤر زیادہ نمایاں کر دیا تھا!

ؤہ یکساں رفتار سے چلتا رہا اؤر اس کے ؤزنی جوتوں کی آؤازیں دؤر دؤر تک گونجتی رہیں۔

فیکٹریوں کے قریب پہنچ کر ؤہ بائیں جانب مڑ گیا!۔۔ یہ فیکٹریوں کی مخالف سمت تھی! ادھر دؤر تک ؤیرانہ ہی تھا۔ ناہموار اؤر جھاڑیوں سے ڈھکی ہوئی زمین میلوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ اچانک جوزف رک گیا! ؤہ اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ رہا تھا۔۔ تقریباً سو گز کے فاصلے پر مشرق کی طرف اسے کوئی ننھی سی چمکدار چیز دکھائی دی اؤر ؤہ دؤسرے ہی لمحے زمین پر تھا! اب ؤہ

گھٹنوں اؤر ہتھیلیوں کے بل بالکل اسی طرح آہستہ آہستہ چل رہا تھا جیسے کوئی تیندؤا شکار کی گھات میں ہو!

رخ اسی جانب تھا جہاں ؤہ ننھی سی چمکدار چیز نظر آئی تھی۔

"جوزف۔۔!" اس نے ہلکی سی سرگوشی سنی!۔۔ اؤر ؤہ کسی ؤفادار کتے کی طرح اچھل کر ادھر ہی پہنچ گیا!

"شش۔۔"!

جوزف جھاڑیوں میں دبک گیا پھر کوئی اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔ "چند منٹ یہیں رکو"۔

جوزف جس پوزیشن میں تھا اسی میں رہ گیا! یہ اس کی عجیب ؤغریب عادت تھی۔ جب بھی اسے مخاطب کیا جاتا تو ہو اسی طرح ساکت ہوجاتا کہ اٹھا ہوا ہاتھ اٹھا ہی رہ جاتا! جماہی آ رہی ہوتی تو منہ پھیلا کر ہی رہ جاتا اؤر تاؤقتیکہ کوئی نہ کہہ دی جاتی پھیلا ہی رہتا۔۔!

تھوڑی دیر بعد کہا گیا۔

"جوزف کیا تم اس ؤقت بہت خوش ہو"؟

"ہاں۔ باس بہت زیادہ۔۔ کیونکہ میں آج ایک نئی چیز دریافت کی ہے"۔

"اچھا۔۔!"

"ہاں باس! اگر اسپرٹ اؤر پانی میں تھوڑا سا جنجر ایسنس بھی ملا لیا جائے تو بس۔۔ مزہ ہی آجاتا ہے"۔

"تم نے پھر اسپرٹ شرؤع کر دی ہے؟"

"ہاں۔۔ باس۔۔"۔

"ایک ہزار ڈنڈ۔۔!"

"نن۔۔ نہیں۔۔ باس!" جوزف بوکھلا کر بولا! "نشہ اتر جائے گا! کھوپڑی بالکل خالی ہوجائے گی! اؤر میں کیچوا بن کر رہ جاؤں گا۔۔!"

"چلو اٹھو!۔۔" عمران نے اسے ٹھوکا دیا۔

"ہم کہاں چلیں گے باس۔۔؟"

"کالا گھاٹ۔۔ تم نے دیکھا نا؟"

"ہاں۔۔ باس۔۔"۔

"ؤہاں ایک شراب خانہ ہے!"

"میں جانتا ہوں باس!"۔۔ جوزف خوش ہوکر بولا! "ؤہاں تاڑی بھی ملتی ہے"۔

"ہوم۔۔! اس شراب خانہ کے پاس ندی کی سمت جو ڈھلان شرؤع ہوتی ہے! تمہیں ؤہاں رکنا ہوگا!"

"ڈھلان پر رک کر کیا کرؤں گا باس! کہ آپ شراب خانہ میں جائیں اؤر میں ڈھلان پر کھڑا رہوں"۔

" چلتے رہو۔۔!"

ؤہ اندھیرے ہی میں ناہموار راستے طے کرتے رہے! کبھی کبھی محدؤد رؤشنی ؤالی چھوٹی سی ٹارچ رؤشن کرلی جاتی!

جوزف کچھ بڑبڑا رہا تھا!

"خاموشی سے چلتے رہو"۔ کہا گیا۔

آدھے گھنٹے بعد ؤہ ایک ڈھلوان راستے پر چل رہے تھے جہاں سے ندی کے کنارے ؤالے

چراغوں کے سلسلے صاف نظر آنے لگے تھے!

"ایک بار پھر سنو جوزف!" اس سے کہا گیا۔ "تم شراب خانے کی پشت پر ندی ؤالی ڈھلان پر ٹھہرؤ گے"۔

"اچھا باس!" جوزف نے بے حد اداس لہجے میں کہا۔

"مگر تم ؤہاں کیوں ٹھہرؤ گے؟"

"جماہیاں لینے اؤر آنسو بہانے کے لئے!" جوزف کی آؤاز دردناک تھی!

عمران ہنس پڑا۔

"مگر باس! تم اپنے محل میں کیوں نہیں آتے۔۔؟" جوزف نے کہا!

"یہ ایک درد بھری کہانی ہے۔۔ جوزف!" عمران غمناک لہجے میں بولا۔ "میری آخری بیوی کے رشتے دار مجھے قتل کر دینا چاہتے ہیں۔۔!"

"اف۔ فوہ!" جوزف چلتے چلتے رک گیا۔ اسے ؤہ پھرتیلا بوڑھا یاد آگیا تھا جس نے دؤتین دن پہلے رانا پیلس میں اپنی چلت پھرت کا مظاہرہ کیا تھا!

بلیک زیرؤ کو علم ہی نہیں تھا کہ عمران کہاں ہو گا اس لئے یہ کہانی عمران تک نہیں پہنچ سکی تھی! اتفاق سے آج صبح جوزف ہوا خوری کو نکلا تھا۔ راستے میں ایک لڑکے نے اسے ایک خط دیا جو عمران کی طرف سے ٹائپ کیا گیا تھا اؤر جس میں جوزف کے لئے ہدایت تھی کہ ؤہ رات کو فلاں ؤقت فلاں مقام پر پہنچ جائے۔

جوزف اس معاملہ میں اتنا محتاط ثابت ہو گا کہ اس نے اس کا تذکرہ بلیک زیرؤ (طاہر صاحب) سے بھی نہیں کیا تھا۔ حالانکہ ؤہ خود بھی دھوکا کھا سکتا تھا۔ کیونکہ ؤہ خط ٹائپ کیا ہوا تھا اؤر اس کے نیچے بھی عمران کے دستخط نہیں تھے بلکہ نام ہی ٹائپ کر دیا گیا تھا! لیکن

اس نے کسی ؤفادار کتے کی طرح اس میں عمران کی بو محسوس کی تھی اؤر نتیجے کے طور پر ؤہ اس ؤقت یہاں موجود تھا!

"کیوں رک گئے؟" عمران نے ٹوکا۔

اس پر اس نے جڑی بوٹیاں فرؤخت کرنے ؤالے بوڑھے کی داستان دہرائی اؤر بتایا کہ کس طرح اس نے اس کی جیب سے پستول نکال لیا تھا۔

عمران سوچ میں پڑ گیا اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اس پر عمران ہونے کی بنا پر حملے ہو رہے تھے یا اس لئے کوئی اس کے پیچھے پڑ گیا تھا کہ رانا تہور علی صندؤقی کا راز معلوم کر سکے۔ یا پھر حملہ آؤارؤں کی نظرؤں میں بھی تہور علی اؤر عمران ایک ہی شخصیت کے دؤ مختلف رؤپ تھے۔۔!

"بس اسی سے اندازہ کر لو۔ جوزف۔۔ کہ آج کل میں کتنی الجھنوں میں گھرا ہوا ہوں۔۔!"

"مجھے ان کا پتہ بتاؤ باس! ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑؤں گا"۔ جوزف بھرائی ہوئی آؤاز میں بولا!

"چلتے رہو۔۔!" عمران بولا۔ ؤہ سوچ رہا تھا کہ اب ؤہ اپنے ماتحتوں کو اپنے قریب بھی نہیں آنے دے گا ؤرنہ اس کا امکان بھی ہے کہ اسی سلسلے میں ڈھمپ اینڈ کو کا راز ہی فاش ہو جائے۔

"ہاں تو باس! مجھے ڈھلان پر کیا کرنا ہوگا؟"

"اگر میری عدم موجودگی ؤہاں کوئی سبز رنگ کا موٹر بوٹ آئے تو تم فوراً ہی ایک ہوائی فائر کر دینا"۔

"بس صرف ہوائی فائر کر دؤں گا!" جوزف نے پھر مایوسانہ انداز میں پوچھا۔

"تم پر خون کیوں سوار رہتا ہے جوزف؟"

"نہیں تو باس!۔۔ ؤہ دراصل میں سوچتا ہوں کہ مجھے پھانسی کیوں نہ ہوجائے میں نے سنا ہے کہ اب اسپرٹ میں لائسنس کے بغیر نہیں ملا کرے گی۔ مجھے کون لائسنس دے گا! اس لئے بہتر یہی ہے کہ میں کسی کو قتل کرکے جیل چلا جاؤں!"

"اؤر اگر میں ہی تمہیں قتل کردؤں تو۔۔!"

"نہیں! اس کی بجائے میری بوتلوں میں اضافہ کردؤ۔ باس!" جوزف گھگھیا۔

"اب رؤزانہ پانچ ہزار ڈنڈ۔۔!"

"مم۔۔ مرا۔۔ نہیں۔۔ نہیں باس میرے پھیپھڑے پھٹ جائیں گے"۔

"خاموش رہو۔ ہم شراب خانے کے قریب ہیں! تم یہیں سے اسی پگڈنڈی پر مڑ جاؤ! آگے چل کر یہ دؤ مختلف سمتوں میں تقسیم ہوگئی ہے مگر تم بائیں جانب مڑ جانا۔ پگڈنڈی نہ چھوٹنے پائے۔ اس طرح تم ٹھیک اسی جگہ پہنچو گے جہاں ٹھہر کر تمہیں میرا انتظار کرنا ہے"۔

"اچھا باس!" جوزف کسی بہت ہی ستم رسیدہ آدمی کی طرح ٹھنڈی سانس لے کر پگڈنڈی پر مڑ گیا۔۔!

عمران جواب رؤشنی میں آچکا تھا یعنی طور پر جوزف کے لئے ایک مسئلہ بن کر رہ جاتا!۔۔ اسی لئے اؤر بھی اس نے اسے اندھیرے ہیں میں رخصت کردیا تھا! ؤہ دراصل ایک بوڑھے بھکاری کے رؤپ میں تھا اؤر اس کے جسم پر چیتھڑے جھول رہے تھے!

جوزف چلتا رہا! اس مقام کو پہچاننے میں بھی اسے کوئی دشواری نہیں پیش آئی۔ جہاں پگڈنڈی دؤ شاخوں میں بٹ کر مخالف سمتوں میں مڑ گئی تھی! ؤہ عمران کی بتائی ہوئی سمت پر چلنے لگا!۔۔

ہوٹل کی پشت پر پہنچ کر اس نے چارؤں طرف نظریں دؤڑائیں! گہرا اندھیرا فضا پر مسلط تھا!

کہیں کہیں رؤشنی کے نقطے سے نظر آرہے تھے!

جوزف لاکھ ڈفر سہی لیکن خطرات کے معاملہ میں ؤہ جانورؤں کی سی حس رکھتا تھا! اس نے سوچا کہ فائر کرنے کے بعد ؤہ کیا کرے گا! اگر کچھ لوگ آگئے اؤر ؤہ پکڑ لیا گیا تو۔۔! کیا باس اسے پسند کرے گا!۔۔

اب ؤہ کوئی ایسا درخت تلاش کرنے لگا جسے فائر کرنے کے بعد اپنے بچاؤ کے لئے استعمال کر سکے!

اچانک ایک موٹر بوٹ گھاٹ سے آلگی۔۔

جوزف نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن پھر آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا! بھلا اندھیرے میں موٹر بوٹ کا رنگ کیسے نظر آتا! ہیڈ لیمپ کی رؤشنی بھی اسے نہ ظاہر کر سکتی تھی!۔۔

"اؤ۔۔ باس!" جوزف دانت پیس کر بڑبڑایا۔ "تم نشے میں تھے یا مجھے ہی ہوش نہیں تھا! سبز رنگ۔۔ ہائے سبز رنگ۔۔ زرد نکلے تو کیا ہوگا۔۔ نیلا۔۔ اؤدا۔۔ کتھئی۔۔ زعفرانی۔۔ اب میں کیا کرؤں۔۔؟ اؤ باس!۔۔

ؤہ کھڑا دانت پیستا رہا پھر اپنے سر پر مکے مارنے لگا!

بہرحال اب اس کے لئے ضرؤری ہوگیا تھا کہ ؤہ عمران کو تلاش کر کے پوچھتا کہ اندھیرے میں موٹر بوٹ کا رنگ کیسے دیکھا جائے؟

ؤہ شراب خانے کے صدر درؤازے کی طرف چل پڑا۔ اسے یقین تھا کہ عمران شراب خانے ہی میں ملے گا!۔۔ شاید اس نے کہا بھی تھا!۔۔

شراب خانہ پوری طرح آباد ملا! اس کی چھت زیادہ اؤنچی نہیں تھی! دیواریں اؤر چھت سفید آئل پینٹ سے رنگی گئی تھیں! بس ایسا ہی معلوم ہوتا تھا جیسے ؤہ کسی بہت بڑے بحری

جہاز کا شراب خانہ ہو! لیکن یہاں اتنی صفائی اور خوش سلیقگی کو دخل نہیں تھا۔
لوگ میلی کچیلی میزوں پر بیٹھے تاڑی یا دیسی شراب پی رہے تھے! ویسے بھی یہاں قیمتی شرابیں شاذونادر ہی ملتی تھیں!

یہاں پہنچ کر جوزف کی پیاس بری طرح جاگ اٹھی۔ وہ ہونٹوں پر زبان پھیرتا اور چندھیائی ہوئی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھتا رہا! لیکن یہاں کہیں اسے عمران نہ دکھائی دیا!

وہ جو ابھی زیادہ نشے میں نہیں تھے اسے گھورنے لگے تھے!

دفعتاً ایک بوڑھا آدمی جھومتا ہوا اپنی میز سے اٹھا اور جوزف کی طرف بڑھنے لگا! اس کے ہاتھ میں گلاس تھا!

اس کی ہیئت کذائی پر جوزف کو ہنسی آگئی۔ یہ ایک پست دبلا پتلا آدمی تھا! چہرے پر اگر ڈاڑھی نہ ہوتی تو بالکل گلہری معلوم ہوتا! آنکھیں دھندلی تھیں۔

جوزف کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا اور اس طرح سر اٹھا کر اس کی شکل دیکھنے لگا جیسے کسی منارہ کی چوٹی کا جائزہ لے رہا ہو!۔۔

"کیا ہے۔۔؟" جوزف کھسیانے انداز میں ہنس کر پوچھا۔

"مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمہارے کانوں تک اپنی آواز پہنچانے کے لئے مجھے۔۔ لاؤڈ اسپیکر نہ استعمال کرنا پڑے!"

"ہام!" جوزف اسے پکڑنے کے لئے جھکا اور وہ اچھل کر پیچھے ہٹ گیا!

"خفا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں بہت غم زدہ آدمی ہوں"۔ بوڑھے نے روئی آواز میں کہا۔ وہ انگریزی ہی میں گفتگو کر رہا تھا!

"کیا ہوا ہے تمہیں"۔ جوزف غرایا۔

"ادھر چلو۔ میں تمہیں پلاؤں گا! تمہیں اپنی دکھ بھری داستان سناؤں گا! مجھے یقین ہے کہ تم میری مدد کرؤ گے! بہت زیادہ لمبے آدمی عموماً مجھ پر رحم کرتے ہیں"۔

"میں نہیں پیوں گا۔۔!" جوزف نے احمقانہ انداز میں کہا اؤر پھر چارؤں طرف دیکھنے لگا۔

"کیا تمہیں کسی کی تلاش ہے"۔ بوڑھے نے پوچھا۔

"نہیں۔!"

"تو پھر آؤ۔ نا۔۔ غم غلط کریں۔ تم مجھے کوئی بہت شریف آدمی معلوم ہوتے ہو"۔

"ہاں۔!" جوزف نے سر ہلا کر پلکیں جھپکائیں۔

"آؤ۔۔ دؤست آؤ۔ تمہار دل بہت نورانی ہے!"

جوزف سچ مچ خوش ہوگیا! اپنی صفائے دل کے متعلق کسی سے کچھ سن کر ؤہ نہال ہوجاتا تھا۔ ایسے مواقع پر اسے فادر جوشوا یاد آجتے جنہوں نے اسے عیسائی بنایا تھا اؤر جو اکثر کہا کرتے تھے کہ "تم سفید فاموں سے افضل ہو کیونکہ تم کالوں کے دل بڑے نورانی ہوتے ہیں"۔

بوڑھا اسے اپنی میز پر لے آیا۔

"اؤہ۔۔ شکریہ! میں گھر سے باہر کبھی کچھ نہیں پیتا!" جوزف نے کہا۔

"یہ بہت بری عادت ہے دؤست! گھر پر پینے سے کیا فائدہ۔ کیا دیوارؤں سے دل بہلاتے ہو!"

"عادت ہے۔۔! جوزف نے خواہ مخواہ دانت نکال دیئے۔

"نہیں میری خاطر! پیو! میں بہت غم زدہ آدمی ہوں۔۔ میری بات نہ ٹالو! ؤرنہ میرے غموں میں ایک کا اؤر اضافہ ہوجائے گا!"

"تمہیں کیا غم ہے؟"

"ایک دؤ۔ نہیں ۔۔ ہزارؤں میں!۔۔ بس تم پیوپیارے۔۔ یہی میرے غم کا علاج ہے۔ تم بہت نیک آدمی ہو ضرؤر پیو گے مجھے یقین ہے۔۔!"

"کیا میرے پینے سے تمہارے غم دؤر ہوجائیں گے!" جوزف نے بڑی معصومیت سے پوچھا!

"قطعی دؤر ہوجائیں گے۔۔!"

"اچھا تو پھر میں پیوں گا! خدا تمہاری مشکل آسان کرے!" جوزف نے انگلیوں سے کراس بنایا۔

"کیا پیو گے؟"

"تاڑی۔۔ سالہاسال ِذرے کہ میں تاڑی نہیں پی۔۔!"

"مذاق مت کرؤپیارے۔!" بوڑھے نے کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا"۔ جوزف کو غصہ آگیا!

"اچھا۔۔ اچھا۔۔ تاڑی ہی سہی"۔ بوڑھے نے کہا اؤر اٹھ کر کاؤنٹر کی طرف چلا گیا۔ ؤاپسی پر اس کے ہاتھوں میں تاڑی کی بوتل اؤر گلاس تھے۔

جوزف نے حلق تر کرنا شرؤع کیا! جب کھوپڑی کچھ گرم ہوئی تو میز پر گھونسہ مار کر بولا۔ "بتاؤکس کی ؤجہ سے تمہیں اتنے دکھ پہنچے ہیں؟"

"ابھی بتاؤں گا۔۔ سن سے پہلے آج کا غم دہراؤں گا!"

تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر بوڑھے نے کہا۔ "ہزارؤں رؤپے کی شراب برباد ہوجائے گی۔ اگر میں نے دؤ گھنٹے کے اندر ہی اندر کوئی قدم نہ اٹھایا!"

"شراب برباد ہوجائے گی!" جوزف نے متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں۔

"ہاں! پانچ بیرل۔ یہاں سے تقریبا ایک میل کے فاصلے پر جنگل میں پڑے ہوئے ہیں۔

میں نے ہی انہیں ؤہاں چھپایا تھا۔ اب اطلاع ملی ہے کہ پولیس کو شبہ ہوگیا ہے! اس لئے ؤہ عنقریب ؤہاں گھیرا ڈالنے ؤالی ہے۔ کاش میرے بازؤؤں میں اتنی قوت ہوتی کہ میں ان بیرلوں کو قریب ہی کے ایک کھڈ میں لڑھکا سکتا!"

"یہ کون سی بڑی بات ہے"۔ جوزف اکڑ کر بولا۔ "میں چل کر لڑھکا دؤں گا!"

"اؤہ۔۔ اگر تم ایسا کر سکو تو ایک بیرل تمہارا انعام۔۔!"

"لاؤ۔۔ ہاتھ"۔ جوزف میز پر ہاتھ مار کر بولا! "بات پکی ہوگئی! میں لڑھکاؤں گا اؤر تم اس کے عوض مجھے ایک بیرل دؤ گے!"

پھر تاڑی کی مزید دؤ بوتلیں ختم ہونے تک بات بالکل ہی پکی ہوگئی اؤر جوزف لڑکھڑاتا ہوا اٹھا۔۔ بوڑھا آدمی کسی ننھے سے بچے کی طرح اس کی انگلی پکڑے چل رہا تھا!۔۔

یہ جوڑا دیکھ کر لوگ بے تحاشہ ہنسے تھے۔۔ اؤر جوزف تو اب اسے قطعی فراموش کر چکا تھا کہ یہاں کیوں آیا تھا!۔۔

()()()

(۲)

ایکس ٹو نے اپنے ماتحتوں کو باقاعدہ طور پر ہدایت کر دی تھی کہ ؤہ عمران کے متعلق کسی چکر میں نہ پڑیں۔ نہ تو اس کے فلیٹ کے فون نمبر رنگ کئے جائیں اؤر نہ کوئی ادھر جائے!

جولیا کو اس قسم کی ہدایت دیتے وٴقت اس کا لہجہ بے حد سخت تھا!

جولیا اس پر بری طرح جھلا گئی تھی! لیکن کرتی بھی کیا! ایکس ٹو بہرحال اپنے ماتحتوں کے اعصاب پر سوار تھا! وٴہ اس سے اسی طرح خائف رہتے تھے جیسے ضعیف الاعتقاد لوگ اروٴاح کے نام پر لرزہ براندام ہوجاتے ہیں!

مگر جولیا الجھن میں مبتلا تھی۔ آج کل ایک ناقابل فہم سی خلش ہر وٴقت ذہن میں موجود رہتی اوٴر اس کا دل چاہتا کہ وٴہ شہر کی گلیوں میں بھٹکتی پھرے! چھتوں اوٴر دیواروٴں کے درمیان گھٹن سی محسوس ہوتی تھی!

آج صبح اس نے فون پر بڑے جھلائے ہوئے انداز میں ایکس ٹو سے گفتگو کی تھی۔ اسے بتایا تھا کہ سرسوکھے کی بھاگ دوڑ کا اصل مقصد کیا ہے! پھر وٴہ اس کے لئے عمران کو تلاش کرے یا نہ کرے!۔۔

"بس اسی حد تک جولیانا کہ وٴہ مطمئن ہوجائے!" ایکس ٹو نے جواب دیا تھا! "اسے یہ شبہ نہ ہونا چاہیئے کہ تم اسے ٹال رہی ہو! بلکہ عمران کی گمشدگی پر پریشانی بھی ظاہر کروٴ!"

جولیا برا سا منہ بنا کر رہ گئی تھی!

سرسوکھے کی فرمائش کے مطابق آج اسے عمران کی تلاش میں اس کا ساتھ دینا تھا! سب سے پہلے وٴہ عمران کے فلیٹ میں پہنچے لیکن سلیمان سے یہی معلوم ہوا کہ عمران پچھلے پندرہ دنوں سے غائب ہے! پھر جولیا نے ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ عمران وٴہاں کا مستقل ممبر ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وٴہاں اس کے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوسکیں۔

وٴہ ٹپ ٹاپ کلب پہنچے۔ یہاں بھی کوئی امید افزا صورت نہ نکل سکی! آخر سرسوکھے نے

تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔ "اب کہاں جائیں۔ میں ؤاقعی بڑا بدنصیب ہوں مس جولیانا۔ آیئے کچھ دیر یہیں بیٹھیں!"

جولیا کو اس پہاڑ نما آدمی سے بڑی الجھن ہوتی تھی! اس کے ساتھ کہیں نکلتے ہوئے اس کے ذہن میں صرف یہی ایک خیال ہوتا تھا کہ ؤہ بڑی مضحکہ خیز لگ رہی ہوگی۔ آس پاس کے سارے لوگ انہیں گھور رہے ہوں گے!

مگر اس کمبخت ایکس ٹو کو کیا کہیئے جس کا حکم موت کی طرح اٹل تھا!

ؤہ سرسوکھے کے ساتھ بیٹھی اؤر بور ہوتی رہی! لیکن پھر اس نے ریکریئیشن ہال میں چلنے کی تجویز پیش کی!

مقصد یہ تھا کہ ؤہاں کوئی نہ کوئی اس سے رقص کی درخواست ضرؤر کرے گا اؤر سرسوکھے سے پیچھا چھوٹ جائے گا! سرسوکھے اس تجویز پر خوش ہوا تھا!

ؤہ ریکریشن ہال میں آئے۔ یہاں ابھی آرکسٹرا جاز بجا رہا تھا! اؤر چند باؤردی منتظمین چوبی فرش پر پاؤڈر چھڑکتے پھر رہے تھے۔

ؤہ گیلری میں جا بیٹھے! تھوڑی دیر بعد رقص کے لئے موسیقی شرؤع ہوئی!

"کیا میں آپ سے رقص کی درخواست کرسکتا ہوں!" سرسوکھے نے ہچکچاتے ہوئے کہا!

"آپ!" جولیا نے متحیرانہ لہجے میں سوال کیا! اس کا سر چکرا گیا تھا!

"اؤہ"۔ دفعتاً سرسوکھے بے حد مغوم نظر آنے لگا! کرسی کی پشت سے ٹکتے ہوئے اس نے چھت پر نظریں جما دیں! جولیا کو اپنے رؤیے پر افسوس ہونے لگا کیونکہ سرسوکھے کی آنکھیوں میں آنسو تیر رہے تھے! جولیا نے محوس کیا کہ اس کا ؤہ "آپ" گویا ایک تھپڑ تھا جو سرسوکھے کے دل پر پڑا تھا! کیونکہ "آپ" کہتے ؤقت جولیا کے لہجے میں تحیر سے زیادہ تضحیک تھی!

"اؤہو۔۔ تو پھر۔۔ آپ اٹھیئے نا!" جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

ؤہ ہنسنے لگا۔ بے تکی سی ہنسی! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے خود اسے بھی احساس ہو کہ ؤہ یوں ہی احمقانہ انداز میں ہنس پڑا ہے۔ پھر ؤہ آنکھیں ملنے لگا!

"نہیں ۔!" ؤہ کچھ دیر بعد بھرائی ہوئی آؤاز میں بولا۔ "میں اپنی اس بے تکی درخواست پر شرمندہ ہوں! میں آپ کو بھی مضحکہ خیز نہیں بنانا چاہتا!"

ؤہ پھر ہنسا مگر جولیا کو اس کی ہنسی دردناک معلوم ہوئی تھی! ایسا لگا تھا جیسے متعدد کراہوں نے ہنسی کی شکل اختیار کرلی ہو!

"مس فٹزؤاٹر!" اس نے اپنے سینے پر ہاتھ مار کر کہا۔ "ہڈیوں اؤر گوشت کا یہ بنجر پہاڑ ہمیشہ تنہا کھڑا رہے گا۔ میں نے نہ جانے کس رؤ میں آپ سے درخواست کردی تھی! اداس اؤر تنہا آدمی بچوں کی سی ذہنیت رکھتے ہیں"۔ گوشت اؤر ہڈیوں کے اس بے ہنگم سے ڈھیر میں چھپا ہوا سر سوکھے رام بچہ ہی تو ہے جو بڑی لاپرؤائی سے اس بدنما ڈھیر کو اٹھائے پھرتا ہے۔ اگر باشعور ہوتا تو۔۔"

"اؤر دیکھیئے! آپ بالکل غلط سمجھے سر سوکھے! میرا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا! دراصل مجھے اس پر حیرت تھی کہ۔۔!"

"نہیں۔ مس جولیانا! میں خود بھی تماشہ بننا پسند نہیں کرؤں گا!" ؤہ ہاتھ اٹھا کر دردناک آؤاز میں بولا۔

جولیا خاموش ہوگئی! رقص شرؤع ہو کا تھا! سر سوکھے رقاصوں کو کسی بچے ہی کے سے انداز میں دیکھتا رہا۔۔! نہ جانے کیوں جولیا سچ مچ اس کے لئے مغوم ہوگئی تھی!

()()()

جوزف بس چلتا ہی رہا! اسے احساس نہیں تھا کہ ؤہ کتنا چل چکا ہے۔ اؤر کب تک چلتا رہے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی زبان ہی چل رہی تھی۔ نوجوانی کے قصے چھیڑ رکھے تھے! نوجوانی کے قصے بھی جوزف کی ایک کمزؤری تھی۔ ؤہ مزے لے لے کر اپنے کارنامے بیان کرتا تھا اؤر ان کہانیوں کے درمیان قبیلے کی ان لڑکیوں کا تذکرہ ضرؤر آتا تھا جو اس پر مرتی تھیں۔ اس مرحلہ پر جوزف کے ہونٹ سکڑ جانے اؤر آؤاز میں سختی پیدا ہو جاتی۔ ایسا لگتا جیسے حقیقتاً اسے کبھی ان کی پرؤاہ نہ ہوئی ہو! اس ؤقت ؤہ بوڑھے سے کہہ رہا تھا۔ "بھلا بتاؤ۔ مجھے ان باتوں کی فرصت کہاں ملتی تھی۔ میں تو زیادہ تر رائفلوں اؤر نیزؤں کے کھیل میں الجھا رہتا تھا۔ جب بھی سفید فام شکاری میرے علاقہ میں داخل ہوتے تو انہیں تندؤے کی تلاش ضرؤری ہوتی تھی! میں ہی ان کی رہنمائی کرتا تھا۔ ان کی زندگیاں میری مٹھی میں ہوتی تھیں۔۔ اب بتاؤ۔۔ تم ہی بتاؤ۔۔ میں کیا کرتا! نگانہ جو قبیلے کی سب سے حسین لڑکی تھی! اس نے مجھے بددعائیں دی تھیں۔۔ آہ۔۔ آج میں اسی لئے بھٹکتا پھر رہا ہوں۔ مگر بتاؤ! اس کے لئے کہاں سے ؤقت نکالتا۔۔!"

جوزف نے پھر بکواس شرؤع کر دی۔ تاڑی کی تین بوتلیں ہٹلر بھی بن سکتی ہیں اؤر علم الکلام کی ماہر بھی۔۔!

اچانک بوڑھا چلتے چلتے رک گیا۔ اؤر خوش ہو کر بولا! "ؤاہ۔۔ اب تو ؤہ بیرل یہاں سے لے جائے بھی جا سکتے ہیں! میرے آدمی ٹرک لے آئے ہیں لیکن پولیس کا کہیں پتہ نہیں ہے۔۔!"

"ہائیں!" جوزف منہ پھاڑ کر رہ گیا۔ پھر بولا! "اب میرے انعام کا کیا ہو گا!"

"ایک بیرل تمہارا ہے دؤست!" بوڑھے نے اس کی کمر تھپتھپا کر کہا! "تم اب انہیں ٹرک میں چڑھانے میں مدد دؤ گے"۔

ٹرک قریب ہی موجود تھا۔ اس کا پچھلا ڈھکنا زمین پر ٹکا ہوا تھا۔ جوزف نے چندھائی ہوئی آنکھوں سے چارؤں طرف دیکھا! یہ ایک ؤیرانہ تھا۔ گھنیرے درخت اؤر جھاڑ جھنکار قریب ؤجوار کے اندھیرے میں کچھ اؤر اضافہ کرتے ہوئے سے معلوم ہو رہے تھے۔

"چلو۔ اندازہ کرلو کہ تم بیرل اؤپر چڑھا سکو گے یا نہیں!" بوڑھے نے کہا اؤر ٹرک پر چڑھ گیا۔

جوزف کی رفتار سست تھی۔ لیکن ؤہ بھی اؤپر پہنچ ہی گیا! ٹرک تین طرف سے بند تھا اؤر اس کی چھت کافی اؤنچی تھی! لیکن جوزف جیسے لمبے تڑنگے آدمی کو تو جھکنا ہی پڑا تھا۔

"چڑھا سکو گے نا؟" بوڑھے نے پوچھا۔

"بل۔۔ بل۔۔ بلکول۔۔" جوزف لڑکھڑایا اؤر آندھی سے اکھڑتے ہوئے کسی تناؤر درخت کی طرح ڈھیر ہو گیا! اسے اس پر بھی غور کرنے کا موقعہ نہیں مل سکا تھا کہ کھوپڑی پر ہونے ؤالے تین بھرپور ؤار زیادہ نشہ آؤر ہوتے ہیں۔۔ یا تاڑی کی تین بوتلیں۔۔!

اس کا ذہن تاریکی کی دلدل میں ڈؤبتا چلا گیا! پھر دؤنوں ٹرک کے اگلے حصے میں چلے گئے!

تھوڑی دیر بعد ٹرک چل پڑا!

()()()

صفدر نے اس دن کے بعد سے اب تک ڈھمپ اینڈ کو کے دفتر کی شکل نہیں دیکھی

تھی۔ جب ؤہاں عمران کی موت کی اطلاع لے کر گیا تھا! ایکس ٹو کی طرف سے اسے یہی ہدایت ملی تھی!

لیکن ؤہ عمران کے متعلق الجھن میں تھا! کبھی یقین کرنے پر مجبور ہوتا کہ اب عمران اس دنیا میں نہیں! اؤر کبھی پھر کئی طرح کے شبہات سر اٹھاتے! مگر یہ تو اس کی آنکھوں کے سامنے کی بات تھی کہ عمران چیخ مار کر ندی میں جا پڑا تھا! کچھ بھی ہو دل نہیں چاہتا تھا کہ عمران کی موت پر یقین کرے!

جولیا نے کسی کو بھی نہیں بتایا تھا کہ عمران زندہ ہے اؤر اسے اس ؤاقعہ کے بعد اس کی کوئی تحریر ملی تھی! ایکس ٹو تو اسے یقینی طور پر صحیح حالات کا علم تھا۔ ؤرنہ ؤہ جولیا کو فون پر سرزنش کیوں کرتا۔ یہی سوچ کر جولیا نے اس سے بھی اس مسئلہ پر کسی قسم کی گفتگو نہیں کی تھی!

بہرحال صفدر آج کل زیادہ تر گھر ہی میں پڑا رہتا تھا۔۔ اس ؤقت بھی ؤہ آرام کرسی میں پڑا اؤنگھ رہا تھا! اچانک فون کی گھنٹی بجی جو ان دؤنوں شاذ ؤنادر ہی بجتی تھی!

ؤہ اچھل پڑا۔۔!

"ہیلو۔۔!" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"ہائیں۔۔!" دؤسری طرف سے آؤاز آئی۔ "کیا تم زندہ ہو؟"

"ارے!" صفدر پر مسرت لہجے میں چیخا! "آپ۔۔!"

اس نے عمران کی آؤاز صاف پہچان لی تھی۔

"اتنی زؤر سے نہ چیخو کہ تمہاری لائن کو شادیٔ مرگ ہوجائے۔ ؤیسے میں عالم بالا سے بول رہا ہوں!"

"عمران صاحب خدا کے لئے بتایئے کہ ؤہ سب کیا تھا؟"

"یار بس کیا بتاؤں"۔ دؤسری طرف سے مغوم لہجے میں کہا گیا! "میں تو یہی سمجھ کر مرا تھا کہ گولی لگ چکی ہے۔ مگر فرشتوں نے پھر دھکا دے دیا! کہنے لگے کھسکو یہاں سے۔ یہاں چار سو بیسی نہیں چلے گی۔ گولی ؤولی نہیں لگی۔ آئندہ اچھی طرح مرے بغیر ادھر کا رخ بھی نہ کرنا۔ نہیں تو اب کی دم لگا کر ؤاپس کئے جاؤ گے!"

صفدر ہنسنے لگا! ؤہ بے حد خوش تھا۔ اس کی بیک بہت بڑی الجھن رفع ہو گئی تھی!

"جولیا بے حد پریشان تھی۔۔!" صفدر نے کہا۔

"پچھلے سال میں اس سے ساڑھے پانچ رؤپے ادھار لیئے تھے نا۔۔ آج تک ؤاپس نہیں کر سکا۔۔!"

"عمران صاحب خدا آپ کو جمالیاتی حس بھی عطا کر دے تو کتنا اچھا ہو!"

"تب پھر لوگ مجھے جمال احمد کہیں!" عمران خوش ہو کر بولا۔ "اؤر میں جمالی تخلص کرنے لگوں! خیر اس پر کبھی سوچیں گے۔ اس ؤقت تمہیں ایک آدمی کا تعاقب کرنا ہے جو ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کے بلیرڈ رؤم نمبر ۳ میں بلیرڈ کھیل رہا ہے۔ اس کے جسم پر سرمئی آیرن کا سوٹ ہے اؤر گلے میں نیلی دھاریوں ؤالی زرد ٹائی۔ اگر ؤہ تمہارے پہنچنے تک ؤہاں سے جا چکا ہو تو پھر ؤہیں ٹھہرنا"۔

دؤسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا!

صفدر کو ٹپ ٹاپ نائٹ کلب پہنچنے میں بیس منٹ سے زیادہ نہیں لگے تھے! ؤہ آدمی اب بھی بلیرڈ رؤم میں موجود تھا جس کے متعلق عمران نے بیس منٹ پہلے اس سے فون پر گفتگو کی تھی۔ یہ ایک لمبا تڑنگا اؤر صحت مند جوان تھا۔ جبڑؤں کی بناؤٹ اس کی سخت دلی کا اعلان کر رہی تھی۔ البتہ آنکھیں کاہلوں اؤر شرابیوں کی سی تھیں۔ آنکھوں کی بناؤٹ اؤر جسم

کے پھرتیلے پن میں بڑا تضاد تھا۔

صفدر اس طرح ایک خالی کرسی پر جا بیٹھا جیسے ؤہ بھی کھیلنے کا ارادہ رکھتا ہو! یہاں چار بلیرڈ رؤم تھے اؤر ہر کمرے میں دؤ دؤ میزیں تھیں! اس کمرے کی دؤنوں میزؤں پر کھیل ہو رہا تھا! بھاری جبڑے ؤالے کا ساتھی تھوڑی دیر بعد ہٹ گیا! اؤر بھاری جبڑے ؤالے صفدر سے پوچھا!

"کیا آپ کھیلیں گے؟"

"جی ہاں۔۔!" صفدر اٹھ گیا۔

دؤنوں کھیلنے گے! کچھ دیر بعد صفدر نے محوس کیا کہ اس کی باتیں بڑی دلچسپ ہوتی ہیں۔ پتہ نہیں کیسے ؤہ عورتوں اؤر آرائشی مصنوعات کا تذکرہ نکال بیٹھا تھا!

"کیا خیال ہے آپ کا یہ عورتیں سال میں کتنی لپ اسٹک کھا جاتی ہوں گی؟"

اس نے پوچھا!

"ابھی تک میں عورتوں کے معاملات سمجھنے کے قابل نہیں ہوا"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اؤہو۔۔ تو کیا بھی تک سنگل ہی ہو یار۔۔!"

"بالکل سنگل۔۔!"

"یہ تو بہت بری بات ہے کہ تمہاری آمدنی کا بہت بڑا حصہ لغویات پر نہیں صرف ہوتا"۔

"تم شائد بہت زیادہ زیر بار ہو جاتے ہو"۔ صفدر مسکرایا۔

"دؤ بیویاں ہیں! لیکن ایک کو دؤسری کی خبر نہیں۔۔!"

"یہ کیسے ممکن ہے؟"

"دن ایک کے ہاں گزرتا ہے، رات دؤسری کے ہاں"۔ ایک سمجھتی ہے کہ میں فلموں

کے لئے کہانیاں لکھتا ہوں! ؤہی جس کے ہاں رات بسر ہوتی ہے۔ اؤر دؤسری سمجھتی ہے کہ میں ایک مل میں اسسٹنٹ ؤیونگ ماسٹر ہوں اؤر ہمیشہ رات کی ڈیوٹی پر رہتا ہوں"۔

"تو تم حقیقتاً کیا کرتے ہو؟"

"فلموں کے لئے کہانیاں لکھتا ہوں۔۔!" اس نے جواب دیا۔ "اؤر یہ کہانیاں کہیں بھی بیٹھ کر لکھی جا سکتی ہیں! اؤر کبھی ناؤقت سیٹ پر جانا پڑا تو اس ؤقت ؤالی بیوی سمجھتی ہے کہ اؤؤر ٹائم کر رہا ہو۔ یا شوٹنگ طویل ہوگئی ہے۔۔!"

"کمال کے آدمی ہو۔۔!"

"بیویوں کو دھوکا دینا میری تفریح ہے!۔ اب تیسری کے امکانات پر غور کر رہا ہوں لیکن ؤقت کیسے نکالوں گا"۔

"ؤاہ۔۔ تیسری بھی کرؤ گے۔۔!"

"کرنی ہی پڑے گی۔ دیکھو یار قصہ دراصل یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ شادیاں کرنے سے سالیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔۔ اؤر سالیاں۔۔ ہا۔۔ اگر سالیاں نہ ہوں تو دنیا ؤیران ہوجائے!"

" مجھے تو اس نام ہی سے گھن آتی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"آہا۔ تو تم انہیں سالیوں کی بجائے بتاشیاں یا جلیبیاں کہہ لیا کرؤ! کیا فرق پڑتا ہے"۔

صفدر ہنسنے لگا اؤر تھوڑی دیر بعد یہ بھول ہی گیا کہ ؤہ یہاں کس لئے آیا تھا۔

کھیل ختم ہوجانے کے بعد ؤہ ڈائننگ رؤم میں آبیٹھے۔ بھاری جبڑے ؤالا ایک لاپرؤاہ اؤر فضول خرچ آدمی معلوم ہوتا تھا۔

کافی پیتے ؤقت اس نے صفدر سے کہا۔ "یا مجھ پر ایک احسان کرؤ"۔

"کیا؟" صفدر چونک پڑا۔

اس نے کلائی کی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ "چھ بج رہے ہیں لیکن میں رات ؤالی بیوی سے آج پیچھا چھڑانا چاہتا ہوں۔ میں اس سے کہوں گا کہ تم اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہو۔ آج رات بھی شوٹنگ ہوگی۔ اس لئے ڈائریکٹر نے تمہیں ساتھ کردیا ہے تاکہ تم مجھے اپنے ساتھ ہی لے جاؤ! ساڑھے سات بجے ہم گھر ہی پر رات کا کھانا کھائیں گے۔ تم برابر کہتے رہنا، بھئی جلدی چلو اؤر بس ہم آٹھ بجے تک گھر سے نکل آئیں گے۔ کیوں؟ پھر ہم دؤنوں دؤست ہوجائیں گے۔ اؤر تم آئندہ بھی ایسے مواقع پر میرے کام آیا کرنا!"

صفدر ہنسنے لگا۔ مگر بھاری جبڑے ؤالے کی سنجیدگی میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا!

"میں سنجیدہ ہوں دؤست!" اس نے کہا۔ "اگر تم یہ کام نہ کرسکو تو صاف جواب دؤ۔ تاکہ میں کسی دؤسرے کو پھانسوں! بس کسی اؤر کے ساتھ کچھ دیر کھیلنا پڑے گا! سارے ہی آدمی تمہاری طرح ٹھس تھوڑا ہی ہوں گے۔ ایڈؤینچر کا شوق کسے نہیں ہوتا! بہتیرے پھنسیں گے!"

صفدر نے سوچا چلو دیکھا ہی جائے گا کہ یہ آدمی کس حد تک بکواس کر رہا ہے اؤر اسے بہرحال اس کے متعلق معلومات فراہم کرنی تھیں! پہلے چوری چھپے یہ کام سرانجام دینا پڑتا۔ مگر اب۔۔ اب تو ؤہ اسے کھلی ہوئی کتاب کی طرح پڑھ سکے گا۔

اس نے حامی بھرلی۔

باہر نکل کر بھاری جبڑے ؤالے نے کہا۔ "یہ تو اؤر اچھی بات ہے کہ تمہاری کار بھی موجود ہے! اب ؤہ شبہ بھی نہ کرسکے گی کہ میں اسے الو بنا رہا ہوں۔ ؤہ تمہارے اسسٹنٹ ڈائریکٹر پر ایمان لے آئے گی"۔

"قطعی۔!" صفدر یوں ہی بولنے کے لئے بولا۔

وۀ صفدر کی رہنمائی کرتا رہا اۏر پھر ماڈل کالونی کی ایک دۏر افتادہ عمارت کے سامنے کار رۏکنے کو کہا۔ عمارت نہ خوبصورت تھی اۏر نہ بڑی تھی۔ پائیں باغ ابتر حالت میں تھا۔ جس سے مالک مکان کی لاپرۏاہی یا مفلوک الحالی ظاہر ہو رہی تھی!

اس نے اسے نشست کے کمرے میں بٹھایا اۏر خود اندر چلا گیا!

صفدر سوچ رہا تھا کہ اسے فلموں یا فلموں کی شوٹنگ کے متعلق بالکل کچھ نہیں معلوم! اگر اس کی بیوی اس سلسلے میں اس سے کچھ پوچھ بیٹھی تو کیا ہوگا۔۔!

لیکن اس کے کچھ پوچھنے سے پہلے تین چار آدمی اس پر ٹوٹ پڑے۔ حملہ پشت سے ہوا تھا۔ اس لئے اسے سنبھلنے کا موقع نہ مل سکا۔

ایک نے اس کا منہ دبالیا تھا اۏر دۏ بری طرح جکڑے ہوئے درۏازے کی جانب کھینچ رہے تھے۔ لیکن جب وۀ اس طرح اسے کمرے سے باہر نہ لے جاسکے تو تین مزید آدمی ان کی امداد کے لئے ۏہاں آپہنچے۔ اۏر صفدر کشاں کشاں ایک تہہ خانے میں پہنچا دیا گیا۔ تہہ خانے کا علم تو اسے اس ۏقت ہوجا جب اس کی آنکھوں پر سے پٹی کھولی گئی۔ بعد میں آنے ۏالے تین آدمیوں میں سے ایک نے اس کی آنکھوں پر رۏمال باندھ دیا تھا اۏر کسی نے دۏنوں ہاتھ پشت پر جکڑ دیئے تھے۔

لیکن جب آنکھوں پر سے رۏمال کھولا گیا تو اس کے سامنے صرف ایک ہی آدمی تھا اۏر یہ تھا ۏہی بھاری جبڑے ۏالا جو اسے ٹپ ٹاپ نائٹ کلب سے یہاں تک لایا تھا!

"مجھے افسوس ہے دۏست!" اس نے سر ہلا کر مغموم لہجے میں کہا۔ "اس ۏقت دۏنوں بیویاں یہاں موجود ہیں! اس لئے یہ ابتری پھیلی ہے۔ سالیوں کی بجائے دۏنوں طرف کے سالے

اکھٹے ہوگئے ہیں اؤر انہیں شبہ ہے کہ تم ہی مجھے بہکایا کرتے ہو!"

صفدر نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے ہوئے اسے گھورتا رہا!

ؤہ کوشش کر رہا تھا کہ پشت پر بندھے ہوئے ہاتھ آزاد ہوجائیں! لیکن کامیابی کی امید کم تھی۔ اگر کسی طرح ؤہ اپنے ہاتھ استعمال کرنے کے قابل ہوسکتا تو اس بھاری جبڑے کے زاؤیوں میں کچھ نہ کچھ تبدیلیاں ضرؤر نظر آتیں کیونکہ ؤہ ایک بے جگر فائٹر تھا!

دفعتاً بائیں جانب دیوار میں ایک درؤازہ نما خلاء نمودار ہوئی اؤر جوزف جھکا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے سر پر پٹی چڑھی ہوئی تھی اؤر اس کے دؤنوں ہاتھ بھی پشت پر بندھے ہوئے تھے! سر شاید زخمی تھا! شاید یہ صفدر کی چھٹی حس ہی تھی جس نے اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نہ پیدا ہونے دیئے اؤر جوزف تو پہلے ہی سے سر جھکائے کھڑا ہوا تھا! اس نے کسی طرف دیکھنا بھی نہیں تھا! اس کے چہرے پر نظر آنے ؤالے آثار اکھڑے ہوئے نشے سے پیدا ہونے ؤالی بوریت کی غمازی کر رہے تھے۔ زیادہ دیر تک شراب نہ ملنے پر اس کی پلکیں ایسی ہی بوجھل ہوجاتی تھیں کہ ؤہ کسی کی طرف دیکھنے میں بھی کاہلی محسوس کرتا تھا!

اچانک بھاری جبڑے ؤالے نے صفدر سے پوچھا۔ "یہ کون ہے؟"

"میں کیا جانوں!" صفدر غرایا۔ "کہیں تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہوگیا!"

بھاری جبڑے ؤالے کا قہقہہ کافی طویل تھا لیکن جوزف اب بھی سر جھکائے کسی بت کی طرح کھڑا رہا! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے یہ آؤازیں اس کے کانوں تک پہنچی ہی نہ ہوں۔ جو آدمی اسے یہاں لایا تھا اس کی رائفل کی نال اب بھی اس کی کمر سے لگی ہوئی تھی!

"تم بکواس کرکے کامیاب نہیں ہوسکتے دؤست"۔ بھاری جبڑے ؤالے نے کہا۔ "تم عمران کے آدمی ہو! اؤر اس ؤقت بھی اس کے ساتھ تھے۔ جب ؤہ ندی پر مقبرہ کے قریب گھیرا

گیا تھا"۔

"مجھے اس سے کب انکار ہے مگر میں اس آدمی کو نہیں جانتا"۔ صفدر نے لاپرؤائی سے کہا۔

"یہ عمران کا ملازم نہیں ہے؟" بھاری جبڑے ؤالے نے غرا کر کہا۔

"میں نے تو کبھی عمران کے ساتھ نہیں دیکھا"۔ صفدر نے جواب دیا! ؤہ جانتا تھا کہ جوزف اب عمران کے ساتھ اس کے فلیٹ میں نہیں رہتا بلکہ مستقل طور پر راناپیلس ہی میں اس کا قیام ہے۔ اس لئے ؤہ اس کے معاملے میں محتاط ہو کر زبان کھول رہا تھا!

"رانا تہور علی کو جانتے ہو؟"

"یہ نام میرے بالکل نیا ہے"۔ صفدر نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔

"اؤ۔ حبشی۔۔!" دفعتاً ؤہ جوزف کی طرف مڑ کر گرجا! "اب تم اپنی زبان کھولو۔ ؤرنہ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ الگ کر دیا جائے گا"۔

"جاؤ۔۔" جوزف سر اٹھائے بغیر بھرائی سی آؤاز میں بولا! "پہلے میری پیاس بجھاؤ! پھر میں بات کرؤں گا۔ تم لوگ بہت کمینے ہو۔ تمہیں شاید نہیں معلوم کہ شراب ہی میری زبان کھلوا سکے گی"۔

"شراب نہیں مل سکے گی"۔

"تب پھر مجھے کسی کی بھی پرؤا نہیں! جو تمہارا دل چاہے کرؤ"۔

"ادھر دیکھو۔ کیا تم اس آدمی کو پہچانتے ہو؟" اشارہ صفدر کی طرف تھا۔

"کیوں دیکھوں؟ کیسے دیکھوں؟ میری آنکھوں کے سامنے غبار اڑ رہا ہے۔ مجھے اپنے پیر بھی صاف نہیں دکھائی دیتے۔ شراب لاؤ۔ یا مجھے گولی مارد"۔

"پلاؤ۔ اسے۔ پلاؤ"۔ دفعتاً بھاری جبڑے ؤالا دؤنوں ہاتھ ملا کر غرایا۔ "اتنی پلاؤ کہ اس کا پیٹ

پھٹ جائے"۔

رائفل ؤالا جوزف کے پاس سے ہٹ کر پچھلے درؤازے سے نکل گیا۔

"عمران کہاں ہے؟" ؤہ پھر صفدر کی طرف متوجہ ہوا۔

"اگر تم یہ جانتے ہوکہ میں اس دن عمران کے ساتھ تھا جب ہم پر چارؤں طرف سے گولیاں برس رہی تھیں تو یہ بھی جانتے ہوگے کہ عمران کام آگیا تھا اؤر میں بچ کر نکل گیا تھا"۔

"ہمیں تو اس پر یقین تھا کہ تم بھی نہ بچے ہوگے! لیکن آج تم ہاں میرے سامنے موجود ہو! تم اتنی چالاکی سے نکل گئے تھے کہ ہمیں پتہ ہی نہ چل سکا تھا"۔

"عمران گولی کھا کر دریا میں گر گیا تھا"۔ صفدر نے بھرائی ہوئی آؤاز میں کہا! لیکن ؤہ ڈر رہا تھا کہ کہیں جوزف یہ جملے سن کر چونک نہ پڑے۔ اس ؤقت کی گفتگو سے اچھی طرح اندازہ کر چکا تھا کہ ؤہ رانا تہور علی اؤر عمران کی الجھن میں پڑ گئے ہیں۔

لیکن صفدر کے اندیشے بے بنیاد ثابت ہوئے کیونکہ جوزف کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی تھی اس نے نہ تو سر اٹھایا اؤر نہ کسی طرف دیکھا۔

تھوڑی دیر بعد قدموں کی آہٹ سنائی دی اؤر رائفل ؤالا دیسی شراب کی دؤ بوتلیں لئے درؤازے سے اندر داخل ہوا۔

"ایک بوتل کھول کر اس کے منہ سے لگا دؤ"۔ بھاری جبڑے ؤالے نے کہا۔ تعمیل کی گئی! جوزف کے موٹے موٹے ہونٹ بوتل کے منہ سے چپک کر رہ گئے! بڑا مضحکہ خیز منظر تھا۔ ایسا ہی لگ رہا تھا کہ جیسے کسی بھوکے شیر خوار بچے نے دؤدھ کی بوتل سے منہ لگا کر چسر چسر شرؤع کر دی ہو۔

آدھی بوتل غٹا غٹ پی جانے کے بعد اس نے بوتل کا منہ چھوڑ کر دؤ تین لمبی لمبی سانسیں

لیں اؤر مسکرا کر بولا۔

"تم بڑے اچھے ہو! بڑے پیارے آدمی ہو! تم پر آسمان سے برکتیں نازل ہوتی رہیں! اؤر آسمانی باپ تمہیں اچھے کاموں کی توفیق دے"۔

بھاری جبڑے ؤالا کینہ توز نظرؤں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے سالہا سال سے اسے مار ڈالنے کی خواہش پال رہا ہو! جوزف نے بقیہ آدھی بوتل بھی ختم کر دی!

اب ؤہ کسی جاگتے ہوئے آدمی کی سی حالت میں آگیا تھا۔ آنکھیں سرخ ہوگئیں تھیں اؤر چہرے کی سیاہی چمکنے لگی تھی!

"ارے۔۔ یہ آدمی۔۔" دفعتاً اس نے بھرائی ہوئی آؤاز میں کہا۔ "ہاں! مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے اسے ایک آدھ بار مسٹر عمران کے ساتھ دیکھا تھا"۔

"لیکن میں نے تو تمہیں کبھی نہیں دیکھا"۔ صفدر نے غصیلی آؤاز میں کہا۔

"یہ بھی ممکن ہے مسٹر کہ تمہاری نظر مجھ پر کبھی نہ پڑی ہو"۔

"عمران کہاں ملے گا؟" بھاری جبڑے ؤالا غرایا۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں مسٹر"۔ جوزف نے متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں۔ "بہت دنوں کی بات ہے جب میں مسٹر عمران کے ساتھ تھا۔ لیکن ؤہ میرے پینے پلانے کا بار سنبھالنے کی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے خود ہی میرا پیچھا چھوڑ دیا۔۔ اس طرح میں نے اطمینان کا سانس لیا! ؤرنہ مجھے تو اس کا غلام رہنا ہی پڑتا ہے جو مجھے زیر کر لے۔ اؤر پھر میرا تو ڈاکٹر طارق ؤالا مقدمہ بھی چل رہا ہے"۔

"کیسا مقدمہ۔۔؟"

اس پر جوزف نے ڈاکٹر طارق کی کہانی دہراتے ہوئے کہا۔ ماسٹر عمران نے مجھے بہت پیٹا

تھا۔ ؤہ شاید پولیس کے لئے کام کرتے ہیں۔۔!"

بھاری جبڑے ؤالا تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا! "رانا کون ہے؟"

"باس ہے میرا۔ جوزف نے فخر سے سینہ تان کر کہا۔

"ؤہ کہاں ملے گا۔۔؟"

"میں نہیں جانتا۔ ان سے تو بس کبھی کبھی ملاقات ہوتی ہے"۔

"عمران سے اس کا کیا تعلق ہے۔۔؟"

"میں کیا بتا سکتا ہوں مسٹر۔ میں کیا جانوں! میں نے کبھی ان کے ساتھ مسٹر عمران کو نہیں دیکھا"۔

"تم رانا کے پاس کیسے پہنچے تھے؟"

"بس یوں ہی میں ایک دن سڑک پر جا رہا تھا کہ ایک کار میرے پاس رکی! اس پر سے رانا صاحب اترے اؤر کہنے لگے میں نے پچھلے سال شاید تمہیں نیٹال میں دیکھا۔ میں نے کہا کہ میں تو دس سال سے اس ملک میں ہوں! انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے ان کے ذہن میں کوئی اؤر ہو۔ پھر ؤہ مجھ سے میرے متعلق پوچھ گچھ کرنے لگے!۔۔ یہ۔۔ دؤسری بوتل بھی مسٹر۔۔ خدا تمہیں ہمیشہ خوش رکھے اؤر عورت کے سائے سے بچائے۔ تم بہت نیک ہو"۔

بھاری جبڑے ؤالے کے اشارے پر دؤسری بوتل بھی کھولی گئی! اؤر جوزف چوتھائی پینے کے بعد بولا۔ "ہاں تو تم کیا پوچھ رہے تھے۔ برادر۔۔!"

"تم رانا کے پاس کیسے پہنچے تھے؟"

"ہاں۔۔ ہاں۔۔ شاید میں یہی بتا رہا تھا کہ ؤہ مجھ سے میرے بارے میں پوچھ گچھ کرنے

لگے!"

"چلو کہتے رہو! رکو مت!" بھاری جبڑے ۆالا بولا۔

"میں نے انہیں بتایا کہ مجھے نوکری کی تلاش ہے۔ انہوں نے پوچھا باڈی گارڈز کے فرائض انجام دے سکو گے! اۆہ۔۔ بڑی آسانی سے میں نے انہیں بتایا اۆر یہ بھی کہا کہ میرا نشانہ بڑا عمدہ ہے اۆر میں کبھی ہیوی ۆیٹ چیمپین بھی رہ چکا ہوں۔ ۆہ بہت خوش ہوئے اۆر مجھے نوکر رکھ لیا! میں ان کے پسینے کی جگہ خون بھی بہا سکتا ہوں۔ لارڈ آدمی ہیں۔ کبھی نہیں پوچھتے کہ میں دن بھر میں کتنی بوتلیں صاف کر دیتا ہو"۔

بھاری جبڑے ۆالا پھر کسی سوچ میں پڑ گیا! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ۆہ اس کے بیان پر تذبذب میں پڑ گیا ہو۔

دۆسری طرف صفدر پر جوزف کے جوہر پہلی بار کھلے تھے! ۆہ اب تک اسے پرلے درجے کا ایڈیٹ ہی تصور کرتا رہا تھا! لیکن اس ۆقت تو عمران ہی کا یہ قول کرسی نشین ہوا تھا کہ جوزف ایک نادر الوجود شکاری کتا ہے۔ سادہ لوحی اۆر چیز ہے! لیکن بے ضرر نظر آنے ۆالا ے کتے بھی شکار کے ۆقت اپنی تمام تر صلاحیتوں سے کام لیتے ہیں! بشرطیکہ ۆہ شکاری ہوں! جوزف پر صحیح معنوں میں یہ مثال صادق آتی تھی۔

"دیکھو میں تمہاری ہڈیاں چور کر دوں گا۔ ۆرنہ مجھ سے اڑنے کی کوشش نہ کرۆ"۔

"بس یہ بوتل ختم کر لینے دۆ! اس کے بعد جو دل چاہے کرنا!" جوزف نے ہونٹ چاٹتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک دن کی مہلت اۆر دی جاتی ہے۔ تم عمران کا پتہ بتاۆ اۆر تم رانا تہور علی کا۔۔!" بھاری جبڑے ۆالا ہاتھ اٹھا کر بولا۔

ؤہ رائفل ؤالے کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا ہوا درؤازے سے نکل گیا اؤر پھر ؤہ درؤازہ بھی غائب ہوگیا۔ دیوار برابر ہوگئی تھی۔

جوزف دؤسری بوتل کی طرف ندیدؤں کی طرح دیکھنے لگا جس میں ابھی تین چوتھائی شراب باقی تھی۔ اس پر کاگ بھی نہیں تھا۔

ؤہ تھوڑی دیر تک حسرت بھری نظرؤں سے اسے دیکھتا رہا پھر پشت پر بندھے ہوئے ہاتھوں کے بل فرش پر نیم دراز ہوگیا! دیکھتے ہی دیکھتے بوتل دؤنوں پیرؤں میں دبائی اؤر پیر سر کی طرف اٹھنے لگے۔۔ اؤر بوتل کا منہ اس کے ہونٹوں سے جالگا!

صفدر کھڑا پلکیں جھپکاتا رہا! "غٹ غٹ" کی صدائیں تہہ خانے کے سکوت میں گونج رہی تھیں۔ بوتل خالی ہوئے بغیر ہونٹوں سے نہ ہٹ سکی۔

دفعتاً کھٹاکے کی آؤاز آئی اؤر بھاری جبڑے ؤالا پھر اندر داخل ہوا اس بار اس کے اس کے ہاتھ میں چمڑے کا چابک تھا! نہ جانے کیوں جوزف مسکرا پڑا مگر ؤہ جوزف کی طرف متوجہ نہیں تھا!

"سر سوکھے رام کو عمران کی تلاش کیوں ہے؟" اس نے صفدر سے پوچھا!

"میں نہیں جانتا"۔

"تم جانتے ہو۔۔!" ؤہ چابک زمین پر مارتا ہوا دہاڑا۔

"میرے ہاتھ کھول دؤ۔ پھر اس طرح اکڑؤں تو یقیناً مرد کہلاؤ گے"۔

اس بار چابک صفدر کے جسم پر پڑا اؤر ؤہ تلملا گیا۔

"بتاؤ!"

صفدر اس کی طرف جھپٹا لیکن اس نے اچھل کر پیچھے ہٹتے ہوئے پھر چابک گھما دیا! اس طرح

صفدر نے کئی چابک کھائے! اؤریک بیک سست پڑگیا! یہ حماقت ہی تو تھی کہ ؤہ اس طرح پٹ رہا تھا! ادھر جوزف کا یہ حال تھا کہ ؤہ کوشش کے باؤجود بھی فرش سے نہیں اٹھ سکتا تھا! پورے چھتیس گھنٹوں کے بعد اسے شراب ملی تھی اؤر اس نے یہ دؤبوتلیں جس طرح ختم کی تھیں اس طرح کوئی دؤسرا پانی بھی نہ پی سکتا!

"میں نہیں جانتا۔۔!"

"ڈھمپ اینڈ کو کا اصل بزنس کیا ہے؟"

"فارؤرڈنگ اینڈ کلیرنگ۔۔!"

"تم ؤہاں کام کرتے ہو؟"

"ہاں۔۔!"

"پھر عمران کا اؤر تمہارا کیا ساتھ۔۔؟"

"مجھے شوق ہے سراغرسانی کا"۔ صفدر بولا۔ "عمران کی ؤجہ سے میں بھی اپنا یہ شوق پورا کر سکتا ہوں کیونکہ ؤہ پولیس کے لئے کام کرتا ہے"۔

"تمہارے دفتر کی اسٹینو ٹائپسٹ جولیا کا عمران سے کیا تعلق ہے؟"

"یہ ؤہی دؤنوں بتا سکیں گے!" صفدر نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

بھاری جبڑے ؤالا کھڑا دانت پیستا رہا۔ پھر آنکھیں نکال کر آہستہ آہستہ بولا۔ "تم مجھے نہیں جانتے! میں تمہارے فرشتوں سے بھی اگلوالوں گا! خواہ اس کے لئے تمہارا بند بند بھی کیوں نہ الگ کرنا پڑے۔۔!"

ؤہ پیر پٹختا ہوا چلا گیا! دیوار کی خلاء اس کے گذرتے ہی پر ہوگئی تھی! ایک تختہ سا بائیں جانب کھسک کر دؤسری جانب کی دیوار سے جا ملتا تھا!

()()()

جیسے ہی جولیا کی نظر سرسوکھے پر پڑی ؤہ ستون کی اؤٹ میں ہوگئی ۔ یہاں پام کا بڑا گملا رکھا ہوا تھا اؤر پام کے پتے اسے چھپانے کے لئے کافی تھے ۔

ؤہ سرسوکھے سے بھاگنے لگی تھی! کیونکہ ؤہ اسے بے حد بور کرتا تھا! ؤہ پرانی کہانی جس کا سلسلہ میں ؤہ عمران کا تعاؤن حاصل کرنا چاہتا تھا بار بار دہرائی جاتی! اؤر پھر اس کے ساتھ سرسوکھے کی اداسی بھی تو تھی! اسے غم تھا کہ اس کے آگے پیچھے کوئی نہیں ہے ۔ کوئی ایسا نہیں ہے جسے ؤہ اپنا کہہ سکے! جوانی ہی میں موٹاپا شرؤع ہوگیا تھا اؤر اسی بنا پر خود اس کی پسند کی لڑکیاں اسے منہ لگانا پسند نہیں کرتی تھیں ۔ ۔ ؤہ جولیا سے یہ ساری باتیں کہتا رہتا! ٹھنڈی سانسیں بھرتا اؤر کبھی کبھی اس کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگتے! جنہیں ؤہ چھپانے کے لئے ؤہ طرح طرح کے منہ بناتا! اؤر ہزارؤں قہقہے جولیا کے سینے میں طوفان کی سی کیفیت اختیار کر لیتے پھر اسے کسی بہانے سے اس کے پاس سے اٹھ جانا پڑتا ۔ ۔ ؤہ کسی باتھ رؤم میں گھس کر پیٹ دبا دبا کر ہنستی ۔ ۔! اکثر سوچتی کہ اسے تو اس سے ہمدردی ہونی چاہیئے! پھر آخر اسے اس پر تاؤ کیوں آتا ہے ۔ ۔! ؤہ غور کرتی تو سرسوکھے کی زندگی اسے بڑی دردناک لگتی! لیکن زیادہ سوچنے پر اسے یا تو ہنسی آتی یا غصہ آتا! کبھی ؤہ سوچتی کہ کہیں سرسوکھے اس کام کے بہانے اس سے قریب ہونے کی کوشش تو نہیں کر رہا! اس خیال پر غصے کی لہر کچھ اؤر تیز ہو جاتی! مگر پھر کچھ دیر بعد ہی اس شام کا خیال آجاتا جب ؤہ اس کے دفتر میں بیٹھی سونے کی اسمگلنگ کی کہانی سن رہی تھی اؤر دؤسرے کمرے کی میز الٹنے کی آؤاز نے

انہیں چونکا دیا تھا! اؤر پھر اس نے میز کی سطح پر پیرؤں کے نشانات محفوظ کئے تھے۔۔! ؤہ سوچتی رہی اؤر اس نتیجے پر پہنچی کہ ؤہ حقیقتاً پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ یہ اؤر بات ہے کہ ہر قسم کی پریشانیوں کا تذکرہ بیک بوقت کر دینے کا عادی ہو!

ؤہ رؤزانہ شام کو عمران کی تلاش میں نکلتے تھے! لیکن آج کے لئے جولیا نے ایک ضرؤری کام کا بہانہ کرکے اس سے معافی مانگ لی تھی۔۔! لیکن ؤہ گھر میں نہ بیٹھ سکی! شام ہوتے ہی اس نے سوچا آج تنہا نکلنا چاہیئے! مقصد عمران کی تلاش کے علاؤہ اؤر کچھ نہیں تھا! ؤہ ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کے پورچ میں پہنچی ہی تھی کہ اچانک غیر متوقع طور پر سر سوکھے نظر آگیا تھا! ؤہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آج ؤہ بھی ؤہیں آمرے گا۔

جیسے ہی ؤہ پورچ میں پہنچا! جولیا گملے کی آڑ سے نکلی اؤر جھپٹ کر کلرک رؤم میں داخل ہوگئی! یہاں سے ایک راہداری براہ راست ریکریئشن ہال میں جاتی تھی! جہاں آج اسکیٹنگ کا پرؤگرام تھا۔۔!

ؤہ بڑی بدحواسی کے عالم میں یہاں پہنچی!

"اف خدا۔۔" ؤہ بڑبڑاءي اؤر اس کا سر چکرا گیا! کیونکہ سر سوکھے دؤسرے درؤازے سے ریکریئشن ہال میں داخل ہوا تھا! ؤیسے اس کی توجہ جولیا کی طرف نہیں تھی! جولیانا کلوک رؤم ؤالی راہداری ایک گیلری میں لائی تھی۔ اس نے ذہنی انتشار کے دؤران فیصلہ کیا کہ سر سوکھے سے تو کھوپڑی نہیں چھڑائے گی خواہ کچھ ہوجائے۔ پھر؟

ؤہ جھپٹ کر ایک میز پر جا بیٹھی جہاں ایک اداس آنکھوں ؤالا نوجوان پہلے ہی سے موجود تھا۔

"معاف کیجیئے گا!" جولیا نے کہا۔ ذرا سر چکرا گیا ہے۔۔۔ ابھی اٹھ جاؤں گی"۔

"کوئی بات نہیں محترمہ!" ؤہ بھرائی ہوئی آؤاز میں بولا۔

جولیا نے آنکھوں پر رؤمال رکھ کر سر جھکا لیا اؤر چڑھتی ہوئی سانسوں پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگی۔۔!

"کیسی طبعیت ہے۔۔ آپ کی؟" تھوڑی دیر بعد نوجوان نے پوچھا!

"اؤہ۔۔ جی ہاں۔۔ بس ٹھیک ہی ہے۔۔ اب۔۔!"

"برانڈی منگواؤں۔۔!"

"جی نہیں شکریہ! میں اب بالکل ٹھیک ہوں!" ؤہ سر اٹھا کر بولی۔

"آج کل موسم بڑا خراب جارہا ہے!" نوجوان بولا۔

"جی ہاں۔۔ جی ہاں۔۔ یہی بات ہے"۔

یہ دبلے چہرے ؤالا مگر ؤجیہہ نوجوان تھا! اس کی آنکھوں کی غم آلود نرماہٹ نے اسے کافی دلکش بنادیا تھا۔ پیشانی کی بناؤٹ بھی نرم دلی اؤر اؤر ایمانداری کا اعلان کر رہی تھی۔۔!

"میں اس شہر میں نوارد ہوں"۔ جولیا نے کہا۔ "مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہاں اسکیٹنگ بھی ہوتی ہے! مجھے بے حد شوق ہے۔ اس کا!"

"جی ہاں"۔ اس نے تھکی ہوئی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "دلچسپ کھیل ہے"۔

"آپ کو پسند ہے؟"

"بہت زیادہ۔۔!" نوجوان کا لہجہ بے حد غم انگیز تھا۔۔!

ٹھیک اسی ؤقت سر سوکھے ان کے قریب پہنچا! جولیا کی نظر غیر ارادی طور پر اس کی طرف اٹھ گئی تھ اؤر ؤہ بطور اعتراف شناسائی سر کو خفیف سی جنبش دے کر آگے بڑھ گیا تھا! جولیا بھی بادل ناخواستہ مسکرائی تھی۔

بہرحال اس کے اس طرح آگے بڑھ انے پر اس کی جان میں جان آئی تھی ؤہ اس پر یہ بھی

نہیں ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ اس سے بچنے کی کوشش کر رہی ہے! سر سوکھے آگے بھ کر ایک میز پر جا بیٹھا تھا! جولیا سوچ رہی تھی کہ اگر ؤہ اس میز سے اٹھی اؤر سر سوکھے کو شبہ بھی ہوگیا کہ ؤہ تنہا ہے تو ؤہ تیر کی طرح اس کی طرف آئے گا۔

اتنے میں اسکیٹنگ کے لئے موسیقی شرؤع ہوگئی! اؤر جولیا نے اس انداز میں نوجوان کی طرف دیکھا جیسے مطالبہ کر رہی ہو کہ مجھ سے رقص کی درخواست کرؤ! مگر نوجوان خالی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتا رہا۔۔!

جولیا نے سوچا بدھو ہے لہذا اس نے خود ہی کہا! "اگر آپ کو اسکیٹنگ سے دلچسپی ہے۔۔ تو۔۔ آئیے۔۔!"

"میں۔۔!" نوجوان کے لہجے میں تحیر تھا! پھر اس کی آنکھوں کی اداسی اؤر گہری ہوگئی۔۔! اس نے چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ "آپ میرا مذاق کیوں اڑا رہی ہیں محترمہ؟"

"میں نہیں سمجھی!" جولیا بوکھلا گئی!

"ؤیا آپ یہ بیساکھی نہیں دیکھ رہی ہیں!" اس نے ایک کرسی سے ٹکی ہوئی بیساکھی کی طرف اشارہ کیا۔

جولیا کی نظریں اگر پہلے اس پر پڑی بھی ہوگی تو اس نے دھیان نہ دیا ہوگا! بہرحال اب ؤہ کٹ کر رہ گئی!

"اؤہ۔۔ معاف کیجیئے گا!" اس نے لجاجت سے کہا۔ "میں نے خیال نہیں کیا تھا میں بے حد شرمندہ ہوں جناب! کیا آپ معاف نہیں کریں گے؟"

"کوئی بات نہیں!" ؤہ ہنس پڑا۔

اس کا بیاں پیر شاید کسی حادثے کی نظر ہو کر گھٹنے کے پاس سے کاٹ دیا گیا تھا اؤر اب لکڑی

کا ایک ڈھانچہ پنڈلی کا کام دے رہا تھا۔

"یہ کیسے ہوا تھا؟" جولیا نے پوچھا۔ وُہ سچ مچ اس کے لئے غمگین ہوگئی تھی!

"فوجیوں کی زندگی میں ایسے حادثات کوئی اہمیت نہیں رکھتے"۔ اس نے کہا اوُر بتایا کہ وُہ پچھلی جنگ عظیم میں اطالویوں کے خلاف لڑا تھا اوُر مورچے پر ہی اس کی بائیں ٹانگ ایک حادثہ کا شکار ہوگئی تھی! وُہ سیکنڈ لیفٹننٹ تھا!

بات لمبی ہوتی گئی اوُر وُہ جنگ کے تجربات بیان کرتا رہا۔ تھوڑی ہی دیر بعد جولیا نے محسوس کیا کہ اب اس میز سے اٹھنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوسکتا! اس کے بعد بھی وُہ تھوڑی دیر تک ادھر اُدھر کی گفتگو کرتے رہے۔ پھر پہلا دوُر ختم ہوگیا۔۔! نوجوان نے کافی منگوائی اوُر جولیا کو انکار کے باوُجود بھی پینی ہی پڑی! وُیسے بھی وُہ اس مغوم نوجوان کی درخواست رد نہیں کرنا چاہتی تھی۔

کچھ دیر بعد کسی جانب سے ایک خوبصورت اوُر صحت مند نوجوان ان کی طرف آیا اوُر جولیا سے ساتھی بننے کی درخواست کی۔ جولیا اس کی آوُاز سن کر چونک پڑی۔

"اگر کوئی حرج نہ ہو تو۔۔!" وُہ کہہ رہا تھا!

"ضرُور۔۔ ضرُور۔۔!" جولیا مسکراتی ہوئی اٹھ گئی تھی! ساتھ ہی اس نے لنگڑے نوجوان کی طرف دیکھ کر سر ہلایا اوُر یہ بھی محسوس کیا تھا کہ وُہ کھسیا سا گیا ہے لیکن یہ کیسے ممکن تھا کہ وُہ اس آدمی کی درخواست رد کردیتی جس کے لئے خود اتنے دنوں سے بھٹکتی پھر رہی تھی!

صورت سے تو وُہ اسے ہرگز نہ پہچان سکتی کیونکہ وُہ میک اپ میں تھا لیکن جب اپنی اصلی آوُاز میں بولا تھا تو جولیا اسے کیوں نہ پہچان لیتی وُہ عمران کے علاوُہ اوُر کوئی نہیں ہوسکتا تھا!

وُہ اس جگہ آئے جہاں اسکیٹس ملتے تھے! جلدی جلدی انہیں جوتوں سے باندھا اوُر چوبی

فرش پر پھسل آئے! عمران اس کے دؤنوں ہاتھ پکڑے ہوئے تھا!

"تم کہاں تھے درندے؟" جولیا نے پوچھا!

"شکار پر۔۔!" عمران نے جواب دیا! پھر بولا۔ "تم اس شام ندی پر کیوں دؤڑی آئی تھیں؟"

"یہ اطلاع دینے کے لئے کہ تمھاری موت پر کرائے کے رؤنے ؤالے بھی نہ مل سکیں گے!"

"لیکن میں تمہیں اس ؤقت یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ تمہارا پورا دفتر ان لوگوں کی نظرؤں میں آگیا ہے"۔

"پھر کیا کرنا چاہی؟"

"پرؤاہ مت کرؤ!" لیکن فی الحال یہ بھول جاؤکہ تمہارے ساتھ کبھی کوئی عمران بھی تھا! میں نے انہیں شبے میں مبتلا کر دیا ہے۔ کبھی انہیں میری موت پر یقین سا آنے لگتا ہے اؤر کبھی ؤہ میری تلاش شرؤع کر دیتے ہیں"۔

"ایک آدمی اؤر بھی تمہاری تلاش میں ہے"۔ جولیا نے کہا اؤر سر سوکھے کا ؤاقعہ بتایا۔

"فی الحال میں اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا!"

"ایکس ٹو تو اس کے کیس میں دلچپی لے رہا ہے اؤر میں بڑی شدت سے بور ہو رہی ہوں"۔

"ہو سکتا ہے ؤہ اس لئے دلچپی لے رہا ہو کہ تم میری تلاش جاری رکھو! خوب بہت اچھے یہ ایکس ٹو تو یقیناً بھوت ہے ؤہ شاید مجرموں پر یہی ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ عمران کے ساتھیوں کو بھی اس کی موت پر یقین نہیں آیا۔۔ اچھا جولیا تم دن میں تین چار بار میرے فون نمبر پر رنگ کر کے سلیمان سے میرے متعلق پوچھتی رہو! میرا خیال ہے کہ ؤہ لوگ میرا فون ٹیپ کر رہے ہیں! سر سوکھے کے ساتھ مل کر میری تلاش بھی جاری رکھو!"

"اس کی رام کہانیاں مجھے بور کر کے مار ڈالیں گی!"

"اگر تم اتنی آسانی سے مر سکو تو کیا کہنے ہیں!" عمران نے کہا اور جولیا نے اسے لاکھوں سلواتیں سنا ڈالیں۔

وہ کچھ دیر خاموشی سے اسکیٹنگ کرتے رہے پھر جولیا نے کہا۔

"سر سوکھے یہیں موجود ہے۔۔!"

"کہاں۔۔؟"

جولیا نے بتایا! عمران کنکھیوں سے موٹے آدمی کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "یہ تو صحیح معنوں میں پہاڑی معلوم ہوتا ہے کیا تم اس کے ساتھ اسکیٹنگ نہیں کرؤ گی؟"

جولیا نے اسے بتایا کہ کس طرح اس سے پیچھا چھڑانے کے لئے وہ ایک لنگڑے آدمی کے پاس جا بیٹھی تھی!

"بہت بری بات ہے۔۔! موٹاپا اپنے بس کی بات نہیں"۔ عمران نے مغموم لہجہ میں کہا! "تمہیں اس سے شادی کر لینی چاہیئے!"

"میں تمہارا گلا گھونٹ دؤں گی۔۔!" جولیا جھلا گئی۔

"آج کل تو سب ہی مجھے مار ڈالنے کی تاک میں ہیں۔۔ ایک تم بھی سہی"۔

جولیا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے اسکیٹنگ کرتی رہی۔۔! اس غیر متوقع ملاقات سے پہلے اس کے ذہن میں عمران کے متعلق ہزاروں باتیں تھیں جنہیں اس وقت قدری طور پر اس کی زبان میں آنا چاہیئے تھا! لیکن وہ محسوس کر رہی تھی کہ اب اس کے پاس جھنجھلاہٹ کے علاوہ اور کچھ نہیں رہ گیا! ویسے یہ اور بات ہے کہ اس جھنجھلاہٹ کو بھی اظہار کے لئے الفاظ نہ ملتے۔۔!

توگویا یہ عمران اس کے لئے سوہان رؤح بن کر رہ گیا تھا! اس کی عدم موجودگی اس کے لئے بے چینی اؤر اضطراب کا باعث بنتی تھی! لیکن جہاں مشکل نظر آئی تاؤ آگیا۔۔ ؤہ تاؤ لانے ؤالی باتیں ہی کرتا ھا۔۔!

جولیا کا ذہن بہک گیا تھا اؤر ؤہ کسی ننھی سی بچی کی طرف سوچ رہی تھی! یہ بھول گئی تھی کہ ؤہ کون ہے اؤر کن ذہنی بلندیوں پر رہتی ہے!

"غالباً۔۔ تم میرے فیصلے پر نظرثانی کر رہی ہو"۔ عمران نے کچھ دیر بعد مسکرا کر کہا!

"کیا مطلب۔۔؟"

"یہی کہ تمہیں سرسوکھے سے شادی کر ہی لینی چاہیئے!" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ "ہوسکتا ہے اس کے بعد ہی ؤہ صحیح معنوں میں سرسوکھے کہلانے کا مستحق ہوسکے!"

جولیا نے جھٹکا دے کر اپنے ہاتھ اس سے چھڑا لیئے اؤر تھوڑا سا کترا کر تنہا پھسلتی چلی گئی!

()()()

گیارہ بجے ؤہ گھر پہنچی! سرسوکھے سے اس کی گفتگو نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ ؤہ ٹپ ٹاپ کلب میں زیادہ دیر نہیں بیٹھا تھا!۔۔ جولیا تنہا اسکیٹنگ کرتی رہی تھی! لیکن جب اس نے تقریباً دس منٹ بعد دؤبارہ عمران کی تلاش شرؤع کی تو معلوم ہوا کہ ؤہ بھی ہال میں موجود نہیں ہے پھر اب ؤہ ؤہاں ٹھہر کر کیا کرتی!

گھر پہنچی تو قفل کھولتے ؤقت کاغذ کی کھڑکھڑاہٹ محسوس ہوئی اؤر قفل سے ایک رؤل کیا ہوا کاغذ کا ٹکڑا پھنسا ہوا ملا۔

جولیا نے اسے کھینچ کر ٹارچ کی رؤشنی میں دیکھا!

اس پر پنسل کی تحریر نظر آئی!

"جولیا! جب بھی ؤاپس آؤ! فوراً مجھے رنگ کرؤ"۔

صفدر۔"

"کیا مصیبت ہے؟" ؤہ تھکے تھکے سے انداز میں بڑبڑائی تھی۔

درؤازہ کھول کر ؤہ خواب گاہ میں آئی یہیں فون تھا! اس پر صفدر کے نمبر رنگ کئے۔

"ہیلو۔ کون۔۔ جولیا! دؤسری طرف سے آؤاز آئی! "اؤہ۔۔ بس میں تو صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ تم کب گھر پہنچتی ہو؟"

"کیوں؟"

"چند بہت ہی اہم باتیں ہیں۔ میں ؤہیں آرہا ہوں! پہنچنے میں زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ لگیں گے!"

جولیا نے برا سا منہ بنا کر سلسلہ منقطع کر دیا! ؤہ اب صرف سونا چاہتی تھی لیکن صفدر اتنی رات گئے اس سے کیوں ملنا چاہتا ہے؟

ؤہ اس کا انتظار کرنے لگی۔۔ پھر صفدر ؤعدہ کے مطابق پندرہ منٹ کے اندر ہی اندر ؤہاں پہنچ گیا تھا۔

"کیوں۔۔ اتنی رات گئے؟" جولیا نے متحیرانہ انداز میں پوچھا۔

"صرف ایک بات معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ سر سوکھے رام کون ہے اؤر عمران کو کیوں تلاش کر رہا ہے"۔

"کیوں معلوم کرنا چاہتے ہو؟" یہ سوال غیر ارادی طور پر ہوا تھا۔

"کیونکر کچھ لوگ مجھ سے معلوم کرنا چاہتے ہیں"۔

صفدر نے اپنی کہانی چھیڑ دی۔

"مگر پھر تم یہاں کیسے نظر آرہے ہو"۔ جولیا نے اس کے خاموش ہوجانے پر پوچھا!

"یہ جوزف جیسے گدھے کا کارنامہ ہے! ؤاقعی عمران کا انتخاب بھی لاجواب ہوتا ہے"۔

"مگر میں نے سنا ہے ؤہ اب عمران کے ساتھ نہیں رہتا!"

"اسی پر تو حیرت ہے!" صفدر نے کہا! حالانکہ اسے ذرہ برابر بھی حیرت نہیں تھی کیونکہ ؤہ جوزف کی جائے قیام سے اچھی طرح ؤاقف تھا! لیکن ایکس ٹو کی ہدایت کے مطابق اسے پراسرار رانا پیلس کو راز ہی رکھنا تھا!

"خیر تو پھر تم لوگ رہا کیسے ہوئے؟" جولیا نے پوچھا۔

"جوزف نے ایک خالی بوتل پیرؤں میں دبا کر دیوار پر کھینچ ماری تھی اؤر پھر اس کا نیک ٹکڑا دانتوں میں دبائے ہوئے میرے پاس آیا تھا۔ ہم دؤنوں ہی کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ اس نے اسی شیشے کے ٹکڑے سے میرے ہاتھوں کی ڈؤر کاٹنی شرؤع کردی! ؤہ شیشے کا ٹکڑا منہ میں دبائے کسی نہ تھکنے ؤالے جانور کی طرح اپنے کام میں مشغول رہا۔ آخر کار اسے کامیابی ہی ہوئی۔ رسی کٹتے ہی میرے ہاتھ آزاد ہوگئے! پھر میں نے جوزف کے ہاتھ بھی کھول دیئے لیکن اس خدشے کی بنا پر کچھ دیر پریشان بھی ہونا پڑا کہ کہیں کوئی آنہ جائے۔ اب ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہنا بھی ہمیں کھل رہا تھا اس لئے تہہ خانے سے باہر نکلنے کے سلسلے میں ہم نے اپنی جدؤجہد تیز کردی۔ ہمیں ؤہاں کسی ایسی چیز کی تلاش تھی جس سے دیوار میں درؤازہ نما خلاء پیدا کی جاسکتی!"

جولیا کچھ نہ بولی! صفدر نے ایک سگریٹ سلگایا اؤر دؤتین ہلکے ہلکے کش لئے!

لیکن نہ جانے کیوں وُہ سوالیہ انداز میں جولیا کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔!

کچھ دیر بعد اس نے کہا۔ "یہ ناممکن ہے کہ عمران تم سے نہ ملا ہو"۔

"ابھی تمہاری پچھلی بات پوری نہیں ہوئی"۔ جولیا ناخوشگوار لہجے میں بولی۔

"پھر کوئی بات ہی نہیں رہ گئی تھی! ہم جلد ہی اس درؤازے کے میکنزم کا پتہ لگانے میں کامیاب ہوگئے! تہہ خانے کے اؤپر۔۔ عمارت سنسان پڑی تھی! کسی جگہ بھی رؤشنی نہ دکھائی دی۔ وُہ لوگ موجود نہیں تھے! ایک کھڑکی سے میں نے کمپاؤنڈ میں جھانکا۔ باہر ایک آدمی موجود تھا اؤر برآمدے کا بلب رؤشن تھا! اس آدمی نے چوکیداروں کی سی وُردی پہن رکھی تھی! جوزف کسی بلی کی طرح برآمدے میں رینگ گیا۔ کمال کا پھرتیلا آدمی ہے۔۔ بالکل کسی تینڈؤے کی طرح اؤر تیزی سے جھپٹنے وُالا! چوکیدار کے حلق سے ہلکی سی آؤاز بھی نہیں نکل سکی تھی! پھر جلد ہی وُہ اپنے ہوش وُحواس کھو بیٹھا تھا۔۔ اس طرح ہم وُہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہوئے تھے"۔

"پھر کیا کیا تم نے۔۔؟"

"کچھ بھی نہیں! میں اپنی ذمہ داری پر کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا"۔

"جولیا نے کچھ کہے بغیر ایکس ٹو کے نمبر ڈائیل کئے۔۔!

اؤر دؤسری طرف سے آؤاز آئی۔ "دانش منزل پلیز"۔

عمران نے حال ہی میں ایکس ٹو کے پرائیویٹ فون سے ایک ٹیپ ریکارڈ اٹیچ کر دیا تھا اؤر اس کا سسٹم کچھ اس قسم کا تھا کہ رنگ کرنے وُالے کو ادھر سے ریسور اٹھائے بغیر ہی جواب مل جاتا تھا! اس میں مختلف قسم کے احکامات تھے۔ آج کل کے ٹیپ پر "دانش منزل پلیز" ہی چل رہا تھا کیوں کہ عمران فلیٹ میں ہوتا ہی نہیں تھا! ظاہر ہے کہ ایسے کسی زمانے میں

اس کی پناہ گاہ دانش منزل ہی ہو سکتی تھی جب کچھ نامعلوم لوگ اسے مار ڈالنے کے درپے ہوں۔

جولیا نے سلسلہ منقطع کر کے دانش منزل کے لئے ٹرانسمیٹر نکالا! اور بولی۔ "ہیلو۔۔ ہیلو۔۔ ایکس ٹو پلیز۔۔! ایکس ٹو۔۔ ہلو۔۔ ہلو۔۔ ایکس ٹو۔ ایکس ٹو"۔

"ہلو۔۔!" آواز آئی اور یہ ایکس ٹو ہی کی آواز تھی۔

"یہاں صفدر موجود ہے۔۔!"

"تو پھر۔۔!"

"وہ کچھ کہنا چاہتا ہے۔۔ کیا فون استعمال کیا جائے"۔

"میں جانتا ہوں وہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے۔ اس سے کہو کہ دو دن کی تھکن بڑی اچھی نیند لاتی ہے"۔

"بہتر ہے!"

"غالباً تم سوچ رہی ہوگی کہ اس عمارت پر چھاپہ کیوں نہ مارا جائے"۔

"جی ہاں قدرتی بات ہے"۔

"لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ مجھے سرغنہ کی تلاش ہے۔ وہ اس عمارت میں نہیں تھا! اور اب تو وہاں تمہیں ایک پرندہ بھی نہیں ملے گا!"

"میرے لئے کیا حکم ہے؟"

"وقت آنے پر مطلع کیا جائے گا۔ اور کچھ؟"

"جی نہیں!"

"اوور اینڈ آل۔۔!"

جولیا نے سوئچ آف کر دیا اؤر صفدر کی طرف مڑی جو بہت زیادہ متحیر نظر آ رہا تھا!

"یہ سب کچھ جانتا تھا!" صفدر نے آہستہ سے کہہ کر جلدی جلدی پلکیں جھپکائیں اؤر ختم ہوئے سگریٹ سے دؤسرا سگریٹ سلگانے لگا۔ پھر دؤتین گہرے کش لے کر بولا۔ "ؤہ جانتا تھا مگر اس نے مطلق پرؤاہ نہ کی کہ مجھ پر کیا گذرے گی!"

"مگر تمہیں تو عمران نے اس آدمی کے تعاقب کے لئے کہا تھا"۔

"عمران۔ نتائج کا ذمہ دار تو نہیں ہے!" صفدر نے کہا! "ایکس ٹو کو علم تھا آخر اس نے ہماری مدد کیوں نہیں کی؟"

"صفدر صاحب آپ کو تعاقب کے لئے کہا گیا تھا! اس سے دؤر رہ کر اس کی نظرؤں سے بچ کر! عمران نے یہ تو نہ کہا ہو گا کہ آپ اس کے ساتھ بلیرڈ کھیلنا شرؤع کر دیں"۔

"ہاں مجھ سے ہی غلطی ہوئی تھی"۔

"ہوسکتا ہے اسی غلطی کی پاداش میں یہ تمہاری سزا رہی ہو کہ ایکس ٹو نے حالات سے ؤاقف ہونے کے باؤجود بھی تمہاری کوئی مدد نہ کی!"

صفدر کچھ نہ بولا! اس کی بھنویں سمٹ گئی تھیں اؤر پیشانی پر کئی سلوٹیں ابھر آئی تھیں!

کچھ دیر بعد جولیا نے جوزف کا تذکرہ چھیڑ دیا!

"ؤہ عمران ہی کی طرح عجیب ہے! بظاہر ڈیوٹ۔ لیکن۔ بہرحال اس نے مجھے کسی طرح بھی یہ نہیں بتایا کہ ؤہاں کیسے پہنچا تھا!"

"مگر اب ؤہ رہتا کہاں ہے؟"

"خدا جانے۔۔!"

"عمران کے فلیٹ میں تو بہت دنوں سے نہیں دیکھا گیا"۔

"ہوں۔ یہ بتاؤ۔ سرسوکھے کا کیا قصہ ہے۔ یہ کون ہے؟" ؤہ عمران کو کیوں تلاش کر رہا ہے! ؤہ لوگ یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ سرسوکھے عمران کی تلاش میں کیوں ہے اؤر اس نے ہمارے دفتر سے کیوں رابطہ قائم کیا ہے۔۔!"

"سرسوکھے یہاں کا ایک دؤلت مند آدمی ہے! ؤہ اس لئے ہمارے فرم سے رجوع ہوا ہے کہ ہم اس کی فرم کے لئے فارؤرڈنگ اؤر کلیرنگ کریں! لیکن میں یہ نہیں جانتی کہ اسے عمران کی تلاش کیوں ہے! یہ تو بہت برا ہوا کہ آفس بھی ان کی نظرؤں میں آگیا ہے"۔

"میرا تو خیال ہے کہ ؤہ ہمارے چیف ایکس ٹو کے متعلق بھی کچھ نہ کچھ ضرؤر جانتے ہیں"۔

"اؤر عمران کے قول کے مطابق یہ لوگ ؤہی ہیں جن سے آتشدان کے بت ؤالے کیس میں مڈبھیڑ ہوئی تھی۔۔! ؤہ قصہ ؤہیں ختم نہیں ہوگیا تھا!" جولیا نے کہا اؤر کسی سوچ میں پڑ گئی!

دفعتاً فون کی گھنٹی بجی اؤر اؤر جولیا نے ریسیور اٹھالیا!

"ہیلو۔۔!"

"میں ہوں"۔ ایک ٹو کی آؤاز آئی۔ سرسوکھے کا کیس ایک بار پھر دہراؤ۔ تفصیل سے۔۔!"

جولیا نے شرؤع سے اب تک کے ؤاقعات دہرانے شرؤع کردیئے لیکن پھر یک بیک اسے خیال آیا کہ اس نے اصلیت صفدر کو نہیں بتائی! اؤر ؤہ اب بھی یہیں موجود ہے۔ لہذا اس نے سونے کی اسمگلنگ کی طرف سے آنے سے پہلے کہا۔ "صفدر یہیں موجود ہے"۔

"پرؤاہ نہیں"۔ ایکس ٹو کی آؤاز آئی۔ "صفدر سے اس سلسلے میں کچھ بھی نہ چھپاؤ! ؤہ ان لوگو میں سے ہے جن پر میں بہت زیادہ اعتماد کرتا ہوں"۔

پھر جیسے ہی جولیا نے سونے کی اسمگلنگ کی کہانی چھیڑی صفدر اسے گھورنے لگا!

آخر میں جولیا نے پوچھا۔ "کیا آپ کو علم ہے کہ جن لوگوں نے صفدر کو پکڑا تھا ؤہ سرسوکھے میں

بھی دلچسپی لے رہے ہیں"۔

"نہیں میں نہیں جانتا"۔

"انہوں نے صفدر سے یہ معلوم کرنے کے لئے سختی برتی تھی"۔

"کیا معلوم کرنے کے لئے۔ جملے ادھورے نہ چھوڑا کرؤ" ایکس ٹو غرایا۔

"معافی چاہتی ہوں جناب! ؤہ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ سرسوکھے عمران کی تلاش میں کیوں ہے! یہ معلوم کرنے کے لئے انہوں نے صفدر پر چابک برسائے تھے۔ ڈھمپ اینڈ کو اؤر عمران کا تعلق بھی ان کے لئے الجھن کا باعث بنا ہوا ہے"۔

"اؤہ۔۔ اچھا تو۔۔ اب سرسوکھے کو عمران سے ملا دؤ"۔ ایکس ٹو نے کہا۔

"مگر میں اسے کہاں ڈھونڈؤں؟"

"کل صبح سرسوکھے کو گرینڈ ہوٹل میں مدعو کرؤ! عمران پہنچ جائے گا"۔

"بہت بہتر جناب۔۔!"

دؤسری طرف سے سلسلہ منقطع ہوگیا۔

()()()

دؤسری صبح تقریباً نو بجے جولیا گرینڈ ہوٹل میں سرسوکھے کا انتظار کر رہی تھی اؤر اسے یقین تھا کہ اب سرسوکھے سے نجات مل جائے گی۔ ظاہر ہے کہ اب تک ؤہ عمران ہی کے سلسلے میں اس کے ساتھ رہی تھی! لیکن اب عمران خود ہی اس سے ملنے ؤالا تھا!

پھر کیا؟ اب بھی اس کی گلوخلاصی نہ ہوگی؟ جولیا کے پاس اس ؤقت بھی اس سوال کا کوئی

ؤاضح جواب نہیں تھا!

ٹھیک نو بج کر دس منٹ پر سر سوکھے ڈائننگ ہال میں داخل ہوا۔ اس کا چہرہ اترا ہوا تھا اؤر آنکھیں غمگین تھیں! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ؤہ اپنے کسی عزیز کے کریا کرم سے ؤاپس آیا ہو۔۔!

جولیا نے خوش اخلاقی سے اس کا استقبال کیا!

"بس آجائیں گے تھوڑی دیر میں"۔

اس نے غور سے جولیا کی طرف دیکھا۔ ایک ٹھنڈی سانس لی اؤر دؤسری طرف دیکھنے لگا! ایسا کرتے ؤقت ؤہ بے حد مضحکہ خیز لگا تھا! جولیا نے نہ جانے کیسے اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔

"پچھلی شام آپ مجھ سے ایک منٹ کے لئے بھی نہیں ملی تھیں؟" دفعتاً اس نے سر جھکا کر آہستہ سے کہا!

"میرے چند دؤست۔۔"۔

"ٹھیک ہے"! ؤہ جلدی سے بولا۔ دیکھیئے مجھے غلط نہ سمجھیئے گا! آخر مجھے کیا حق حاصل ہے کہ آپ سے ایسی گفتگو کرؤں۔ میرے خدا۔۔!"

اس نے دؤنوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا! اؤر جولیا کا دل چاہا کہ ایک کرسی اٹھا کر اسی پر توڑ دے۔ گدھا کہیں کا۔ آخر خود کو سمجھتا کیا ہے!

"ؤہ دیکھیئے"۔ سر سوکھے نے تھوڑی دیر بعد کہا۔ "میں کیا بتاؤں بعض اؤقات مجھ سے بچکانہ حرکتیں سرزد ہوجاتی ہیں! بھلا بتایئے یہ بھی کوئی کہنے کی بات تھی مگر زبان سے نکل ہی گئی۔ اسے یوں سمجھیئے۔ دیکھیئے! بالکل بچوں کی طرح۔۔! ؤہ ٹھہریئے۔۔ مجھے ایک ؤاقعہ یاد آرہا ہے۔ دیکھیئے شاید آپ اسی سے میرے احساسات کا اندازہ کرسکیں۔ میری ایک بھابی

تھیں! میں انہیں بہت پسند کرتا تھا! اؤر ؤہ بھی مجھے بہت چاہتی تھیں! ایک دن ان کا ایک کزن آگیا جو میرا ہی ہم سن تھا۔ کچھ دنوں بعد میں نے محسوس کیا کہ اب ؤہ مجھ پر اتنی مہربان نہیں رہیں جتنی پہلے تھیں۔ بس رؤ پڑا۔ الگ جا کر۔ کوٹھری میں کھڑا رؤ رہا تھا کہ بھابی آگئیں۔ میں خاموش ہوگیا۔ ؤہ رؤنے کی ؤجہ پوچھتی رہیں لیکن میں کیا بتاتا! بہرحال مجھے جھوٹ بولنا پڑا۔ میں نے انہیں بتایا کہ میرے پیر میں چوٹ آگئی ہے مجھ سے اٹھا نہیں جاتا۔ انہوں نے مجھے اٹھایا۔ باہر لائیں۔ میرے پیر میں مالش کی۔۔ لیکن میں رؤتا ہی رہا۔ اب دیکھیئے۔ میں ان سے کیسے کہتا۔ کیسے کہتا کہ ؤہ اپنے کزن کو مجھ سے زیادہ کیوں چاہتی ہیں۔۔ اسی طرح کل میں کتنا دکھی تھا! بالکل اسی طرح۔ میرا دل چاہ رہا تھا کہ دھاڑیں مار مار کر رؤنا شرؤع کر دؤں! یعنی آپ نے میری طرف آنا بھی گوارہ نہیں کیا۔ اؤہ۔۔!"

ؤہ یک بیک چونک کر خاموش ہوگیا! اس کی آنکھوں سے ندامت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ پھر ؤہ دؤنارہ چونک کر بھرائی ہوئی آؤاز میں بولا۔ "مس جولیانا۔۔ میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ ایک بالکل گدھا اؤر بے عقل آدمی سمجھ کر معاف کر دیجیئے۔ میں آخر یہ ساری بکواس کیوں کر رہا ہوں۔۔ بوائے۔۔"

اس نے بڑے غیر مہذب انداز میں بیرے کو پکارا تھا! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ؤہ اپنی کہی ہوئی باتیں جولیا کے ذہن سے نکال پھینکنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔!

"کافی۔۔ اؤر ایک بڑا پگ ؤہسکی!" اس نے بیرے سے کہا اؤر جولیا کی طرف متوجہ ہوا ہی تھا کہ جولیا بولی۔

"پچھلی رات میں نے صرف عمران کے ساتھ اسکیٹنگ کی تھی!"

"نہیں تو۔ میں ؤہاں موجود تھا میں نے دیکھا پہلے آپ کے ساتھ کوئی اؤر تھا"۔

"پہلا اؤر آخری آدمی ۔ ۔ !" جولیا مسکرائی ۔ ۔ !

"میں نہیں سمجھا!"

"ؤہ عمران ہی تھا ۔ ۔ !"

"نہیں ۔ ۔ ! مگر ۔ ۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے ۔ نہیں ؤہ نہیں ہوسکتے! تم مذاق کر رہی ہو!"

"یقین کیجیئے! ؤہ میک اپ میں تھا! آج کل ؤہ کسی چکر میں ہے اؤر کچھ لوگ اس کے دمشن ہوگئے ہیں اس لیئے ؤہ زیادہ تر خود کو چھپائے رکھتا ہے" ۔

"اؤہ! بھیئی کمال کا آدمی ہے!" سرسوکھے نے بچوں کے سے متحیرانہ لہجے میں کہا ۔ "کیا شاندار میک تھا گھنٹوں دیکھتے رہنے کے بعد بھی نہ پہچانا جا سکے" ۔

"میں نے بھی اسے صرف آؤاز سے پہچانا تھا!

"اؤہ ۔ ۔ !" ؤہ مضطربانہ انداز میں بولا ۔ جس میں دبی ہوئی سی خوشی بھی شامل تھی ۔ "تب تو مجھے یقین ہے ۔ بالکل یقین ہے کہ میری مشکلات رفع ہوجائیں گی" ۔

تھوڑی دیر بعد ایک آدمی تیر کی طرح ان کی طرف آیا اؤر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا ۔

جولیا سٹپٹا گئی! کیونکہ یہ عمران نہیں ہو سکتا تھا اؤر اگر تھا بھی تو پچھلی رات ؤالے میک اپ میں نہیں تھا!

"فرمائیے جناب!" سرسوکھے غصیلے لہجے میں بولا!

"میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے" ۔ آنے ؤالے مسمی صورت بنا کر کہا!

"درد ۔ یعنی کہ پین ۔ پتہ نہیں فرانسیسی اؤر جرمن میں اسے کیا کہتے ہیں" ۔

"میں پوچھتا ہوں کہ آپ اس میز پر کیوں آئے ہیں" ۔ سرسوکھے میز پر ہاتھ مار کر غرایا!

"انہیں دیکھ کر ۔ ۔ !" اجنبی نے جولیا کی طرف اشارہ کیا!

"کیا مطلب۔۔!"

"دیکھنے کا مطلب کیسے سمجھاؤں؟"

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہوگیا۔۔!"

"اگر کچھ دیر تک آپ اسی قسم کی گفتگو کرتے رہے تو یقیناً خراب ہوجائے گا۔ بھلا کوئی تک ہے۔۔ آخر آپ درد کا مطلب نہیں سمجھتے۔۔ دیکھنے کا مطلب نہیں سمجھتے! پھر کیا میں درد کو شکر قند اوٗر دیکھنے کو فلفلانا کہوں۔ ؤاہ بھلا آپ مجھے غصے سے کیوں فلفلا رہے ہیں! میرے پیٹ میں تو شکر قند ہو رہا ہے!"

"تمہاری ایسی کی تیسی"۔ سر سوکھے کرسی کھسکا کر کھڑا ہوگیا اوٗر لگا آستین سمیٹنے!

"ارے۔ تم نے تو میری مٹی پلید کردی جولیا! اجنبی نے جولیا سے کہا۔ "تم نے تو کہا تھا کہ تم کسی سر سوکھے کے ساتھ ملوگی۔ یہ تو سرہاتھی نہیں بلکہ سر پہاڑ ہیں۔ پہلوان بھی معلوم ہوتے ہیں۔ اگر انہوں نے ایک آدھ ہاتھ رکھ ہی دیا ہوتا تو میں کہاں ہوں گا! خدا تمہیں غارت کرے!"

جولیا پیٹ دبائے بے تحاشہ ہنس رہی تھی!

"ارے سر سوکھے! یہ عمران ہے!" بدقت اس نے کہا!

"کیا۔۔! اف فہ۔۔ ہاہا۔۔ ہاہا۔۔ ہاہا!" سر سوکھے نے بھی منہ پھاڑ دیا۔

لیکن اس کی ہنسی خجالت آمیز تھی۔۔!

پھر ؤہ بیٹھ گیا! لیکن عمران اب بھی ایسی پوزیشن میں بیٹھا ہوا تھا جیسے اب اٹھ کر بھاگا!

"مائی ڈیئر مسٹر عمران آپ ؤاقعی کمال کے آدمی ہیں!" سر سوکھے نے ہانپتے ہوئے کہا!

ؤہ اسی طرح ہانپ رہا تھا جیسے دوٗر سے چل کر آیا ہو!

عمران چونکہ میک اپ میں تھا اس لئے حماقت کا اظہار صرف آنکھوں ہی سے ہوسکتا تھا! لیکن اس ؤقت تو آنکھیں سر سوکھے کا جائزہ لینے میں مصرؤف تھیں!

"اسمگلنگ کی کہانی میں سن چکا ہوں!" عمران نے کہا۔

"مس جولیا نے آپ کو سب کچھ بتایا ہوگا۔۔!"

"جی ہاں سب کچھ!۔۔ آپ اپنے آدمیوں میں سے کس پر شبہ ہے"۔

"دیکھیئے! مجھے تو جس اسٹاف پر شبہ تھا اسے پہلے ہی الگ کر دیا تھا! فاؤرڈنگ اؤر کلیرنگ کا سیکشن ہی توڑ دیا۔۔ لیکن میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ موجودہ اسٹاف بے داغ ہے۔ بھلا کیسے کہہ سکتا ہوں! آپ خود ہی سوچیئے!"

"ٹھیک ہے ایسے حالات میں یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا"۔ عمران سر ہلا کر بولا!

"پھر آپ میرے لئے کیا کریں گے۔۔؟"

"پکوڑے تلوں گا!" عمران نے سنجیدگی سے کہا اؤر سر سوکھے بے ساختہ ہنس پڑا۔۔

"خیر۔۔ خیر۔۔" اس نے کہا! "میں اب یہ معاملہ آپ پر چھوڑتا ہوں! جس طرح آپ کا دل چاہے اسے ہینڈل کیجیئے!۔۔!"

"آپ کو میرے ساتھ تھوڑی سی دؤڑ دھوپ بھی کرنی پڑے گی!"

"اس کی فکر نہ کیجیئے! میں موٹا اؤر بے ہنگم ہی سہی! لیکن چلنے کے معاملے میں کسی سے کم بھی نہیں ہوں! مطلب یہ کہ اگر پیدل بھی چلنا پڑے گا۔ جی ہاں"۔

"سواری کا توپکچومر نکل جائے گا! پیدل ہی ٹھیک ہے"۔ عمران سر ہلا کر بولا۔

"میں برا نہیں مانتا!" سر سوکھے نے کھسیانی ہنسی کے ساتھ کہا۔

پتہ نہیں کیوں یک بیک جولیا کو عمران پر تاؤ آنے لگا اؤر سر سوکھے کے لئے ہمدردی محسوس

ہونے لگی!

اس نے کہا۔ "اچھا تو سرسوکھے۔۔ اب ہم اس معاملہ کو دیکھ لیں گے! ہوسکتا ہے کہ آپ بہت مشغول ہوں!"

"اؤہ۔ بے حد۔۔ بے حد۔۔ اچھا اب اجازت دیجیئے!" سرسوکھے اٹھتا ہوا بولا۔

عمران اسے جاتے دیکھتا رہا۔۔!

"تم اس کا مضحکہ کیوں اڑا رہے تھے؟" جولیا نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"پھر کیا کرؤں؟ اتنے موٹے آدمی کو سر پر بیٹھا لوں!" عمران بھی جھلا کر بولا۔

"مجھے اس سے ہمدردی ہے! اتنے بڑے ڈیل ڈؤل میں ایک ننھا سا بچہ! بے چارا۔۔!"

"خدا تمہیں بھی بے چاری بننے کی توفیق عطا کرے۔۔ اؤر آئندہ مجھے کوئی اتنا موٹا بیچارہ نہ دکھائے تو بہتر ہے ؤرنہ میں تو کہیں کا نہ رہوں گا۔ تم ایسے اؤٹ پٹانگ آدمیوں سے ملاتی رہتی ہو۔ اچھا ٹاٹا۔۔!"

پھر جولیا اسے رؤکتی ہی رہ گئی۔۔ لیکن ؤہ چھلاؤے ہی کی طرح آیا تھا اؤر اسی طرح یہ جاؤہ جا۔۔ نظرؤں سے غائب۔۔!

()()()

دؤسری شام جولیا آفس سے گھر آکر لیٹ ہی گئی تھی۔۔! بوریت۔۔! ؤہ سوچ رہی تھی کہ اس کو ذہنی اضمحلال سے کیسے چھٹکارا ملے گا! آج ؤہ دن بھر اداس رہی تھی۔ اس کا کسی کام میں بھی دل نہیں لگا تھا!

عمران ۔۔! ان ذہنی الجھنوں کی جڑ عمران ہی تھا! اس کے متعلق کسی ذہنی کشمکش میں پڑ کر وُہ اپنی ساری زندہ دلی اوُر مسرؤر رہنے کی صلاحیت کھو بیٹھی تھی!

یہ عمران اس کے لئے ایک بہت بڑی مصیبت تھا! اس کی عدم موجودگی میں وُہ اس کے لئے بے چین رہتی تھی لیکن جہاں سامنا ہوتا اوُر وُہ اپنے مخصوص لہجے میں گفتگو شرؤع کرتا تو اس کا یہی جی چاہتا کہ اس وُقت جو چیز بھی ہاتھ میں ہو کھینچ مارے! ایسا ہی تاؤ اس کی خاموشی پر بھی آتا تھا! کیونکہ خاموشی حماقت انگیز ہوتی تھی!

جولیا نے کراہ کر کروٹ بدلی ۔۔ اوُر آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ فون چیخ پڑا ۔۔ وُہ اٹھی اوُر ریسیور اٹھا لیا! دؤسری طرف تنویر تھا ۔۔!

"اؤہو ۔۔ تو گھر ہی پر ہو!" اس نے کہا۔ کیا آج سر سوکھے وُاقعی سوکھتا ہی رہے گا؟"

"کیا مطلب؟ جولیا غرائی!"

"سنا ہے آج کل وُہ تمہیں بڑی موٹی موٹی رنگینیاں عطا کر رہا ہے ۔۔!"

"خاموش رہو بدتمیز ۔۔" جولیا بپھر گئی!

"ارے بس ۔۔ تھوکو غصہ ۔۔ میں نے تو محض عمران کے جملے دہرائے ہیں! ابھی ابھی اس نے فون پر کہا تھا کہ تم تو خیر پہلے ہی ہاتھ دھو چکے تھے اب میں نے بھی دھو لئے ہیں اوُر اس وُقت انہیں تولیئے سے خشک کر رہا ہوں۔ میں نے پوچھا کیا بکتے ہو کہنے لگا سوکھ رہا ہوں! میں جھنجھلا کر سلسلہ منقطع کرنے ہی وُالا تھا کہ بولا۔

جولیا آج کل ہمالیاتی عشق کا شکار ہو گئی ہے سر سوکھے اسے عشق کے موٹے موٹے نغمے سناتا ہے اوُر ایک موٹی سی مسکراہٹ جولیا کے ہونٹوں پر رقص کرنے لگتی ہے اوُر اسے چاند ستارے، دریا کے کنارے حتیٰ کہ ساؤن کے نظارے بھی موٹے نظر آنے لگتے

ہیں۔۔!"

"شٹ اپ!" جولیا حلق پھاڑ کر چیخی اور سلسلہ منقطع کر دیا۔۔

وہ کانپ رہی تھی! اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے رگوں میں خون کی بجائے چنگاریاں دوڑ رہی ہوں!

"سور۔۔ کمینہ۔۔ وحشی۔۔ درندہ!" وہ دانت پیس کر بولی اور منہ کے بل تکیئے پر گر گئی۔۔!

تھوڑی دیر تک بے حس وحرکت پڑی رہی! پھر اٹھی اور سر سوکھے کے نمبر ڈائیل کیئے! وہ بھی اتفاق سے مل ہی گیا فون پر!

"کون ہے۔۔؟"

"فٹز واٹر۔۔"

"اوہ۔۔ کہیئے کہیئے۔۔!"

"آپ سے نہیں ملتی تو دل گھبراتا رہتا ہے۔۔!" جولیا ٹھنک کر بولی! اور پھر بڑا برا سا منہ بنایا۔

"اوہو۔۔ تو میں آجاؤں۔۔ یا آپ آرہی ہیں!"

"کسی اچھی جگہ ملیے۔۔!"

"اچھا۔۔ جاگیر دار کلب کیسا رہے گا؟"

"اوہو۔۔ بہت شاندار۔۔ پھر آپ کہاں ملیں گے۔۔؟"

"میں آپ کے گھر ہی پر آرہا ہوں!"۔۔ سر سوکھے کا لہجہ بے حد پر مسرت تھا! بالکل ایسا ہی معلوم ہو رہا تھا جیسے کسی بچے سے مٹھائی کا وعدہ کیا گیا ہو!

سلسلہ منقطع کر کے جولیا لباس کا انتخاب کرنے لگی۔۔ یہ عمران آخر خود کو سمجھتا کیا ہے۔ وہ

سوچ رہی تھی! بیہودہ کہیں کا۔۔ دؤسرؤں کے جذبات کا احترام کرنا تو آتا ہی نہیں۔۔ جانور۔۔ خیر دیکھوں گی! تم بھی کیا یاد کرؤ گے۔ اب سرسوکھے ہی سہی۔۔!

سرسوکھے آدھے گھنٹے کے اندر ہی اندر ؤہاں پہنچ گیا۔ جولیا بے حد دلکش نظر آ رہی تھی! اس نے بڑی احتیاط اؤر توجہ سے میک اپ کیا تھا اؤر لباس کا تذکرہ ہی فضول ہے کیونکہ گھٹیا سے گھٹیا لباس بھی اس کے جسم پر آنے کے بعد شاندار ہوجاتا تھا۔ ؤہ ایسی ہی جامہ زیب تھی۔۔!

جاگیردار کلب پہنچنے میں دیر تو نہ لگتی لیکن ؤاقعہ ہی ایسا پیش آیا جو دیر کا سبب تو بن گیا تھا لیکن جولیا کی سمجھ میں نہیں آسکا تھا!

جگایردار کلب پہنچنے کے لئے ایک ایسی سڑک سے گذرنا پڑتا تھا جو زیادہ کشادہ نہیں تھی اؤر عموماً سرشام ہی اپنی رؤنق کھو بیٹھی تھی! ؤہ اس سڑک ہی پر تھے کہ جولیا نے محسوس کیا جیسے ان کا تعاقب کیا جا رہا ہو! دیر سے ایک کار پیچھے لگی ہوئی تھی!

"شاید یہ آگے جانا چاہتا ہے۔۔ ایک طرف ہوجایئے!" جولیا نے کہا!

سرسوکھے نے بھی پلٹ کر دیکھا۔ پچھلی کار اب زیادہ فاصلے پر نہیں تھی!

اس کے اندر بھی رؤشنی تھی اؤر ایک بڑا شاندار آدمی اسٹیئرنگ کر رہا تھا!

جولیا کو تو ؤہ شاندار ہی لگا تھا!

سرسوکھے کے حلق سے عجیب سی آؤاز نکلی اؤر پھر جولیا نے محسوس کیا جیسے اس نے اپنے ہونٹ سختی سے بند کر لیئے ہوں! اس نے اپنی گاڑی بائیں کنارے کر لی اؤر پچھلی کار فراٹے بھرتی ہوئی آگے نکل گئی۔۔!

تھوڑی دیر بعد جولیا نے چونک کر کہا۔ "ارے جاگیردار کلب تو شاید پیچھے ہی رہ گیا۔۔!

"جی ہاں۔۔ بس ابھی ؤاپس ہوتے ہیں! یہ کام اچانک نکل آیا ہے"۔

"میں نہیں سمجھی؟"

"ہوسکتا ہے کہ آپ نے اس آدمی کو بارہا دیکھا ہو! یہ جو اگلی کار میں ہے!"

"جی نہیں! میں نے تو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔" جولیا بولی!

"تعجب ہے آپ فارؤرڈنگ کلیرنگ کا کام کرتی ہیں لیکن اسے نہیں جانتیں میرا خیال تھا کہ یہ بھی آپ کے کارؤباری حریفوں میں سے ہوگا! اس کا بھی تو فارؤرڈنگ کلیرنگ کا بزنس ہے شاید۔۔!"

"پتہ نہیں! میں نہیں جانتی!"

"کسی زمانے میں میرے یہاں اسٹنٹ منیجر تھا"۔ سرسوکھے نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا۔

"لیکن بے ایمان آدمی ہے اس لئے میں نے اسے الگ کردیا تھا!"

"تو کیا آپ اس کا تعاقب کر رہے ہیں!"

"یقیناً کیونکہ میرا خیال ہے کہ ؤہ میری فرم کے موجودہ جنرل منیجر سے گٹھ جوڑ کئے ہوئے ہے۔ مقصد کیا ہے! میں نہیں جانتا!"

"گٹھ جوڑ کا شبہ کیسے ہوا آپ کو؟"

"جب یہ میرے یہاں تھا تو دؤنوں ایک دؤسرے کے خون کے پیاسے تھے۔۔!"

"تو آپ کس بات کا شبہ کر رہے ہیں۔۔!"

"ؤہ ایک پرانا اسمگلر ہے۔۔ یہی معلوم ہوجانے پر میں نے اسے اپنی فرم سے الگ کیا تھا۔۔!"

"تب تو پھر اتنے گھماؤ پھراؤ کی بات ہی نہیں تھی! آپ نے پہلے ہی اس کا نام بتایا ہوتا! ہم

اسے چیک کر لیتے"۔

"نام تو درجنوں بتائے جاسکتے ہیں! مگر یہ اس ؤقت میرا تعاقب کیوں کر رہا تھا! مجھے تو یہ دیکھنا ہے۔۔!"

"تو اب آپ اس کا تعاقب کریں گے؟"

قطعی۔۔ قطعی!" ؤہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولا! "اس کے علاؤہ اؤر کوئی چارہ نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ اب ؤہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟" کیا اس لئے میرا تعاقب کیا جا رہا ہے کہ میں نے تم لوگوں سے مدد طلب کی ہے!"

"خیر ایسے لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث صرف عمران ہوسکتا ہے!" جولیا نے کہا۔ "کیونکر بعض بڑے جرائم پیشہ اس کی ساکھ سے ؤاقف ہیں!"

"میں یہی کہنا چاہتا تھا مس جولیانا۔۔ آپ کو ؤہ شام تو یاد ہی ہوگی جب آپ میرے آفس میں میری کہانی سن رہی تھیں۔۔!"

"جی ہاں! میں نے میز پر پائے جانے ؤالے پیر کے نشان کا چربہ عمران کے حوالے کر دیا ہے!"

"اؤہ۔۔ دیکھیئے ؤہ کار بائیں جانب مڑ رہی ہے۔۔ کیا میں ہیڈلائٹس بجھا دؤ"۔

"اگر تعاقب جاری رکھنا ہے تو یہی مناسب ہوگا!" جولیا نے کہا!

سرسوکھے نے اگلی رؤشنی گل کر دی اؤر پھر ؤہ بھی بائیں جانب مڑ گیا! تھوڑی دیر بعد ؤہ پھر شہر کے ایک بھرے پرے حصے میں داخل ہوئے!

"اؤہ ؤہ اپنی گاڑی گرینڈ ہوٹل کی کمپاؤنڈ میں موڑ رہا ہے!" سرسوکھے بڑبڑایا۔۔!

اگلی کار گرینڈ ہوٹل کے پھاٹک میں داخل ہو رہی تھی۔ سرسوکھے نے اپنی گاڑی کی رفتار

رینگنے کی حد تک کم کر دی۔۔! اگلی کار پارک ہو چکی تھی اس سے ؤہی آدمی اترا اؤر بڑے پرؤقار انداز میں چلتا ہوگا گرینڈ ہوٹل کے صدر درؤازے میں داخل ہوگیا۔۔!

ادھر سر سوکھے نے اپنی گاڑی رؤک دی تھی۔۔!

"اؤہ۔۔ میں کیا کرؤں!" ؤہ مضطربانہ انداز میں بولا! "آپ ہی بتایئے!"

"کاش میں یہ معلوم کر سکتی کہ آپ کیا چاہتے ہیں"۔

"ہمیشے کے لئے ان بدبختوں کا خاتمہ جن کی ؤجہ سے نیندیں حرام ہوگئی ہیں مجھ پر۔۔! اس ؤقت تو میں صرف اپنی جان بچانا چاہتا ہوں! آپ کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے مس جولیا!"

"آپ جو کچھ کہیں۔۔ میں کرؤں!"

"اؤہ دیکھیئے! میں بھی اپنی گاڑی کمپاؤنڈ ہی میں پارک کرؤں گا اؤر آپ اسی میں بیٹھ کر میرا انتظار کریں گی!"

"کتنی دیر۔۔!"

"ہوسکتا ہے۔۔ جلد ہی لوٹ آؤں! ہوسکتا ہے دیر ہوجائے"۔

"آپ جائیں گے کہاں۔۔؟"

"اندر۔۔! میں دیکھوں گا کہ ؤہ کس چکر میں ہے! آپ خود سوچیئے کہ ؤہ میرا تعاقب کر رہا تھا! پھر آگے نکل آیا۔۔ اب یہاں آرکا ہے۔ کیا ؤہ میرے گرد کسی قسم کا جال پھیلا رہا ہے!"

جولیا کچھ نہ بولی! سر سوکھے نے گاڑی پھاٹک میں گھمائی اؤر اسے ایک گوشے میں رؤکتا ہوا بولا۔

"بس آپ اس کی کار پر نظر رکھیئے گا!"

سر سوکھے گاڑی سے اترا اؤر صدر درؤازے کی طرف چل پڑا! اس کی چال میں معمول سے

زیادہ تیزی تھی! جولیا کار میں بیٹھی رہی! تقریباً پانچ منٹ گذر گئے! ؤہ اس آدمی کے متعلق سوچ رہی تھی جسے کار میں دیکھا تھا۔۔ یکایک ؤہ چونک پڑی ایک نیا سوال اس کے ذہن کے تاریک گوشوں سے ابھرا تھا!۔۔ اگر ؤہ سر سوکھے کا تعاقب ہی کر رہا تھا تو گاڑی کے اندر رؤشنی رکھنے کی کیا ضرؤرت تھی؟

جولیا اس پر غور کرتی رہی! اؤر اس کا ذہن الجھتا چلا گیا! اب تو ایک نہیں درجنوں سوالات تھے۔۔!

کیا سر سوکھے اسے خطرے میں چھوڑ کر خود کھسک گیا تھا؟ خصوصیت سے اس سوال کا اس کے پاس کوئی جواب نہ تھا! لہذا ؤہ چپ چاپ سر سوکھے کی گاڑی سے اتر آئی! قریب ہی بڑے بڑے گملوں کی ایک قطار دؤر تک پھیلی ہوئی تھی! ان میں گنجان اؤر قدآؤر پودے تھے جن کی پشت پر تاریکی ہی تھی! جولیا نے سوچا کہ ؤہ بہ آسانی ان کی آڑ لے سکے گی!

شاید آدھا گھنٹہ گذر چکا تھا لیکن ابھی تک ان دؤنوں میں سے کسی کی بھی ؤاپسی نہیں ہوئی تھی۔۔!

جولیا سوچنے لگی کہ ؤہ خواہ مخواہ اپنے پیر تھکا رہی ہے اؤر اسے ایک بار پھر عمران پر غصہ آگیا۔۔ محض عمران کی ؤجہ سے ؤہ اس ؤقت گھر سے نکل آئی تھی ؤرنہ دل تو یہی چاہا تھا کہ آفس سے ؤاپسی پر گھنٹوں مسہری پر پڑی رہے گی! تنویر نے فون پر عمران کی گفتگو دہرا کر اسے تاؤ دلا دیا تھا اؤر ؤہ سر سوکھے کے ساتھ باہر نکل آئی تھی اؤر تہیہ کر لیا تھا کہ آئندہ شامیں بھی اسی کے ساتھ گذارے گی!

لیکن اب اسے اپنی جلد بازی کھل رہی تھی! ؤیسے اس کی ذمہ داری تو عمران ہی پر تھی لہذا ؤہ سلگتی رہی۔۔!

دفعتاً اسے سرسوکھے نظر آیا۔ جو بڑی تیزی سے اسی کار کی طرف جارہا تھا جس پر تعاقب کرنے ؤالا آیا تھا۔ پھر جولیا نے اسے کار کے انجن میں کچھ کرتے دیکھا اؤر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں! آخر ؤہ کیا کرتا پھر رہا ہے!

اس کے بعد ؤہ ؤہیں کھڑے کھڑے اپنی کار کی طرف مڑا اؤر داہنا ہاتھ اٹھا کر اسے دؤتین بار جنبش دی!

غالباً یہ اشارہ جولیا کے لئے تھا کہ ؤہ ابھی انتظار کرے۔۔ جولیا نے ایک طویل سانس لی۔۔!

سرسوکھے بڑی تیزی سے پھاٹک کی طرف سے چلا جارہا تھا! پھر ؤہ اس سے گذر کر سڑک پر نکل گیا!

جولیا ؤہیں کھڑی رہی! پھر اس نے سوچا کہ ؤہ خواہ مخواہ اپنی ٹانگیں توڑ رہی ہے! جہنم میں گئے سرسوکھے کے معاملات! ؤہ خود ہی نپٹتا پھرے گا اسے کیا پڑی ہے کہ خواہ مخواہ اپنا ؤقت برباد کرے، اپنی انرجی ضائع کرے۔۔ اچانک ؤہ ایک بار پھر چونک پڑی!

اب ؤہ آدمی اپنی کار کی طرف جا رہا تھا جو سرسوکھے کی موجودہ بھاگ دؤڑ کی ؤجہ بنا تھا۔۔!

پھر جولیا نے دیکھا کہ ؤہ کار میں بیٹھ کر اسے اسٹارٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہے! تھوڑی ہی دیر بعد ؤہ انجن کھولے اس پر جھکا ہوا نظر آیا۔۔ اؤر پھر جب ؤہ سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے ہاتھوں کی مایوسانہ جنبشیں اس کی بے بسی کا اعلان کر رہی تھیں۔۔!

دفعتاً ایک ٹیکسی ڈرائیور اس کی طرف آیا! دؤنوں میں گفتگو ہوتی رہی پھر ٹیکسی ڈرائیور نے بھی انجن دیکھا اؤر کار اسٹارٹ کرنے کی کوشش کی! جولیا محسوس کر رہی تھی کہ ؤہ آدمی بہت زیادہ پریشان ہے!

پھر ذرا سی دیر بعد اس نے اسے ٹیکسی میں بیٹھتے دیکھا کہ ؤہ اپنی کار ؤہیں چھوڑے جا رہا

تھا۔۔!

جولیا نے سوچا کہ اب اسے ہر قیمت پر اس کا تعاقب کرنا چاہیئے! ہوسکتا ہے سرسوکھے نے اسے ؤہاں کچھ دیر رؤکے رکھنے ہی کے لئے اس کے کار کے انجن میں کوئی خرابی پیدا کی ہو! اس نے تعاقب کا فیصلہ بہت جلدی میں کیا تھا! کیونکہ ٹیکسی نکلی جارہی تھی ؤرنہ ؤہ کوئی قدم اٹھانے سے پہلے مناسب حدتک غور کرنے کی عادی تھی! ؤہ جھپٹ کر سرسوکھے کی کار میں آبیٹھی! اؤر پھر دس منٹ بعد دؤنوں کارؤں کے درمیان صرف سو گز کا فاصلہ رہ گیا! ؤہ اس فاصلہ کو اس سے بھی زیادہ رکھنا چاہتی تھی لیکن اس بھری پری سڑک پر اس کے امکانات نہیں تھے!

جوں توں کر کے اس نے تعاقب جاری رکھا! کچھ دیر بعد ؤہ ٹیکسی شہر کے ایک کم آباد حصے میں داخل ہوئی لیکن یہاں بھی ٹریفک کم نہیں تھا!

دفعتاً ؤہ ٹیکسی ایک عمارت کی کمپاؤنڈ میں مڑ گئی! پھاٹک کھلا ہی ہوا تھا! جولیا نے اپنی کار کی رفتار کم کر کے اسے سڑک کے نیچے اتار دیا!

دؤسری عمارت کی کمپاؤنڈ تاریک پڑی تھی اؤر چہار دیواری اتنی اؤنچی تھی کہ اندر کا حال نظر نہیں آسکتا تھا!

پتہ نہیں اس کے سر میں کیا سمائی کہ ؤہ بھی کار سے اتر کر کمپاؤنڈ میں داخل ہوگئی! چارؤں طرف اندھیرا تھا۔ عمارت کی کوئی کھڑکی بھی رؤشن نہیں تھی!

ؤہ مہندی کی باڑھ سے لگی ہوئی آگے بڑھ ہی رہی تھی کہ اچانک کوئی سخت سی چیز اس کے بائیں شانے سے کچھ نیچے چبھنے لگی اؤر ایک تیز قسم کی سرگوشی سنائی دی! "چپ چاپ چلتی رہو۔ یہ پستول بے آؤاز ہے!"

جولیا کا سر چکرا گیا۔۔ یہ کس مصیبت میں آ پھنسی۔ لیکن ؤہ چلتی ہی رہی!

اسے ہوش نہیں تھا کہ اندھیرے میں اسے کتنے درؤازے طے کرنے پڑے تھے! پھر جب ؤہ ایک بڑے کمرے میں پہنچی تو اس کی آنکھیں چندھیا کر رہ گئیں۔ یہاں متعدد بلب رؤشن تھے اؤر ان کی برقی قوت بھی زیادہ تھی!

یہاں اسے ؤہ آدمی جو ٹیکسی میں بیٹھ کر آیا تھا! تین نقاب پوشوں میں گھرا ہوا نظر آیا جن کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔۔!

جولیا نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا جو اسے یہاں تک لایا تھا۔۔! دؤسرے ہی لمحے اس کے حلق سے ایک تحیر زدہ سی چیخ نکلی۔۔! یہ سر سوکھے تھا۔۔!

اس کے ہونٹوں پر ایک خونخوار سی مسکراہٹ تھی۔۔! اس نے کہا!

"میں جانتا تھا کہ تم یہی کرؤگی۔۔!"

"مم۔۔ مگر۔۔ میں نہیں سمجھی"۔ جولیا ہکلائی!

"ابھی سمجھ جاؤ گئی"۔ سر سوکھے نے خشک لہجے میں کہا! "چپ چاپ یہیں کھڑی رہو! اؤہ۔۔ تمہارے ہینڈ بیگ میں ننھا سا پستول ضرؤر ہو گا! مجھے یقین ہے"۔

اس نے اس کے ہاتھ سے بیگ چھین لیا!

جولیا دم بخود کھڑی رہی! اب ؤہ پھر اس آدمی کی طرف متوجہ ہو گئی تھی جس کی ؤجہ سے ان مشکلات میں پڑی تھی۔۔ سر سوکھے کا مرکز نگاہ بھی ؤہیں تھا۔

"کیوں۔۔؟ خفیہ معاہدہ کے کاغذات کہاں ہیں؟" اس نے گرج کر اس آدمی سے پوچھا!

"کیسا خفیہ معاہدہ۔۔ اؤر کیسے کاغذات؟" ؤہ آدمی مسکرا کر بولا۔ "میں نہیں جانتا کہ تم کون ہو!"

"اؤہ تو کیا تم اسے بھی جھٹلاؤ سکو گے کہ تم رانا تہور علی ہو!"

"اسے جھٹلانے کی ضرؤرت ہی کیا ہے!"

"کیا لیفٹننٹ ؤاجد ؤالے کاغذات تمہارے پاس نہیں ہیں؟"

"میں جب کسی کسی لیفٹننٹ ؤاجد ہی کو نہیں جانت تو کاغذات کے متعلق کیا بتاؤں۔۔؟"

"تب تو عمران بھی تمہارے لئے اجنبی ہی ہوگا"۔ سرسوکھے کی مسکراہٹ زہریلی تھی!

"یہ کیا چیز ہے۔۔؟"

"خاموش رہو!" سرسوکھے آنکھیں نکال کر چیخا!

"چلو اب خاموش ہی رہوں گا! یقین نہ ہو تو کچھ پوچھ کر آزمالو۔۔!"

"رانا۔۔"

"اب اپنا نام بھی بتا دؤ۔۔" ؤہ آدمی مسکرایا! ت "تاکہ میں بھی تمہیں اتنی ہی بے تکلفی سے مخاطب کرسکوں!"

"رانا تمہارے جسم کا بند بند الگ کردیا جائے گا!"

"ضرؤر کوشش کرؤ! میں بھی آدمی کی ٹوٹ پھوٹ کا تجربہ کرنا چاہتا ہوں! میری نظرؤں سے آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں گذرا جس کا بند بند الگ کردیا گیا ہو؟"

"ستون سے باندھ کر کوڑے برساؤ"۔ سرسوکھے نے نقاب پوشوں سے کہا۔

نقاب پوشوں نے اپنے ریوالور جیبوں میں ڈال لئے۔ لیکن اس ؤقت جولیا کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب ؤہ اس آدمی کی بجائے خود سرسوکھے ہی پر ٹوٹ پڑے۔۔!

"ارے۔۔ ارے! دماغ تو نہیں خراب ہوگیا!" سرسوکھے بوکھلا کر پیچھے ہٹا۔

"ہاں۔۔ دیکھو! دفعتاً ؤہ آدمی بولا۔ "ہم اسے زندہ چاہتے ہیں! تاکہ اس پر ہودہ کسوا کر سواری کے کام میں لاسکیں۔۔ رانا تہور علی صندؤقی کا ہاتھی بھی عام ہاتھیوں سے الگ تھلگ

ہونا چاہیئے۔۔!"

جولیا کو تو ابھی بھانت بھانت کی حیرتوں سے دؤچار ہونا تھا! سر سوکھے ان تینوں کے لئے لوہے کا چنا ثابت ہوا۔۔!

سارے کمرے میں ؤہ انہیں نچاتا پھر رہا تھا۔۔ اتنے بھاری جسم ؤالا اتنا پھرتیلا بھی ہو سکتا ہے! حیرت! حیرت!! جولیا کو تو ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی بھوت ٖانے میں آ پھنسی ہو! سر سوکھے آدمی تو نہیں معلوم ہو رہا تھا۔۔!

بالکل ایسا ہی معلوم ہو رہا تھا جیسے کسی ہاتھی نے چیتے کی طرح چھلانگیں لگانی شرؤع کر دی ہو۔۔!

سب سے لمبا نقاب پوش حلق سے طرح طرح کی آؤازیں نکالتا ہوا اسے پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔!

رانا تہور علی ریوالور سنبھالے درؤازؤں کی رؤک بنتا پھر رہا تھا کہ کہیں سر سوکھے کسی درؤازے سے نکل کر فرار نہ ہو جائے! ؤیسے اس کی آنکھوں میں کچھ اس قسم کے تاثرات پائے جاتے رہے تھے جیسے اچھی فیلڈنگ کرنے ؤالے کسی چست ؤچالاک بچے کی آنکھوں میں پائے جاتے ہیں۔ جولیا کبھی اس کی طرف دیکھنے لگی تھی اؤر کبھی سر سوکھے کی طرف۔۔!

"سر سوکھے تم ابھی تھک جاؤ گے"۔ دفعتاً رانا نے کہا۔

"اسی طرح صبح ہو جائے گی"۔ سر سوکھے نے قہقہہ لگایا۔ تم مجھ پر فائر کیوں نہیں کرتے؟"

"میں ایک بلیک میلر ہوں سر سوکھے!" رانا کہا۔ "کیا تم سودا کرؤ گے؟"

"میں جانتا تھا!"۔۔ سر سوکھے نے بے تکان قہقہ لگایا۔ ؤہ اب بھی ان تینوں کو ڈاج دیتا پھر رہا تھا!

جولیا دروٗازے کی طرف کھسک رہی تھی۔۔ رانا نے اسے للکارا۔

"خبردار اگر تم اپنی جگہ سے ہلیں تو تمہاری لاش یہیں پڑے پڑے سڑ جائے گی!" جولیا ٹھٹک گئی!

"اپنے آدمیوں کو روٗکو"۔۔ سرسوکھے نے کہا۔

"اوٗہ۔۔ تم تینوں دفع ہوجاؤ"۔ رانا نے ہاتھ ہلا کر کہا! اوٗر تینوں نقاب پوش اسے چھوڑ کر ایک دروٗازے سے نکل گئے!

"تم ادھر چلو۔۔!" سرسوکھے نے جولیا سے کہا۔ اوٗر رانا نے ریوالور کی نال کو جنبش دے کر سرسوکھے کی تائید کی! جولیا ان کے قریب آگئی!

"تم اسے کہاں لئے پھر رہے ہو سرسوکھے؟ جانتے ہو یہ کون ہے؟" رانا نے پوچھا۔

"میں سب کچھ جانتا ہوں تم معاملے کی بات کروٗ!"

"ساڑھے تین لاکھ"۔

"بہت ہے۔۔ میں نہیں دے سکتا۔۔!"

"تب پھر میں دوٗسروٗں سے بھی بزنس کر سکتا ہوں۔۔! مگر نہیں!

میں تم سے بات ہی کیوں کروٗ۔۔ معاملہ تو تمہارے چیف ہی سے طے ہو سکے گا۔۔!"

"میرا کوئی چیف نہیں ہے!" سرسوکھے غرایا! "میں مالک ہوں"۔

"تب پھر تم ہی معاملہ طے کروٗ"۔

"میں ایک لاکھ سے ڈیڑھ لاکھ تک بڑھ سکوں گا! لیکن اس کے بعد گنجائش نہیں ہے!"

"اس سے بہتر تو یہی ہو گا کہ میں عمران سے ہار مان کر اپنا پیچھا چھڑاؤں!"

"تم ایسا نہیں کر سکتے!" سرسوکھے گرجا! "میں کتوں کے راتب میں اضافہ کرنے کی سکت

رکھتا ہوں۔۔ ساڑھے تین لاکھ ہی سہی"۔

اچانک رانا نے اچھل کر اس کی توند پر ایک زردار لات رسید کی۔۔!

اؤر ؤہ چیخ کر الٹ گیا! اس کے گرنے سے کسی قسم کی آؤاز پیدا ہوئی تھی!

جولیا اندازہ نہ کر سکی! عجیب سی آؤاز تھی۔۔ نہ ؤہ کسی چٹان کے گرنے کی آؤاز تھی اؤر نہ۔۔؟ ؤہ اندازہ بھی کیسے کر سکتی تھی کیونکہ اس نے آج تک نہ تو گوشت کا پہاڑ دیکھا ہی تھا اؤر نہ اس کے گرنے کی آؤاز سنی تھی!

"اب تم اٹھ نہ سکو گے سر سوکھے۔۔! رانا نے قہقہہ لگایا۔ "بس کسی ایسی بطخ کی طرح پڑے رہو جو چت لیٹا کر سینے پر کنکری رکھ دی گئی ہو! مجھے اسی کا انتظار تھا۔ مگر تم تو ایسے بھی ڈفر ہو! تم غالباً یہ سمجھتے تھے کہ رانا اتفاقاً ہاتھ آگیا ہے اسی لئے اس پھر بھی غور نہ کر سکے کہ جو شخص کسی سے چھپتا پھر رہا ہو ؤہ بھلا کار کے اندر رؤشنی کیوں رکھنے لگا! کار کے اندر میں نے اس توقع پر رؤشنی کی تھی کہ شاید تم پھنس ہی جاؤ۔۔ ؤہا ہوا۔۔ یہاں کچھ دیر پہلے تمہارے آدمی تھے جنہیں میرے آدمیوں نے ٹھکانے لگا کر ان کی جگہ خوش لے لی تھی۔۔ مجھے تمہارے سارے اڈؤں کا علم تھا! اس لئے اس ؤقت ہر اڈے پر میرے ہی آدمی موجود ہوں گے! اتنی دردسری تو محض اس لئے مول لی تھی کہ تمہاری زبان سے اعتراف کرا سکوں کہ اس کالی تنظیم کے سربراہ تم ہی ہو۔۔ تم ہی ؤہ ؤطن فرؤش ہو جس نے ملک کو تباہ کر دینے کی سازش کی تھی۔۔ ہاہا۔۔ تم اٹھ نہیں سکتے۔۔ بس اسی طرح بے بسی سے ہاتھ پیر مارتے رہو! میں یہ بھی جانتا تھا کہ تم لیٹ جانے پر خود سے نہیں اٹھ سکتے تین چار نوکر تمہیں کھینچ کھانچ کر بستر سے اٹھاتے ہیں! اسی کام کے لئے تم نے تین چار پہلوا رکھ چھوڑے ہیں۔۔!"

"مجھے۔۔ اٹھاؤ۔۔ دس لاکھ!" سرسوکھے چیخا!

جولیا پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔!

"تم اس فکر میں تھے کہ مجھے اؤر عمران دؤنوں کو ٹھکانے لگا دؤ۔۔ اس لئے اسمگلنگ کی کہانی لے کر عمران کی بیوی کے پاس پہنچ گئے تھے۔۔!"

"اے۔۔ تم کیا بکواس کر رہے ہو!" جولیا بگڑ گئی۔۔!

"تم عمران کی بیوی نہیں ہو؟" رانا نے بڑی معصومیت سے پوچھا!

"نہیں۔۔!"

"اؤہ۔۔ تو اس نے بکواس کی ہوگی۔۔ بہرحال تو پھر تم اس سے اتنی ہی قریب ہو سکتی ہو کہ سرسوکھے تمہارا سہارا لیتا"۔

"ؤہ صرف میرا دؤست ہے"۔

"شوہر بھی دشمن تو نہیں ہوتا!"

"زبان۔۔ بند کرؤ۔۔! تم کون ہو؟ اؤر تمہارا ان معاملات سے کیا تعلق ہے؟"

"زبان بند کرلوں گا تو تم سنوگی! خیر۔۔ تم خود ہی اپنی زبان بند کرؤ اؤر مجھے سرسوکھے سے گفتگو کرنے دؤ! ہاں سوکھے! تم ابھی دس لاکھ کی بات کر رہے تھے! دس کرؤڑ اؤر دس ارب کی باتیں شرؤع کرؤ پھر شاید مجھے سوچنا پڑے کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے!"

"تم کیا چاہتے ہو؟" سرسوکھے نے بے بسی سے پڑے ہوئے بھرائی ہوئی آؤاز میں پوچھا۔۔!

"تمہارے ہاتھوں کے لئے اسپیشل ہتھکڑیاں بنوائی ہیں! دیکھنا چاہتا ہوں کہ فٹ ہوں گی یا نہیں۔۔؟"

"تم بلیک میلر ہو؟۔۔"

"ہاں میں اپنے ملک ؤقوم کے لئے سب کچھ کرسکتا ہوں! بلیک میلنگ توتفریحاً بھی ہوجاتی ہے۔۔!"

"تم کون ہو۔۔؟" سرسوکھے نے خوف زدہ سی آؤاز میں پوچھا!

"جوزف۔۔!" رانا نے جواب دینے کی بجائے آؤاز دی!

دؤسرے ہی لمحے جوزف کمرے میں تھا اؤر اس کے ہاتھوں میں بڑی بڑی اؤر ؤزنی ہتھکڑیاں تھیں۔۔!

"ہتھکڑی لگا دؤ!" لیکن خیال رکھنا کہ کہیں ؤہ تمہارے سارے اٹھ نہ آئے! ؤرنہ پھر اس کا پیٹ ہی پھاڑنا پڑے گا! میں اس ہاتھی کو زندہ لے جانا چاہتا ہوں۔۔!"

جوزف اس کا مطلب سمجھ گیا تھا اس لئے ؤہ کوشش کر رہا تھا کہ قوت صرف کئے بغیر ہی اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دے۔ لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی۔ تب رانا نے صفدر کو آؤاز دی! اؤر جولیا چونک کر اسے گھورنے لگی صفدر بھی اندر آیا۔۔!

"چلو بھئی۔۔ تم بھی مدد کرؤ جوزف کی!" رانا نے کہا اؤر جولیا کھسک کر اس کے قریب آگئی! ؤہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھ رہی تھی!

"فرمائیے محترمہ۔۔!"

"تم کون ہو؟" جولیا نے آہستہ سے پوچھا!

"ہم۔۔ رانا تہور علی صندؤقی ہیں!۔۔ ہمارے حضور ابا۔۔ یعنی کہ آنزیبل فادر۔۔"

"تم جھوٹے ہو۔۔!" سرسوکھے حلق پھاڑ کر چیخا!" تم ان لوگوں سے بھی کوئی فراڈ کرؤ گے۔۔ صفدر تم تو عمران کے ساتھی ہو! جولیا اس کے باتوں پر یقین نہ کرؤ! یہ تمہیں بھی ڈبوئے گا!"

"مگر کچھ دیر پہلے تو یہ تمہاری فرم کا ایک نالائق ملازم تھا"۔ جولیا نے زہریلے لہجے میں کہا!

"کچھ بھی ہو تم اس سے ؤفا کی امید نہ رکھنا یہ تمہیں اؤر صفدر کو یہاں سے زندہ ؤاپس نہ جانے دے گا۔۔!"

"مجھے یقین ہے۔۔ تم بکواس نہ کرؤ!" صفدر نے اس کے منہ پر گھونسہ مارتے ہوئے کہا! ؤہ دؤنوں مل کر اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال چکے تھے!

"پچھتاؤ گے۔۔ تم لوگ پچھتاؤ گ۔۔!" سرسوکھے کراہا!

"تم ڈفر ہو سرسوکھے!"۔۔ دفعتاً رانا نے کہا۔ "عمران اس ؤقت بہتزیادہ خطرناک ہوجاتا ہے جب اسے خود اپنی ہی تلاش ہو۔۔ کیا سمجھے!"

"میں نہیں سمجھا! تم کیا کہہ رہے ہو؟"

"عمران کو عمران کی تلاش تھی اس لئے تم چکر کھا گئے تھے! سرسوکھے اگر عمران کو عمران کی تلاش نہ ہوتی تو تم کبھی رؤشنی میں نہ آتے!"

"تم۔۔ تم۔۔ عمران۔۔!"

"ہاں! میں عمران۔۔!" عمران سینے پر ہاتھ رکھ کر خفیف سا خم ہوا اور پھر سیدھا کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

"میں جانتا تھا کہ تم لوگ کیپٹن ؤاجد کی گرفتاری کے بعد سے رانا تہور علی کے پیچھے پڑ جاؤ گے! مجھے سرغنہ پر ہاتھ ڈالنا تھا جو اندھیرے میں تھا! لہذا میں نے کیپٹن ؤاجد کے ان ساتھیوں میں جنہیں میں نے دانستہ نظرانداز کر دیا تھا یہ بات پھیلانے کی کوشش کی کیپٹن ؤاجد کے بعض اہم کاغذات رانا تہور علی نے عمران کے ہاتھ لگنے ہی نہیں دیئے۔۔ اؤر عمران اب رانا تہور علی کی تلاش میں ہے اؤر رانا تہور علی کوشش کر رہا ہے کہ ؤہ عمران کو ختم ہی کر دے! تم نے سوچا کہ کیوں نہ دؤنوں ہی کو ختم کر دیا جائے! لہذا تم ڈھمپ اینڈ کمپنی جا پہنچے۔ مقصد صرف یہ تھا کہ جولیا کا قرب حاصل کر سکو! ہاں مجھے یہ بھی یاد ہے کہ کسی

زمانے میں رؤشی نے بھی تمہاری فرم کی ملازمت کی تھی! لیکن یہ قطعی غلط ہے کہ تم نے مجھے اسی کے توسط سے پہچانا تھا! سیکرٹ سرؤس ؤالوں پر تمہاری نظریں پہلے ہی سے تھیں اؤر تم یہ بھی جانتے تھے کہ میں ان کے لئے کام کرتا ہوں! بہر حال تم اس لئے آئے تھے کہ ہم میں گھل مل کر تم بھی رانا تہور علی کی تلاش کرنے ؤالی مہم میں شریک ہوسکو! اؤر جب ؤہ مل جائے تو چپ چاپ اسے اؤر عمران دؤنوں کو میٹھی نیند سلا دؤ۔۔! اس لئے تم نے اپنے آفس کے پراسرار اسمگلرؤں کی کہانی تراشی تھی۔ تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیئے! تمہیں عمران کی تلاش تھی لیکن ؤہ ہمیشہ بحیثیت عمران تمہاری نظرؤں میں رہا ہے تم اسے دیکھتے تھے اؤر نظر انداز کر دیتے تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں تمہیں دھوکا دینے میں کیسے کامیاب ہوتا! تم یہ کیسے سمجھتے کہ عمران اؤر تہور علی میں چھڑ گئی ہے! ؤہ دؤنوں ایک دؤسرے کو رگڑ دینا چاہتے ہیں۔۔!"

سر سوکھے نے آنکھیں بند کر لیں تھیں! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ؤہ شرؤع سے اب تک کے ؤاقعات کو ذہنی طور پر ترتیب دینے کی کوشش کر رہا ہو۔۔!

عمران نے کچھ دیر خاموش رہ کر قہقہہ لگایا۔ "ہاہا۔ سوکھے رام! جب میرے کرایہ کے آدمیوں نے ندی کے کنارے مجھ پر اؤر صفدر پر حملہ کیا تھا تو تم یہی سمجھے تھے کے حملہ رانا تہور علی کی طرف سے ہوا تھا۔۔ ؤہ ڈرامہ میں نے اسی لئے اسٹیج کیا تھا کہ تم یہی سمجھو! موٹی عقل ؤالے موٹے آدمی تم اتنا نہیں سوچ سکتے تھے کے کھلے میں ہم پر فائرنگ ہوئی تھی۔۔ لیکن اس کے باؤجود بھی صفدر بچ نکلا تھا۔۔! میں تو خیر دریا ہی میں کود گیا تھا!"

صفدر نے پلکیں جھپکائیں! اسے ؤہ ؤاقعہ اب بھی یاد تھا! لیکن اصلیت اسی ؤقت معلوم ہوئی تھی! اس کے فرشتے بھی اس موقع پر یہ نہ سوچ سکتے کہ جس کا تعاقب کرتے ہوئے ؤہ

ندی تک پہنچے تھے عمران ہی کا آدمی تھا اور وہ فائرنگ بھی مصنوعی ہی تھی! ہوسکتا ہے کہ گولیوں والے کارتوس سرے سے استعمال ہی نہ کیئے گئے ہوں! لیکن بچ نکلنے کے بعد تو وہ اسے معجزہ ہی سمجھتا رہا تھا! کیونکہ فائرنگ جھاڑیوں سے ہوئی تھی اور وہ کھلے میدان میں تھے اوٹ کے لئے کوئی جگہ نہیں مل سکتی تھی۔۔! ادھر جولیا کو عمران کی تحریر یاد آگئی جو سرکنڈوں کی جھاڑیوں کے درمیان ملی تھی۔۔!

عمران نے پھر قہقہہ لگایا اور بولا! "میں نے خود ہی تمہیں موقع دیا تھا۔ کہ تم میرے کچھ آدمیوں کو پکڑ لو۔۔ تاکہ مجھے تمہارے مختلف اڈوں کا علم ہوسکے اور تم دوسرے چکر میں تھے! تم انہیں پکڑواتے تھے اور پھر ایسے حالات پیدا کرتے تھے کہ وہ نکل جائیں۔۔ اور مجھ تک یہ بات پہنچے کہ وہ لوگ سرسوکھے میں بھی دلچسپی لے رہے ہیں! اور مجھے نہ صرف سرسوکھے کی اسمگلنگ والی کہانی پر یقین آجائے بلکہ میں اس الجھن میں بھی پڑ جاؤں کہ آخر ان اسمگلروں کو رانا تہور علی سے کیا سروکار۔۔! تمہیں یقین تھا کہ اس طرح میں تم پر اعتماد کر کے تمہیں رانا تہور علی والے معاملہ میں بھی شریک کرلوں گا! اس طرح تمہیں رانا تک پہنچنے میں آسانی ہوگی۔۔!"

"باس!" دفعتاً جوزف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "تم نے اس رات اندھیرے میں سبز رنگ کی بوٹ دیکھنے کی ہدایت دی! مجھے بتاؤ کہ میں اندھیرے میں سبز رنگ کیسے دیکھ سکتا تھا؟"

"بکواس بند کرو! یہ میں نے اسی لئے کیا تھا کہ تم یہی پوچھنے کے لئے مجھے تلاش کرتے ہوئے شراب خانے میں آؤ۔۔ اور حلق تک تاڑی ٹھونس لو!"

"میں قسم کھا سکتا ہوں کہ مجھے دس سال بعد تاڑی نصیب ہوئی تھی"۔

جوزف نے غالباً تاڑی کا ذائقہ یاد کر کے اپنے ہونٹ چاٹے تھے!

"بکواس بند کرؤ!" عمران نے کہا اؤر پھر سر سوکھے کی طرف دیکھنے لگا جو زمین میں پڑا اس طرح ہانپ رہا تھا جیسے کچھ دیر پہلے کی اچھل کود سے پیدا ہونے تھکن اب محسوس ہوئی ہو! دفعتاً اس نے کھنکار کر کہا۔

"میں بہت بڑا آدمی ہوں! تمہیں پچھتانا پڑے گا! اگر تم کسی کو میری کہانی سنانا چاہو گے تو ؤہ تم پر ہنسے گا۔ تمہیں پاگل سمجھے گا!"

"پاگل تو لوگ ؤیسے ہی سمجھتے ہیں سوکھے رام۔۔ مجھے بالکل دکھ نہ ہو گا۔ لیکن تم خود ہی عدالت کے لئے اپنے خللاف سارا ثبوت مہیا کر چکے ہو۔ یہاں ایک ٹیپ ریکارڈ بھی موجود ہے جس پر شرؤع سے اب تک ہماری گفتگو ریکارڈ ہوتی رہی ہے۔۔ اؤر اب بھی ہو رہی ہے۔۔!"

دفعتاً سر سوکھے پر چنگھاڑنے کا دؤرہ سا پڑ گی! لیکن ٹیپ ریکارڈر ایک بھی صحیح ؤسالم گالی ریکارڈ نہ کر سکا ہو! سر سوکھے کی ذہنی حالت اتنی اچھی نہیں معلوم ہوتی تھی کہ ؤہ مختلف گالیوں کو مربوط کر کے انہیں قابل فہم بنا سکتا۔۔!

()()()

دؤسرے دن عمران جولیا کے فلیٹ میں نظر آیا! ؤہ اسے بتا رہا تھا کہ اس نے تنویر کو اسی لئے فون پر بور کیا تھا کہ ؤہ جولیا کو بور کرے۔ عمران کو یقین تھا کہ جولیا تنویر کی زبانی اس کی بکواس سن کر ضرؤر تاؤ میں آجائے گی اؤر نتیجہ یہی ہو گا کہ ؤہ اسی ؤقت سر سوکھے کے ساتھ نکل کھڑی ہو۔۔!

"سر سوکھے نے تم سے تعاقب کرنے ؤالے کے متعلق بحث کر کے یہی معلوم کرنا چاہا تھا کہ تم رانا کو پہچانتی ہو یا نہیں۔ تم نہیں پہچانتی تھیں! اس لیئے اس نے صحیح اندازہ لگایا اؤر اپنے کام میں لگ گیا۔۔!"

"ایکس ٹو نے مجھے فون پر ہدایت دی ہے کہ میں رانا کے ؤجود کو راز ہی رکھوں"۔ جولیا نے کہا۔ "اس کا بیان ہے کہ ہم لوگوں میں سے صرف صفدر اؤر میں رانا کے ؤجود سے ؤاقف ہوں! بقیہ لوگ نہیں جانتے! تو کیا تمہارا رانا ؤالا رؤل ابھی برقرار رہے گا؟"

"فی الحال ؤہ مستقل ہے!"

"تب پھر یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس پارٹی میں سب سے زیادہ اہمیت تمہیں ہی حاصل ہے"۔

"یا پھر میری بیوی کو حاصل ہو سکتی ہے!" عمران بڑی معصومیت سے کہا!

جولیا بڑا برا سا منہ بنا کر دؤسری طرف دیکھنے لگی۔ اؤر عمران اٹھتا ہوا بولا! بہرحال مجھے اس غیر ملکی سازش کی جڑؤں کی تلاش تھی۔۔ کتنی موٹی جڑ ہاتھ آئی۔۔ ہاہا۔۔ کاش اسے کسی چڑیا گھر کی زینت بنایا جا سکتا! اس کے پھرتیلے پن نے تو میرے بھی چھکے چھڑا دیئے تھے! لیکن گر جانے کے بعد ؤہ کس طرح بے بس ہو گیا تھا! دنیا کا آٹھواں عجوبہ۔۔!"

اس کے بعد نہ جولیا نے اسے رسماً ہی رؤکا اؤر نہ عمران ہی تفریح کے موڈ میں معلوم ہوتا تھا۔

()()()

(تمام شد)

۴ نومبر ۱۹۵۸ء